بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال — بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ — قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

خصوصی شمارہ
خطیب البراہین نمبر

جلد نمبر2 VOL:(2)

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
weeklynepalurtutimes@gamil.com

صفحات 15

01/اکتوبر/2026۔مطابق 18/ربیع الثانی 1448ھ 15 گتے کارتک 2083

شمارہ نمبر9 ISSUE (109)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وزیر اعظم کا تاریخی خطاب

قدرتی آفات کو جغرافیائی سیاسی الزام تراشی کا موضوع نہیں بنائیں گے۔

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو

وزیر اعظم بالیندر شاہ (بالین شاہ) نے اقوام متحدہ کی ۸۱ویں جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس سے اپنے پہلے اور تاریخی خطاب میں واضح کیا ہے کہ نیپال ملک میں آنے والی حالیہ قدرتی آفت اور تباہ کن سیلاب کو جغرافیائی سیاسی الزام تراشی کا موضوع نہیں بنائے گا۔انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ موسمیاتی بحران کو کسی سیاسی رسہ کشی کے بجائے انسانی ہمدردی اور مشترکہ ذمہ داری کے تحت حل کرے۔اپنے اثر انگیز خطاب میں وزیر اعظم بالیندر شاہ نے گلیشیئرز پگھلنے اور حالیہ "بھوٹے کوشی اور ترشولی" کے سیلابوں کو "ہمالیائی سونامی" قرار دیتے ہوئے دنیا کو خبردار کیا کہ ہمالیہ سے اٹھنے والا یہ بحران صرف نیپال تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک سنگین انتباہ ہے۔وزیر اعظم بالیندر شاہ نے عالمی فورم پر تضادات کو بے نقاب کرتے ہوئے ایک یادگار جملہ کہا: ہم نے ایک ایسی دنیا تشکیل دے دی ہے جہاں جنگی ہتھیاروں کی رسد کا نظام تو انتہائی بے عیب اور تیز رفتار ہے، لیکن غریبوں تک خوراک، کھاد اور ایندھن پہنچانے کا بنیادی ڈھانچہ بالکل تباہ حال ہے۔انہوں نے موسمیاتی انصاف کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ نیپال کا عالمی سطح پر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں حصہ 0.1 فیصد سے بھی کم ہے، لیکن اس کے باوجود نیپال اس ماحولیاتی تباہی کی سب سے بھاری قیمت چکا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ غریب ممالک کو امداد کے نام پر مزید قرضوں کے جال میں پھنسانے کے بجائے براہ راست 'نقصان اور معاوضے کے فنڈ' سے گرانٹس فراہم کی جانی چاہئیں۔عالمی رہنماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے نیپالی وزیر اعظم نے سرحدوں کی سیاست کو مسترد کیا اور کہا: موسمیاتی تبدیلی کسی سرحد کو نہیں پہچانتی۔ گلیشیئرز کا پگھلنا اور سیلاب پاسپورٹ پر ویزا کی مہر دیکھ کر سفر نہیں کرتے۔انہوں نے بتایا کہ حالیہ سیلاب سے نیپال کی معیشت اور جی ڈی پی کو تقریباً ۱۰ فیصد کا خطیر نقصان پہنچا ہے، جبکہ ہزاروں افراد ہلاک یا لاپتہ ہو چکے ہیں۔انہوں نے کہا، جب کسی کا گھر جل رہا ہو، تو آپ متاثرہ خاندان کو بیٹھ کر ۵۰ فارم بھرنے کا نہیں کہتے، بلکہ فوراً آگ بجھاتے ہیں، یہی ماحولیاتی انصاف کا تقاضا ہے۔جغرافیائی سیاست اور علاقائی تنازعات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے بالیندر شاہ نے نیپال کے دونوں بڑے پڑوسی ممالک بھارت اور چین کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ "ہمالیائی کلائمیٹ ریزیلینس میکانزم" بنانے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے دونوں پڑوسیوں کا آفت کے دوران فوری امداد فراہم کرنے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سیٹلائٹ ڈیٹا کی شیئرنگ، خطرناک گلیشیائی جھیلوں کی نگرانی، اور سرحد پار ہنگامی امدادی نیٹ ورک قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔وزیر اعظم نے اپنے خطاب کے اختتام پر کہا کہ وہ اقوام متحدہ میں نیپال کی نئی نسل کے جمہوری مینڈیٹ اور امنگوں کے سفیر بن کر آئے ہیں۔نیپال کے نوجوان اب دیانت داری، شفافیت اور جوابدہی کی سیاست چاہتے ہیں۔انہوں نے دنیا پر زور دیا کہ روایتی ایندھن پر انحصار کم کیا جائے اور قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے پہلے سے تیار انفراسٹرکچر بنایا جائے۔

اقوام متحدہ میں وزیر اعظم شاہ کی تقریر پر عالمی سطح پر چرچہ ہے: وزیر خارجہ کا دعوی

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو

وزیر خارجہ شیشیر کھنال بدھ کی صبح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۸۱ویں اجلاس میں شرکت کے بعد نیویارک سے کاٹھمانڈو واپس پہنچ گئے۔ تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ وزیر اعظم بالیندر شاہ کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کی گئی تقریر نے عالمی سطح پر غیر معمولی توجہ حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تقریر اس سال جنرل اسمبلی کی سب سے زیادہ دیکھی جانے والی تقریر بنی اور دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں اسے بڑے پیمانے پر مثبت کوریج ملی۔وزیر خارجہ کھنال نے موسمیاتی تبدیلی پر مرکوز اعلیٰ سطحی ضمنی تقریب سگرماتھا ٹو دی سی اے کال ٹو ایکشن فار کلائمیٹ ریزیلینٹ فیوچر کی میزبانی بھی کی۔انہوں نے مختلف ممالک کے نمائندوں کے ساتھ کئی رسمی اور غیر رسمی دو طرفہ ملاقاتیں بھی کیں۔ان ملاقاتوں کے دوران نیپال میں حالیہ سیلاب سے ہونے والی بڑے پیمانے کی تباہی اور اس کے بعد کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔کھنال نے بتایا کہ مختلف ممالک کے نمائندوں نے نیپال کے ساتھ گہری ہمدردی اور مضبوط یکجہتی کا اظہار کیا۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے قدرتی آفت کے بعد تعمیر نو اور موسمیاتی موافقت کے لیے ٹھوس امداد فراہم کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔وزیر خارجہ نے کہا کہ اقوام متحدہ میں نیپال کی فعال شرکت سے عالمی پلیٹ فارم پر ملک کے قومی مفادات کو مؤثر انداز میں پیش کرنے میں مدد ملی ہے۔اس کے علاوہ نیپال نے موسمیاتی بحران سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے پہاڑی ممالک کے لیے موسمیاتی انصاف کی آواز کو بھی عالمی سطح پر نمایاں طور پر اٹھایا ہے۔

بین الاقوامی نتائج کے لیے کھیلوں کے شعبے میں سرمایہ کاری بڑھائی جائے: وزیر تعلیم پوکھریل

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو

وزیر تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی اور کھیل سسمیت پوکھریل نے واضح کیا ہے کہ بین الاقوامی مقابلوں میں ملک کے نتائج اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے کھیلوں کے شعبے میں سرمایہ کاری کو نمایاں طور پر بڑھانا ناگزیر ہے۔وزارت کھیل کے زیر اہتمام منعقدہ حالیہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ اگر ہم عالمی سطح پر نیپال کا نام روشن کرنا چاہتے ہیں اور کھیلوں میں تمغے حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں، تو ہمیں اپنے روایتی انداز کو بدلنا ہوگا۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ موجودہ بجٹ اور سہولیات کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر بڑی کامیابیوں کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ سسمیت پوکھریل نے حکومت کے مستقبل کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ملک کے تمام ساتوں صوبوں میں مجموعی طور پر ۲۷ مختلف مقامات پر کھیلوں کے جدید انفراسٹرکچر کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔اس منصوبے کا مقصد نچلی سطح (گراس روٹ) پر باصلاحیت کھلاڑیوں کو تلاش کرنا اور انہیں بین الاقوامی معیار کی تربیتی سہولیات فراہم کرنا ہے۔وزیر کھیل نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کھلاڑیوں کو معاشی تحفظ فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے روزگار کے مواقع اور مستقل مراعات کا ایسا نظام وضع کیا جارہا ہے جس سے وہ مستقبل کی فکر سے آزاد ہو کر مکمل توجہ اپنے کھیل پر مرکوز کر سکیں گے۔کھیلوں کے ماہرین اور مبصرین نے وزیر تعلیم و کھیل کے اس بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان اقدامات سے نیپال میں کھیلوں کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

نیپال کا ترقی پذیر ممالک کی میٹنگ میں عالمی اقتصادی نظام میں زیادہ سے زیادہ شراکت کا مطالبہ

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو

وزیر خارجہ ششیر کھنال نے عالمی اقتصادی حکمرانی میں ترقی پذیر ممالک کی آواز اور نمائندگی بڑھانے پر زور دیتے ہوئے بین الاقوامی مالیاتی نظام میں مقررہ وقت پر اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ۸۱ ویں اجلاس کے موقع پر نیویارک میں اقوام متحدہ کے صدر دفتر میں جی-۷۷ کے ۵۰ ویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کھنال نے کثیر جہتی کو مستحکم کرنے کے لیے یکجہتی اور اجتماعی کارروائی کے تجدید استحکام پر زور دیا۔ انہوں نے گلوبل ساؤتھ کی آواز کو مضبوط کرنے اور ایک زیادہ منصفانہ اور جامع عالمی نظام کی طرف بڑھنے پر زور دیا۔ کھنال نے اقوام متحدہ پر مبنی قوانین پر مبنی کثیر جہتی نظام کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے پائیدار ترقیاتی اہداف کی طرف کارروائی کو تیز کرنے کے لیے مناسب اور سستی مالیاتی وسائل ٹیکنالوجی کی منتقلی اور صلاحیت سازی کو یقینی بنانے کی بات کی۔ انہوں نے اقتصادی اور ڈیجیٹل تبدیلی کے ذریعے ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی عدم مساوات کو کم کرنے پر بھی زور دیا۔وزیر خارجہ نے نیپال میں حالیہ تباہ کن سیلاب کے اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے آب وہوا کے انصاف کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے آب وہوا کے بحران سے متاثرہ ترقی پذیر ممالک کے لیے گرانٹ پر مبنی آب وہوا کی مالی اعانت پر زور دیا۔ انہوں نے مشترکہ خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لیے شمال۔ جنوب جنوب اور سہ رخی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی مالیاتی نظام میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ فیصلہ سازی میں ترقی پذیر ممالک کی موثر شرکت کو یقینی بنانا ایک زیادہ منصفانہ اور جامع عالمی نظام کی تعمیر کی کلید ہے۔

ہملہ میں شدید برف باری، نیالو اور نارا جھیل جانے والی سڑکیں بند

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو

نیپال کے ہملہ ضلع کے شمالی نامکھا گاؤں پالیکا علاقے میں گزشتہ تین دن سے مسلسل بارش کے ساتھ شدید برف باری بھی ہوئی ہے۔ برف باری کے باعث نامکھا گاؤں میں نیالو جھیل اور نارا جھیل جانے والے راستے بند ہوگئے ہیں۔مقامی نمائندے پلزور تامانگ کے مطابق نامکھا کے لمی علاقے کے تل، جانگ اور بلجی گاؤں میں آمدورفت مکمل طور پر متاثر ہوئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس بار تقریباً تین فٹ تک برف جمع ہوگئی ہے، جو معمول کی سردیوں میں ہونے والی برف باری سے بھی زیادہ ہے۔ گاؤں کے کھیتوں میں کھڑی سبزیاں اور دیگر فصلیں بھی برف سے پوری طرح ڈھک گئی ہیں۔شدید برف باری کے باعث جنگل میں موجود یاک کو بھی گاؤں تک لانا ممکن نہیں ہو پا رہا ہے۔ تودے گرنے کے خطرے کے پیش نظر مقامی لوگ کمیونٹی ہال میں محفوظ پناہ لیے ہوئے ہیں۔ نیالو جھیل کا راستہ بند ہونے سے لمی لاپچا علاقے سے مانسرووراور کیلاش پہاڑ کے درشن کے لیے آئے جانے والے ملکی وغیر ملکی سیاحوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

شدید بارش، سیلاب اور زمین کے تودے کھسکنے سے نیپال میں کئی پن بجلی پلانٹوں میں پیداوار بند

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز: کاٹھمانڈو نیپال میں مسلسل ہو رہی بارش تیز ہواؤں اور سیلاب اور زمین کے تودے کھسکنے کے باعث مغربی حصے میں بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔اس کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار سے لے کر ترسیل اور تقسیم تک کا نظام متاثر ہوا ہے۔ گنڈکی لمبینی اور کرنالی صوبوں کے مختلف علاقوں میں بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔نیپال الیکٹرک اتھارٹی کے ترجمان راجن ڈھکال نے بتایا کہ کالی گنڈکی کوریڈور کی ۲۲۰ کے وی ٹرانسمیشن لائن کے تحت میاگدی کے داناسے پربت کے کشماتک کے حصے میں ٹاور نمبر ۲۱ اور ۲۲ کو نقصان پہنچا ہے۔اسی طرح کالی گنڈکی کوریڈور کے کشمانیابٹول حصے کی ٹرانسمیشن لائن میں بھی خرابی پیدا ہوئی ہے۔ اس کے باعث اس کوریڈور کی ترانسمیشن لائن سے منسلک تقریباً ۲۰۰ میگاواٹ بجلی کی پیداوار متاثر ہوئی ہے۔سیلاب کے باعث کئی اہم پن بجلی منصوبوں میں بجلی کی پیداوار بند ہو گئی ہے۔ان میں ۱۴۰ میگاواٹ کا کالی گنڈکی، ۲۵ میگاواٹ کا اپر مادی ۴۴ میگاواٹ کا سپر مادی ۲۰ میگاواٹ کا نامار جن مادی ۴۰ میگاواٹ کا سیتی ندی ۲۵ میگاواٹ کا اپر دوردی ۵۰ میگاواٹ کا اپر مرسیانگدی ۷۰ میگاواٹ کا مدھیہ مرسیانگدی اور ۶۹ میگاواٹ کا مرسیانگدی پن بجلی منصوبہ شامل ہیں

کاٹھمانڈو: ۱۴ ہینڈ ٹریکٹر چوری کرنے والے گروہ کے ۵ ارکان گرفتار

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو: نیپال پولیس نے دارالحکومت کاٹھمانڈو اور اس کے گردونواح سے ۱۴ ہینڈ ٹریکٹر (پاور ٹلرز) چوری کرنے اور انہیں آگے فروخت کرنے والے ایک منظم گروہ کا پردہ چاک کرتے ہوئے ۵ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے چوری شدہ تمام ٹریکٹر اور وارداتوں میں استعمال ہونے والی ایک موٹر سائیکل بھی برآمد کر لی ہے۔ کاٹھمانڈو کے علاقے سویمبھو سے ہینڈ ٹریکٹر چوری ہونے کی شکایات موصول ہونے پر سویمبھو پولیس سرکل کی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ پولیس نے جدید تکنیکی ذرائع اور مخبروں کی اطلاعات پر کارروائی کرتے ہوئے بھکت پور کی مدھیہ پور ٹھیمی بلدیہ سے ملزمان کو اس وقت رنگے ہاتھوں گرفتار کیا جب وہ مسروقہ سامان منتقل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولیس حکام کے مطابق گرفتار ملزمان کی شناخت ۴۱ سالہ راجو مچامسی، ۲۱ سالہ راجیش مچامسی، ۱۹ سالہ راجن مچامسی، ۳۵ سالہ راجیشور جیسوال اور ۴۸ سالہ بپن کمار شاہی کے ناموں سے ہوئی ہے۔ ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ یہ گروہ کاٹھمانڈو وادی (کاٹھمانڈو، للت پور اور بھکت پور) کے مختلف حصوں سے کسانوں کے ٹریکٹر چوری کر کے انہیں سستے داموں آگے بیچنے کے دھندے میں ملوث تھا۔ کاٹھمانڈو کی ضلعی عدالت نے پولیس کی درخواست پر ملزمان کا ۵ روزہ ریمانڈ منظور کر لیا ہے تاکہ چوری کی دیگر وارداتوں اور اس نیٹ ورک میں شامل مزید سہولت کاروں کا پتہ لگایا جا سکے

شدید بارش، سیلاب اور زمین کے تودے کھسکنے سے نیپال میں کئی پن بجلی پلانٹوں میں پیداوار بند

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

کاٹھمانڈو نیپال میں مسلسل ہو رہی بارش تیز ہواؤں اور سیلاب اور زمین کے تودے کھسکنے کے باعث مغربی حصے میں بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اس کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار سے لے کر ترسیل اور تقسیم تک کا نظام متاثر ہوا ہے۔ گنڈکی لمبینی اور کرنالی صوبوں کے مختلف علاقوں میں بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی ہے۔ نیپال الیکٹرک اتھارٹی کے ترجمان راجن ڈھکال نے بتایا کہ کالی گنڈکی کوریڈور کی ۲۲۰ کے وی ٹرانسمیشن لائن کے تحت میاگدی کے دانا سے پربت کے کشماتک کے حصے میں ٹاور نمبر ۲۱ اور ۲۲ کو نقصان پہنچا ہے۔ اسی طرح کالی گنڈکی کوریڈور کے کشما نیابتول حصے کی ٹرانسمیشن لائن میں بھی خرابی پیدا ہوئی ہے۔ اس کے باعث اس کوریڈور کی ٹرانسمیشن لائن سے منسلک تقریباً ۲۰۰ میگاواٹ بجلی کی پیداوار متاثر ہوئی ہے۔ سیلاب کے باعث کئی اہم پن بجلی منصوبوں میں بجلی کی پیداوار بند ہو گئی ہے۔ ان میں ۱۴۰ میگاواٹ کا کالی گنڈکی، ۲۵ میگاواٹ کا اپر مادی ۴۴ میگاواٹ کا سپر مادی ۲۰ میگاواٹ کا نامار جن مادی ۴۰ میگاواٹ کا سیتی ندی ۲۵ میگاواٹ کا اپر دوردی ۵۰ میگاواٹ کا اپر مرسیانگدی ۷۰ میگاواٹ کا مدھیہ مرسیانگدی اور ۶۹ میگاواٹ کا مرسیانگدی پن بجلی منصوبہ شامل ہیں۔ مودی سمیت دیگر منصوبوں کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ راہو گھاٹ پن بجلی منصوبے کے ٹیل ریس کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ نیپال الیکٹرک اتھارٹی کے مطابق ترسیلی اور تقسیمی لائنوں کو نقصان پہنچنے کے باعث بجلی کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔ اتھارٹی نے کہا کہ کئی منصوبوں میں ممکنہ نقصان کو روکنے کے لیے احتیاطی طور پر بجلی کی پیداوار بند کی گئی ہے۔ حالات معمول پر آتے ہی منصوبوں کو دوبارہ آپریشن میں لایا جائے گا۔

شدید بارش سے نیپال کے چار اضلاع کا سڑک رابطہ منقطع، کئی اہم شاہراہیں مکمل طور پر بند

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
کاٹھمانڈو

نیپال کے باگلونگ میاگدی مستونگ اور منانگ اضلاع مرکزی سڑک نیٹ ورک سے کٹ گئے ہیں۔ گزشتہ بدھ سے مسلسل ہو رہی شدید بارش نے ان اضلاع کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ باگلونگ میاگدی مستونگ اور منانگ کو صوبائی دارالحکومت پوکھرا سے جوڑنے والی سدھارتھ شاہراہ مکمل طور پر بند ہو گئی ہے۔ محکمہ سڑک کے مطابق سدھارتھ شاہراہ کے کشما۔ مال ڈھونگا حصے میں سہسر دھارا کے قریب تقریباً ۱۰۰ میٹر سڑک کالی گنڈکی دریا میں آنے والے سیلاب کی نذر ہو گئی ہے۔ اس کے باعث تینوں اضلاع کا مرکزی سڑک نیٹ ورک سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ سیلاب کے باعث پربت اور باگلونگ کو جوڑنے والا مال ڈھونگا پل بھی متاثر ہوا ہے۔ خاص طور پر پل کی پربت کی جانب سڑک کا ح حصہ بہہ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی باگلونگ اور پربت کے درمیان سڑک رابطہ بھی ٹوٹ گیا ہے۔ اسی طرح زمین کے تودے کھسکنے کے باعث بني جوم سوم کورلا سڑک کا حصہ مکمل طور پر بند ہے۔ اس سے مستونگ کا دیگر اضلاع سے سڑک رابطہ بھی منقطع ہو گیا ہے۔ پولیس کے مطابق میاگدی کے بني سے دربانگ جانے والی سڑک بھی بند ہے۔ باگلونگ میں مدھیہ پہاڑی شاہراہ کے مختلف حصے بھی سیلاب میں بہہ گئے ہیں۔ محکمہ سڑک کے مطابق، کالی گنڈکی کوریڈور کے مال ڈھونگا بني جوم سوم۔ کورلا حصے میں ۴۶ مقامات پر سڑک بند ہے۔ بیشتر مقامات پر ملبے کے ساتھ زمین کے تودے کھسکنے ہوئی ہے، جبکہ کچھ جگہوں پر سڑک کٹ گئی ہے۔ اسی طرح کالی گنڈکی کوریڈور کے گیڈا کوٹ مال ڈھونگا حصے میں آٹھ مقامات پر رکاوٹیں ہیں۔ مشرقی نول پرسی کے گھوماؤری گھاٹ اور باگلونگ کے جیمینی میں بھی کالی گنڈکی کوریڈور بند ہے۔ محکمہ سڑک کے مطابق مختلف مقامات پر پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کرنے اور سڑک رابطہ بحال کرنے کا کام جاری ہے۔

گنڈکی ندی میں بھیانک سیلاب، پروت کے جلجلا میں تقریباً دو درجن مکانات بہ گئے

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
کاٹھمانڈو

نیپال کے ضلع پروت کے جلجلا میں کالی گنڈکی ندی کے سیلاب نے زبردست تباہی مچائی ہے۔ سیلاب کے سبب تقریباً دو درجن مکانات کے بہہ جانے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ مقامی عوامی نمائندے ہر وکاس جسی کے مطابق کالی گنڈکی ندی میں سیلاب کا بہاو مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں نقصانات کا حقیقی اندازہ في الحال نہیں لگایا جا سکا ہے۔ سیلاب سے متاثرہ گاوں کے مکینوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام جاری ہے۔ اسی وجہ سے فی الحال نقصانات کی مکمل تفصیل سامنے نہیں آ سکی ہے۔ پروت کے اسسٹنٹ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر گنیش کمار پوڈیل نے بھی جلجلا علاقے میں کالی گنڈکی ندی کے سیلاب سے کچھ مکانات کے بہہ جانے کی اطلاع ملنے کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کالی گنڈکی ندی میں اب تک کا سب سے بڑا سیلابی بھاو دیکھا گیا ہے۔ جلجلا علاقے میں سیلاب سے کچھ مکانات کے بہ جانے کی اطلاع ملی ہے اور پولیس پہری کی ٹیم کو سیلاب متاثرہ علاقوں میں روانہ کر دیا گیا ہے۔ وہیں کالی گنڈکی ندی کے تیز بہاو میں سیانگ جا کے مرمی اور گلمی کے ہر مچور کو جوڑنے والا پل بہہ گیا۔ یہ پل مرمی ڈیم سائٹ کے نچلے حصے میں واقع تھا۔ گلمی کے پولیس سربراہ ایس پی بھیم کرن بوگٹی نے بھی پل کے بہہ جانے کی تصدیق کی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بیلی برج تھا، جس سے چار پہیہ گاڑیاں گزرا کرتی تھیں۔ اتوار کی صبح تقریباً ٦ بجے سیلاب کے تیز بہاو میں پل بہہ گیا۔ پل بہہ جانے کے بعد مرمی اور ہر مچور کے درمیان آمد و رفت اور ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔

کوشی بیراج میں پانی کے بہاؤ میں تیزی، ۳۱ دروازے کھول دیے گئے، ریڈ الرٹ جاری

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
مدھیش پردیش

نیپال کے کوشی بیراج میں پانی کا بہاؤ تیز ہونے کے بعد کوسی بیراج کے ۳۱ دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ بیراج میں موجودہ بہاؤ ۲۴۰،۰۰۰ کیوسک پر ناپا گیا ہے اور صورتحال ریڈ الرٹ پر ہے۔ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر سی ڈی او ایشوری پرساد آریہال کے مطابق گزشتہ برسوں میں کوسی میں بھی ۵ لاکھ کیوسک سے زیادہ پانی کی آمد ریکارڈ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن انتظامیہ مکمل الرٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوسی پل سے گاڑیوں کی نقل و حرکت ابھی تک نہیں روکی گئی ہے۔ فی الحال گاڑیوں کو روکنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ تاہم، ضرورت کے مطابق فیصلہ لیا جائے گا کیونکہ پانی کا بہاؤ مزید بڑھ رہا ہے۔ اس دوران محکمہ موسمیات نے سپتکوسی میں سیلاب کی سطح میں مسلسل اضافے کے پیش نظر نشیبی ساحلی علاقوں اور سیلاب زدہ علاقوں میں کل تک ہائی الرٹ کی درخواست کی ہے۔

سپتری سیلاب، ۵۰۰ مکانات زیر آب، ۲ ہزار سے زائد افراد متاثر

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

مدھیش پردیش نیپال کے سپتری ضلع میں گزشتہ تین دنوں سے مسلسل بارشوں کی وجہ سے سیلاب کی صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ بنومان نگر کنکلینی بلدیہ اور تلتی کویلاڈی گاؤں پالیکا میں سیلاب کا پانی داخل ہونے سے تقریباً ۵۰۰ مکانات زیر آب آ گئے ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے دو ہزار سے زائد افراد متاثر ہوئے ہیں۔ بنومان نگر کنکلینی بلدیہ میں وارڈ نمبر ۵، ۷، ۱۲ اور ۱۳ کی بستیوں میں سیلاب کا پانی داخل ہونے کے بعد ۴۸۳ مکانات زیر آب آ گئے۔ اسی دوران تلتی کویلاڈی گاؤں پالیکا کے وارڈ نمبر ۴ اور ۵ میں ۱۷ مکانات زیر آب آ گئے ہیں۔ بنومان نگر کنکلینی میونسپلٹی کے سربراہ بریندر ماجھی نے کہا کہ جمعہ کی رات سپتکوسی ندی میں پانی کی سطح بڑھنے کے بعد سیلاب کا پانی بستیوں میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے صبح اور شام دو کھانے کے فوری انتظامات کیے گئے ہیں۔ پانی کی سطح کم ہونے کے بعد متاثرہ خاندانوں کی شناخت کی جائے گی اور انہیں اضافی امدادی سامان فراہم کیا جائے گا۔

منانگ میں برفانی تودہ گرنے سے ٤ افراد ہلاک، ۱۲ اب بھی لاپتہ، برف میں دبے افراد کی تلاش جاری

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
کاٹھمانڈو

نیپال کے منانگ ضلع کے نارفا بھومی کے بلند ہمالیائی علاقے میں برفانی تودہ گرنے کے بعد لاپتہ افراد کی تلاش مشکل ہو گئی ہے۔ اس حادثے میں اب تک چار افراد کی لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں جبکہ ۱۲ افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ خدشہ ہے کہ وہ برف کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ نارفا بھومی دیہی علاقے کے ہملونگ میں اتوار کو تقریباً ۵۲۰۰ میٹر کی بلندی پر برفانی تودہ گرا تھا۔ اس حادثے میں چار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ نیپال نیشنل ماون ٹین گائیڈ ایسوسی ایشن کے مطابق تلاش کے دوران اتوار کو دو اور پیر کو دو لاشیں برآمد کی گئیں۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت وریندر گرونگ گھنشیام رائے، چھیوی بھوئے اور پاسانگ بھوٹے کے طور پر ہوئی ہے۔ منانگ کے اسسٹنٹ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر کرشن پرساد پوڈیل نے بتایا کہ منگل کو جائے حادثہ پر تلاش اور بچاؤ کا آپریشن نہیں چلایا گیا، کیونکہ علاقے کی دشوار گزار جغرافیائی صورتحال اور حادثے کی نوعیت کے باعث کارروائی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پیر کو امدادی کارکنوں نے برف میں تقریباً آٹھ فٹ گہرائی تک کھدائی کی، لیکن اس کے باوجود کوئی لاش یا شخص نہیں ملا۔ امدادی کارکنوں کا کہنا ہے کہ جب تک برف پگھل نہیں جاتی لاپتہ افراد کی تلاش ممکن نہیں ہے۔ اطلاعات کے مطابق کاٹھمنڈو کی دو سیاحتی کمپنیوں کی جانب سے بیس کیمپ قائم کرنے کے لیے گئے ۲۷ نیپالی مزدور برفانی تودے کی زد میں آ گئے تھے۔ ان میں سے ۱۱ افراد برفانی تودہ گرنے کے بعد بحفاظت واپس آ گئے۔ چار افراد کی لاشیں برآمد ہو چکی ہیں، جبکہ باقی ۱۲ افراد کی حالت کے بارے میں اب بھی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

لمبینی مون سون بارشوں کی تباہ کاریاں: ٤ دنوں میں ۷۸ واقعات، ٦ افراد جاں بحق اور ۱۲۸۰ بے گھر

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

لمبینی صوبہ لمبینی میں گزشتہ چار دنوں کے دوران ہونے والی مسلسل اور ریکارڈ توڑ مونسون بارشوں نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی ہے۔ سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور شدید طوفان کے نتیجے میں کم از کم ٦ افراد جاں بحق، ایک زخمی اور ۱۲۸۰ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ پراونشل ایمرجنسی آپریشن سینٹر کی جانب سے جاری کردہ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق، ۲٤ سے ۲۷ ستمبر کے دوران صوبے کے مختلف اضلاع میں تباہی کے ۷۸ شدید واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ سرکاری حکام کے مطابق، لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے سب سے زیادہ جانی نقصان ضلع پالپا میں ہوا جہاں ۵ افراد ملبے تلے دب کر جاں بحق ہوئے، جبکہ ضلع رولپا میں تیز ہواؤں اور طوفان کے باعث ایک شخص کی موت واقع ہوئی۔ تباہی کے لحاظ سے ضلع ارگھاکھانچی سب سے زیادہ متاثر رہا جہاں لینڈ سلائیڈنگ کے ۱۵ بڑے واقعات پیش آئے۔ دوسری جانب، ضلع نولپراسی میں سیلاب کی وجہ سے سب سے زیادہ نقل مکانی دیکھنے میں آئی، جہاں ۷۰۰ سے زائد افراد کو اپنے گھر بار چھوڑ کر محفوظ مقامات پر منتقل ہونا پڑا۔ رپورٹ کے مطابق، سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے صوبے بھر میں: ۲۷ گھر مکمل طور پر زمین بوس ہو گئے۔ ۵٦ گھروں کو جزوی نقصان پہنچا۔ ۱٦ گھر مکمل طور پر سیلابی پانی میں ڈوب گئے۔ مزید ۱۷۰ گھروں کو اس وقت شدید خطرات کا سامنا ہے اور انہیں خالی کرا لیا گیا ہے۔ رہائشی مکانات کے علاوہ دانگ، گلمی اور رکوم پورب جیسے اضلاع میں اسکولوں، سرکاری دفاتر، اور متعدد اہم پلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کی وجہ سے کئی علاقوں کا زمینی رابطہ منقطع ہو چکا ہے۔ حکام کے مطابق اب تک بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے مالی نقصان کا ابتدائی تخمینہ ٤۰ لاکھ نیپالی روپے سے زائد لگایا گیا ہے۔

قاضی نیپال فاؤنڈیشن نے ہر ماہ مالی تعاون کرنے کا عزم مصمم کیا ہے، نیپال اردو ٹائمز ادارتی ٹیم اس کے لیے مذکورہ فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے اللہ اپنے امان میں رکھے

قاضی نیپال فاؤنڈیشن نے ہر ماہ مالی تعاون کرنے کا عزم مصمم کیا ہے،نیپال اردو ٹائمز ادارتی ٹیم اس کے لیے مذکورہ فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے اللہ اپنے امان میں رکھے

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

پاکستانی سفیر محمد عامر خان نے نیپال کے صدر کو اسنادِ سفارت پیش کر دیں

کھٹمنڈو: نیپال میں پاکستان کے سفیر، عزت مآب محمد عامر خان نے آج دارالحکومت کھٹمنڈو میں نیپال کے معزز صدر کو اپنی اسنادِ سفارت پیش کیں۔ اسنادِ سفارت پیش کرنے کی تقریب میں دونوں ممالک کے درمیان موجود دوستانہ اور قریبی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔

اس موقع پر سفیرِ پاکستان محمد عامر خان نے پاکستانی قیادت اور حکومت کی جانب سے نیپال کی قیادت اور عوام کے لیے نیک خواہشات اور خیر سگالی کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے اس امر کا اعادہ کیا کہ پاکستان، نیپال کے ساتھ اپنے دیرینہ دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے اور باہمی تعاون کے نئے مواقع تلاش کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔

سفیرِ پاکستان نے پاکستان اور نیپال کے درمیان تاریخی روابط، باہمی احترام اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر قائم تعلقات کو اہم قرار دیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی، تجارتی، ثقافتی اور عوامی سطح پر روابط کو مزید فروغ دیا جائے گا۔ اسنادِ سفارت پیش کرنے کی تقریب سفارتی ذمہ داریاں باضابطہ طور پر سنبھالنے کے حوالے سے ایک اہم مرحلہ تصور کی جاتی ہے۔ یہ تقریب پاکستان اور نیپال کے درمیان قریبی، خوشگوار اور باہمی احترام پر مبنی دوطرفہ تعلقات کو مزید آگے بڑھانے کی جانب ایک اہم سنگِ میل ہے۔ پاکستان اور نیپال کے درمیان دوستانہ تعلقات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ دونوں ممالک مختلف علاقائی اور عالمی امور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور باہمی تعلقات کو مزید وسعت دینے کے خواہاں ہیں۔ سفیر محمد عامر خان کی جانب سے اسنادِ سفارت پیش کیے جانے سے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی روابط کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

جیو فائینینس نے ''جیو سلور'' سروس متعارف کرائی

1ڈیجیٹل سلور میں سرمایہ کاری کا آغاز صرف 10 روپے سے ہوگا

1یہ نئی سروس صارفین کو 99.9 فیصد خالص چاندی ڈیجیٹل طور پر خریدنے اور فروخت کرنے کی سہولت دے گی

ممبئی، 30 ستمبر۔2026۔ جیو فائینس پلیٹ فارم اینڈ سروس لمیٹڈ (JFPSL) جو جیو فائیننس ایپ کا انتظام سنبھالتی ہے (یہ ایپ قرضہ جات، انشورنس، سرمایہ کاری اور ادائیگیوں جیسی مالیاتی خدمات کا ایک متنوع پلیٹ فارم ہے) (نے ایپ پر 'جیو سلور' نامی ایک نئی سروس متعارف کرائی ہے۔ یہ سروس 99.9 فیصد خالص اور فزیکل چاندی کی پشت پناہی والی ڈیجیٹل چاندی پیش کرتی ہے، جس میں سرمایہ کاری کا آغاز صرف 10 روپے سے ہوتا ہے۔

جیو سلور کے ذریعے صارفین ڈیجیٹل طور پر چاندی کی خریداری (فی ٹرانزیکشن 10 روپے سے لے کر 1 لاکھ روپے تک) کر سکتے ہیں۔ لائیو مارکیٹ ریٹس پر لین دین اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم براہ راست اپنے بینک اکاؤنٹ میں وصول کر سکتے ہیں۔ اس نئی سروس کے ذریعہ صارفین ہفتہ وار یا ماہانہ بنیادوں پر بار بار کی جانے والی سلور سپس کو ترتیب دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ صارفین براہ راست فزیکل چاندی کے سکے خریدنا یا جمع شدہ ہولڈنگز کو تصدیق شدہ چاندی کے سکوں میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ صارفین جیو فائیننس ایپ پر موجود مخصوص جیو سلور ڈیش بورڈ کے ذریعے چاندی کی لائیو قیمتیں، اپنی ہولڈنگز اور لین دین کا جائزہ بھی لے سکتے ہیں۔

تمام فزیکل چاندی کی خالصیت کی جانچ 'نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار ٹیسٹنگ اینڈ کیلیبریشن لیبارٹریز' (NABL) سے منظور شدہ مراکز میں کی جاتی ہے۔ ہر اہل خریداری پر جیو پوائنٹس بھی حاصل ہوتے ہیں، جنہیں صارفین ایپ کے اندر برانڈ واؤچرز، خریداری پر رعایت اور پارٹنر آفرز کے حصول کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ جے ایف پی ایس ایل، جیو فنانشیل سروسیز لمیٹڈ کی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی ہے۔

اس سروس کے لانچ پر تبصرہ کرتے ہوئے، جیو فائینس پلیٹ فارم اینڈ سروس لمیٹڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر، سُر بھی ایس شرما نے کہا، ''قیمتی دھاتیں اور کموڈٹیز (اشیاء) ایک متنوع سرمایہ کاری کی حکمت عملی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور سرمایہ کاروں کو مضبوط پورٹ فولیو بنانے میں مدد دیتی ہیں۔ اگرچہ روایتی طور پر چاندی کو فزیکل شکل میں رکھا جاتا رہا ہے، لیکن 'جیو سلور' اسے ایک شفاف، محفوظ اور پریشانی سے پاک ڈیجیٹل اثاثے میں تبدیل کرتا ہے جس کی ملکیت اور فروخت انتہائی آسان ہے اور اس میں ذخیرہ کرنے (اسٹوریج) کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ اس لانچ کے ساتھ، ہم جیو فائیننس ایپ کے صارفین کو مستقبل کے لیے سرمایہ کاری کرنے اور دولت بڑھانے کا ایک اور قابلِ رسائی اور آسان ذریعہ فراہم کر رہے ہیں۔'' جیو سلور'' کا آغاز جیو فائیننس کی موجودہ ڈیجیٹل گولڈ (سونے) کی سروس کو تقویت دیتا ہے اور ایپ کے ذریعے دستیاب سرمایہ کاری کے حل کو مزید وسعت دیتا ہے۔

سعودی اور امریکی وزرائے خارجہ کا یمن کی صورتحال پر تبادلہ خیال

ریاض/واشنگٹن (ایجنسیاں) سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے دارالحکومت واشنگٹن میں اپنے امریکی ہم منصب مارکو روبیو سے ملاقات کی ہے۔ فریقین نے اہم ترین علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت، خاص طور پر خطہ میں سکیورٹی اور سیاسی صورتحال، یمن کے حالات اور اس سلسلے میں کی جانے والی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا۔

ملاقات کے دوران بین الاقوامی آبی راستوں، بالخصوص آبنائے ہرمز اور باب المندب، میں جہاز رانی کے امن اور آزادانہ نقل و حرکت کے تحفظ کی اہمیت پر غور کیا گیا تاکہ خطہ کے استحکام اور عالمی تجارت و سپلائی چینز کی روانی کے تسلسل میں مدد مل سکے۔ ملاقات کے دوران سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان سٹریٹجک تعلقات اور دوست ملکوں کے مشترکہ مفادات کے حصول کیلئے مختلف شعبوں میں ان کو فروغ دینے اور مضبوط بنانے کے طریقوں کا جائزہ لیا گیا۔ فریقین نے باہمی دلچسپی کے امور پر مملکت اور امریکہ کے درمیان ہم آہنگی اور مشاورت جاری رکھنے اور علاقائی بحرانوں سے نمٹنے اور سکیورٹی، امن و استحکام کو فروغ دینے کیلئے سفارتی کوششوں کی حمایت کی اہمیت پر زور دیا

حج بیت اللہ کے لیے سعودی عرب نے آل ان ون پیکج کا آغاز کیا۔

نمائندہ، نیپال اردو ٹائمز
سید ظہیر احمد فنا

ریاض: 29 ستمبر (ایف او ایس) سعودی عرب نے حج بیت اللہ 2027 کے حوالے سے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ وزارتِ حج و عمرہ کا اقدام: اس دوران سعودی عرب کی وزارتِ حج و عمرہ نے غیر ملکی زائرین کے لیے ایک جامع سروس پیکج کا اعلان کیا ہے۔ پیکج کا مقصد اور دائرہ کار: اس کے تحت حج سے متعلق تمام ضروری خدمات کو ایک ہی "الیکٹرانک معاہدے" میں شامل کیا گیا ہے. اطلاع کے مطابق یہ

پیکج الیکٹرانک باتھ فارم کے ذریعے فراہم کیا جائے گا۔

پیکج میں شامل سہولیات: بتایا جا رہا ہے کہ اس میں زائرین کے سعودی عرب پہنچنے سے لے کر ان کی واپسی تک کے ضروری انتظامات شامل ہوں گے. اسے زائرین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خصوصی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے. وزارتِ حج و عمرہ کے مطابق اس نے پیکج میں 14 اہم خدمات کو شامل کیا ہے. ان میں مقدس مقامات پر خدمات، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کا انتظام، ٹرانسپورٹ اور کھانے پینے کی سہولیات شامل ہیں. اس کے علاوہ زائرین کے لیے کچھ اختیاری اور اضافی خدمات بھی دستیاب کرائی جائیں گی. ڈیجیٹل نظام کی بہتری: اس انتظام کا مقصد حج بیت اللہ کے لیے آنے والے غیر ملکی زائرین کے سفر کو آسان بنانا ہے. زائرین ایک ہی پیکج میں سفر کی تمام بنیادی خدمات حاصل کر سکتے ہیں. سعودی عرب نے حالیہ برسوں میں اپنے ڈیجیٹل حج انفراسٹرکچر کو بھی وسعت دی ہے. وزارت کے الیکٹرانک پلیٹ فارم زائرین اور سروس پرووائیڈرز کے لیے کانٹریکٹنگ، آپریشنل سرگرمیوں اور ویزا کے عمل کو ایک ہی نظام سے جوڑتے ہیں. نئے الیکٹرانک پیکج کو بھی اسی ڈیجیٹل نظام کا حصہ مانا جا رہا ہے

ہمالیہ کے گلیشیئرز پگھلنے سے نیپال میں بڑی تباہی، اقوام متحدہ کا سنگین انتباہ

احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
کاٹھمانڈو

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے دنیا کو خبردار کیا ہے کہ نیپال اور ہمالیہ کے خطے میں موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات اب محض مفروضے نہیں رہے بلکہ خوفناک حقائق بن کر سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک حالیہ بیان میں زور دے کر کہا، "پہلے کہا جاتا تھا کہ نیپال سے دنیا کی چھت گر رہی ہے، لیکن اب اس کے عملی واقعات اور مناظر دنیا کے سامنے آنے لگے ہیں۔ سیکرٹری جنرل کا یہ انتباہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہمالیہ کا خطہ تاریخ کے بدترین موسمیاتی بحران سے گزر رہا ہے۔ حالیہ مہینوں میں نیپال اور اس کے گردونواح میں رونما ہونے والے واقعات نے عالمی ماہرین کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے: ہمالیہ کے بلند ترین مقامات پر برف، چلاک چٹانوں اور مٹی کے بڑے تودے گرنے کے واقعات میں تیزی آئی ہے۔ اس کی وجہ سے بھوٹے کوشی اور تریشولی دریا کے نظاموں میں اچانک طوفانی سیلاب آئے، جس سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ گلیشیئرز کے تیزی سے پگھلنے کی وجہ سے نیپال کے پہاڑی علاقوں، خاص طور پر ضلع رسوا میں نئی گلیشیئر جھیلیں بن رہی ہیں، جن میں لاکھوں مکعب میٹر پانی جمع ہو چکا ہے۔ ان جھیلوں کے پھٹنے کا خطرہ منڈلا رہا ہے جو نچلے علاقوں کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، نیپال جیسے ترقی پذیر ممالک عالمی کاربن کے اخراج میں نہ ہونے کے برابر حصہ ڈالتے ہیں، لیکن موسمیاتی تبدیلیوں کا سب سے پہلا اور شدید شکار بن رہے ہیں۔ سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے دنیا کے بڑے صنعتی ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ کاربن کے اخراج میں فوری اور مؤثر کمی کریں اور نیپال جیسے متاثرہ ممالک کو ماحولیاتی نقصان سے نمٹنے کے لیے مالی و تکنیکی امداد فراہم کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر اب بھی ہنگامی اقدامات نہ کیے گئے تو ہمالیہ کے گلیشیئرز کا خاتمہ پوری دنیا کے ماحولیاتی نظام کو تباہ کر دے گا۔

نیویارک ٹائمز کے اعلیٰ عہدیدار کا ساس 'سسر کے ہاتھوں قتل

نیویارک: (ایجنسیاں) امریکہ کے معروف اخبار نیویارک ٹائمز کے ایک اعلیٰ عہدیدار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔ میڈیا کے مطابق پولیس نے قتل کے الزام میں مقتول کی 77 سالہ ساس اور سسر کو گرفتار کر لیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 40 سالہ جوناتھن میک کنزی نیویارک ٹائمز میں گیمز پلیئر ایکسپیرینس کے شعبے میں ڈائریکٹر آف انجینئرنگ کے عہدے پر فائز تھے۔ انہیں امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر ڈبلن میں ایک پارکنگ ایریا میں فائرنگ کر کے قتل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقتول کے ساس اور سسر، شویونگ ژانگ اور شیلی چن کو اقدامِ قتل سمیت متعدد الزامات کا سامنا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ یہ واقعہ ہفتہ 26 ستمبر کو مقامی وقت کے مطابق تقریباً سہ پہر 3 بجے ڈبلن اسپورٹس گراؤنڈز کے باہر پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق ایک پولیس اہلکار نے معمول کی گشت کے دوران پارکنگ میں ایک شخص کو زخمی حالت میں دیکھا۔ ریسکیو اہلکاروں نے میک کنزی کو بچانے کی کوشش کی، تاہم وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ ملزمین کو 30 ستمبر کو عدالت میں پیش کیا جانا ہے جہاں ان کے خلاف الزامات کی باضابطہ کارروائی ہو گی۔ پولیس نے قتل کا محرک باضابطہ طور پر ظاہر نہیں کیا لیکن عدالتی ریکارڈ کے مطابق مقتول اور ان کی اہلیہ کے درمیان طلاق اور بچوں کی تحویل سے متعلق قانونی تنازعہ جاری تھا تاہم حکام نے یہ تصدیق نہیں کی کہ فائرنگ کا تعلق اسی تنازعہ سے تھا۔

ٹرمپ نے 'اے آئی' کا نام بدل کر 'سپر انٹیلیجنس' کیا، مسک، پچائی، زکربرگ کی موجودگی میں ایگزیکٹو آرڈر پر دستخط

واشنگٹن: (ایجنسیاں) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں ٹیک ماہرین کے ساتھ ایک اہم میٹنگ کی تھی، جس کے بعد انہوں نے 'مصنوعی ذہانت' (اے آئی) کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ لیا۔ اب میڈیا میں آ رہی خبروں کے مطابق 'اے آئی' کا نام تبدیل کر کے 'ایس آئی' کر دیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے میٹنگ کے بعد میڈیا بریفنگ میں اس کی اطلاع دی۔ امریکی صدر نے کہا کہ 'آرٹیفیشل انٹیلیجنس' کا نام تبدیل کرنے کے لیے ایک ڈاکیومنٹ پر دستخط کر رہے ہیں، کیوں کہ یہ آرٹیفیشل نہیں ہے۔ ہم سب اس بات سے متفق ہیں۔ ہم اس کا نام تبدیل کر کے 'سپر انٹیلیجنس' کرنے جا رہے ہیں، اور آفیشیل طور پر اس کا نام تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اس میٹنگ میں میٹا کے سی ای او مارک زکربرگ، گوگل کے سی ای او سندر پچائی، ایلن مسک اور دیگر بڑی ٹیک کمپنیوں کے سربراہان شامل ہوئے تھے۔ اس میٹنگ میں سبھی نے متحد ہو کر 'آرٹیفیشل انٹیلیجنس' (اے آئی) کا نام تبدیل کر کے 'سپر انٹیلیجنس' کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ یہ اے آئی نہیں ہے۔ ہم نے آفیشیل طور پر اس کا نام تبدیل کر کے 'ایس آئی' کر دیا ہے۔ اس کا مطلب 'سپر انٹیلیجنس' آفیشیلی نیا نام ہو گیا ہے۔ دستخط کیے گئے کاغذات میں کہا گیا ہے کہ فیڈرل حکومت کو ایسی اصطلاحات کا استعمال کرنا چاہئے، جو ان ٹیکنالوجی کی تبدیلی کی صلاحیت اور امریکی عوام کے لیے اس سے پیدا ہونے والے لامحدود مواقع دکھائے۔ اس لیے سپر انٹیلیجنس لفظ ٹیکنالوجی کے وعدے، طاقت اور تیزی سے بڑھتی صلاحیتوں کو بہتر طریقے سے بتاتا ہے۔ اس لیے میری انتظامیہ کی یہ پالیسی ہے کہ قانون کے دائرے میں رہ کر ایگزیکٹو برانچ آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور اے آئی کے بجائے سپر انٹیلیجنس اور ایس آئی کی اصطلاحات استعمال کرے گی اور کسی بھی قابل اطلاق حالات میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس اور اے آئی کی اصطلاحات کے استعمال کو تسلیم نہیں کرے گی

خصوصی تعاون برائے نیپال اردو ٹائمز

قاضی نیپال فاؤنڈیشن نے ہر ماہ مالی تعاون کرنے کا عزم مصمم کیا ہے، نیپال اردو ٹائمز ادارتی ٹیم اس کے لیے مذکورہ فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرتی ہے اللہ اپنے امان میں رکھے

نیپال کی صنعتی ڈی کاربنائزیشن کے لیے قابلِ اعتماد بجلی ضروری ہے، صرف نیک نیتی کافی نہیں

محمد حسن خاں
بھیرہواں نیپال

بہت سے فیکٹری مالکان کے لیے "ڈی کاربنائزیشن" ابھی بھی موسمیاتی سربراہی اجلاسوں اور سرکاری فرمانوں سے جڑا ایک لفظ لگتا ہے—— ایک ایسا بوجھ جو فیکٹری کے دروازے سے باہر سے مسلط کیا گیا ہو۔ لیکن جو کوئی بھی حقیقت میں ایک صنعتی پلانٹ چلاتا ہے، اس کے لیے کاربن کم کرنے کی اصل دلیل گھر کے بہت قریب سے شروع ہوتی ہے: بوائلر روم میں، کمپریسر کے پاس، موٹر پینل پر، اور منافع کی آخری لائن پر۔

صنعت ہمیشہ فضلہ کم کرکے اور مسابقت بڑھا کر ترقی کرتی آئی ہے۔ ڈی کاربنائزیشن دراصل اسی کہانی کا اگلا باب ہے۔ ماحولیاتی ذمہ داری بننے سے بہت پہلے، یہ ایک کاروباری موقع ہے—— ایسا موقع جو منافع بڑھاتا ہے، لچک پیدا کرتا ہے، اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ صنعتی رہنماؤں کو یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ "ہم اخراج کیسے کم کریں؟" نہیں، بلکہ "ہم اپنی فیکٹریوں کو زیادہ مؤثر، زیادہ مسابقتی اور زیادہ منافع بخش کیسے بنائیں؟" اگر اس کا ایمانداری سے جواب دیا جائے تو کم اخراج خود بخود اس کا نتیجہ بن جاتا ہے۔ آخرکار، کاربن دراصل نااہلی کا ایک پیمانہ ہے۔ ہر لیٹر ایندھن جو بلاوجہ جلایا جاتا ہے اور ہر کلوواٹ گھنٹہ بجلی جو ضائع ہوتی ہے، وہ لاگت اور اخراج دونوں میں اضافہ کرتی ہے۔ بھاپ کا رساؤ، خراب طریقے سے ٹیون کیے گئے بوائلر، پتلی انسولیشن، کمپریسڈ ایئر لائنوں کا رساؤ، بیکار چلنے والی موٹریں، اور ناکارہ کولنگ سسٹمز نیپال کی صنعتی بستیوں میں عام نظارے ہیں—— بھیراہوا اور بٹول سے لے کر بارا-پارسا اور برگنج-سیمرا راہداریوں تک۔ یہ محض تجریدی ماحولیاتی مسائل نہیں ہیں؛ یہ کاروبار سے رقم کا رساؤ ہے۔ ایک ڈیزل سے چلنے والا بوائلر جو زائد ہوا یا خراب برنر کی وجہ سے ناقص طریقے سے جل تا ہے، وہی بھاپ بنانے کے لیے ضرورت سے زیادہ ایندھن استعمال کرتا ہے—— صرف برنر کو ٹیون کرنا اور فلو گیس کی باقاعدہ نگرانی کرنا ایندھن کے استعمال میں 2 سے 5 فیصد تک کمی لا سکتا ہے، جس سے لاگت اور کاربن دونوں ایک ساتھ کم ہوتے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس سفر کا آغاز مہنگے نئے آلات سے کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہت سی نیپالی فیکٹریاں محض بہتر ہاؤس کیپنگ کے ذریعے اپنے توانائی کے استعمال میں 5 سے 15 فیصد تک کمی لا سکتی ہیں—— توانائی کے آڈٹ، ٹیون کیے گئے کمبشن سسٹمز، رساؤ کی مرمت، بہتر انسولیشن، اور معمول کی دیکھ بھال۔ یہ کم لاگت والے اقدامات عام طور پر چند مہینوں میں اپنی لاگت پوری کر لیتے ہیں۔ آسان بچتیں حاصل کرنے کے بعد، فیکٹریاں زیادہ اثر انگیز ٹیکنالوجی کی طرف بڑھ سکتی ہیں۔ ملک بھر میں صنعتی بجلی کے استعمال کا 60 سے 70 فیصد الیکٹرک موٹروں پر مشتمل ہے؛ معیاری موٹروں کو اعلیٰ کارکردگی والی IE3 یا IE4 موٹروں سے تبدیل کرنا استعمال میں 2 سے 6 فیصد کمی کے ساتھ ساتھ وشوسنیتا بھی بہتر بنا سکتا ہے، اور متغیر بوجھ والے پمپوں اور پنکھوں پر لگائی گئی ویری ایبل فریکوئنسی ڈرائیوز استعمال کے مقام پر 20 سے 50 فیصد بجلی بچا سکتی ہیں۔ اس کے لیے اندازوں کی ضرورت نہیں—— ایک مناسب توانائی جائزہ عام طور پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے کہ رقم کہاں ضائع ہو رہی ہے۔ لیکن ایک ساختی رکاوٹ ایسی ہے جسے فیکٹری کے فرش کی کوئی بھی نظم و ضبط اکیلے حل نہیں کر سکتی، اور اسے صاف صاف کہنے کی ضرورت ہے: کوئی صنعت کاغذ پر ڈی کاربونائز نہیں ہو سکتی جبکہ عملی طور پر اسے ڈیزل پر چلنے پر مجبور کیا جائے۔ بار بار لوڈ شیڈنگ، وولٹیج میں اتار چڑھاؤ، اور غیر منصوبہ بند بندش نیپال کی صنعتی راہداریوں میں آج بھی ایک حقیقی آپریٹنگ حالت ہے، نہ کہ ماضی کی کوئی یاد۔ جب گرڈ کی فراہمی رک جاتی ہے یا اس کا معیار حساس مشینری کی برداشت سے باہر ہو جاتا ہے، تو صنعتوں کے پاس پیداوار کے تسلسل اور آلات کے تحفظ کے لیے اپنے ڈیزل جنریٹر چلانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ہر وہ گھنٹہ جس میں ڈی جی سیٹ گرڈ کی کمی پوری کرنے کے لیے چلتا ہے، وہ ایک قابلِ اجتناب ڈیزل کے جلنے اور قابلِ اجتناب کاربن کے اخراج کا گھنٹہ ہے—— بالکل وہی نتیجہ جسے مؤثریت کے اقدامات اور صاف ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں ذمہ داری صرف صنعت پر نہیں رہتی۔ نیپال الیکٹرسٹی اتھارٹی (این ای اے) کا نیپال کے صنعتی ڈی کاربنائزیشن کے عزائم میں مرکزی کردار ہے، اور یہ کردار محض بجلی کی اکائیاں فراہم کرنے سے کہیں آگے جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے بجلی کے معیار کو بہتر بنانا—— وولٹیج میں کمی، اضافہ، اور ہارمونک بگاڑ کو کم کرنا جو حساس آلات کو نقصان پہنچاتا ہے اور پلانٹس کو ایک حفاظتی اقدام کے طور پر اپنی ذاتی جنریشن کی طرف دھکیلتا ہے۔ اس کا مطلب ہے فراہمی کی دستیابی اور پیش گوئی کو بہتر بنانا، صنعتی فیڈرز پر غیر منصوبہ بند بندش کو کم سے کم کرنا، اور جہاں لوڈ کا انتظام ناگزیر ہو، اسے اتنا قابلِ پیش گوئی بنانا کہ صنعتیں اس کے مطابق منصوبہ بندی کر سکیں بجائے اس کے کہ ڈیزل کا سہارا لیں۔ اس کا مطلب ہے مخصوص صنعتی راہداریوں کے لیے مخصوص، مستحکم فیڈرز کو ترجیح دینا، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ صنعتی وشوسنیتا کی ضروریات عمومی تقسیمی بوجھ سے مختلف ہیں۔ اور اس کا مطلب ہے صنعتوں کو محض صارفین کے بجائے شراکت دار سمجھنا، بندش کے بارے میں واضح ابلاغ، طلب کے ردعمل کی ہم آہنگی، اور جیواشمی ایندھن پر صنعتی انحصار کم کرنے کی پہلے سے جاری کوششوں کے ساتھ قریبی تال میل کے ذریعے۔

ایک فیکٹری جس نے اعلیٰ کارکردگی والی موٹروں، وی ایف ڈیز اور ایک ٹیون شدہ بوائلر میں سرمایہ کاری کی ہو، پھر بھی گرڈ کے ناکام ہوتے ہی ڈیزل جلانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ گرڈ کی فراہمی کا ہر ناقابلِ اعتماد گھنٹہ دراصل ان ڈی کاربنائزیشن نتائج پر ایک ٹیکس ہے جنہیں قومی اور صوبائی پالیسی حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ این ای اے کی اپنی کارکردگی—— بجلی کے معیار اور دستیابی کے حوالے سے—— نیپال کے صنعتی اخراج کے راستے میں ایک عامل ہے، نہ کہ اس سے الگ کوئی مسئلہ۔

صنعتیں اکیلے یہ تبدیلی نہیں لا سکتیں، اور یہیں پر پاورنگ نیپال گرین انڈسٹریل فیوچر (پاور-جی آئی ایف) جیسے معاون پروگرام کام آتے ہیں—— ایک ناروے کی مالی معاونت سے چلنے والا منصوبہ جو سی آر ٹی/این کی قیادت میں ایک اتحاد کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے جس میں این ای اے خود بھی شامل ہے۔ ڈی کاربنائزیشن کو ایک تعمیلی ذمہ داری کے طور پر پیش کرنے کے بجائے، پاور-جی آئی ایف اسے مسابقت کی طرف ایک راستے کے طور پر پیش کرتا ہے: صنعتی جائزے اور توانائی کے آڈٹ، صاف ٹیکنالوجی کے تجرباتی منصوبے، عملے کی تربیت، ڈیجیٹل نگرانی کے آلات، اور سبز مالیات تک رسائی، جن کا مقصد نیپال کی صنعتی راہداریاں ہیں۔ لیکن ایسے پروگرام بہترین نتائج تب دیتے ہیں جب گرڈ کا پہلو بھی بہتر ہو رہا ہو۔ فیکٹری کی چاردیواری کے اندر مؤثریت میں پیشرفت اور باہر وشوسنیتا میں پیشرفت کو ساتھ ساتھ چلنا ہوگا—— جیواشمی ایندھن سے صاف بجلی کی طرف منتقلی صرف اسی وقت قومی اخراج اور درآمدی انحصار کم کرتی ہے جب صنعتیں جس بجلی کی طرف منتقل ہو رہی ہیں وہ ضرورت کے وقت واقعی دستیاب ہو۔

نیپال کی صنعتی مسابقت آئندہ تیزی سے اس بات پر منحصر ہوگی کہ کم توانائی سے زیادہ پیداوار کیسے حاصل کی جائے، اور کم رکاوٹوں کے ساتھ۔ کم توانائی کے بل کم لاگت اور بہتر منافع کا مطلب رکھتے ہیں؛ قابلِ اعتماد بجلی کا مطلب ہے کہ صنعتوں کو آن لائن رہنے اور صاف ستھرا رہنے کے درمیان انتخاب نہیں کرنا پڑے گا۔ سب سے کامیاب فیکٹریاں محض اس لیے ڈی کاربونائز نہیں ہوں گی کہ انہیں ایسا کرنے کو کہا گیا ہے—— وہ ایسا اس لیے کریں گی کیونکہ یہ اچھا کاروبار ہے، بشرطیکہ جس بجلی پر انہیں انحصار کرنے کو کہا جا رہا ہے وہ درحقیقت وہاں موجود ہو، جس معیار اور جس وقت انہیں ضرورت ہو۔ فیکٹری کی چاردیواری کے اندر دیکھنا پہلا ضروری قدم ہے۔ لیکن صنعت کا کم کاربن مستقبل کی طرف راستہ سب اسٹیشن سے بھی گزرتا ہے، اور یہ ایک ذمہ داری ہے جسے این ای اے کو اس تبدیلی میں ایک مکمل شراکت دار کے طور پر اپنانا ہوگا، نہ کہ محض ایک تماشائی کے طور پر۔

روہنی انجینئرنگ سروسز پرائیویٹ لمیٹڈ نیپال کی صنعتی راہداریوں میں صنعتی توانائی آڈٹنگ، آئی ایس او 50001 توانائی انتظامی نظام کے نفاذ، اور قابلِ تجدید توانائی کی مشاورتی خدمات فراہم کرتی ہے۔

خانقاہ نسیمی لیاقتی کی طرف سے لنگر غوثیہ کا اہتمام

پریس، ریلیز سیتامڑھی، پریہار تھانہ کے تحت واقع اکڈنڈی گاؤں محلہ مرشد نگر میں خانقاہ نسیمی لیاقتی ابوالعلائی کی طرف سے گیارہویں شریف کے موقع پر 11 ربیع الثانی 1448 ہجری مطابق 24 ستمبر 2026 عیسوی بروز جمعرات، لنگر غوثیہ کا اہتمام نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ کیا گیا، جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ پر روشنی ڈالی گئی اور ان کے مختلف کرامات کا ذکر کیا گیا، جس کو لوگوں نے کافی پسند کیا، رقت انگیز دعائیں ہوئیں اور لنگر غوثیہ کو تناول کیا، مولانا محمد اشفاق مصباحی نے بتایا کہ ان شاءاللہ اب ہر سال لنگر غوثیہ کا اہتمام کیا جائے گا کیونکہ بزرگوں کی خانقاہوں میں ہر زمانے میں لنگر کا دستور رہا ہے اور وہاں پر آنے والے سبھی زائرین کو کھانا کھلایا جاتا رہا ہے مخلوق خدا کو کھانا کھلانا اللہ کو بہت پسند ہے، حافظ علیم الدین قادری نے بتایا کہ الحمدللہ میں کئی سالوں سے اپنے گھر ملت نگر میں لنگر غوثیہ کا اہتمام کر رہا ہوں اور لوگوں کو کھلا رہا ہوں میں اس کے بے پناہ ثمرات محسوس کرتا ہوں، دوسری طرف رضوی درسگاہ مرکز کے ڈائریکٹر مولانا محمد شفیع احمد رضوی نے بتایا کہ مہادے پٹی میں بھی کئی سالوں سے لنگر غوثیہ کا اہتمام بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے اور پورے گاؤں میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے، اس موقع پر محمد صابر نسیمی محمد عزیز عالم ضلع پریشد عالمگیر، ماسٹر اطہر انور، شیبو آرٹ ماسٹر حفیظ الرحمن مجیب الرحمن زبیر انصاری عبدالقیوم ماسٹر عظیم، فرحان، توقیر، ساحل، شہزاد، نصیر الحق، غلام مصطفیٰ محمد غلام محی الدین افسر، مسعود غازی، کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، لنگر میں حصہ لینے والے سبھی حضرات کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں، رپورٹ ابوافسر مصباحی نمائندہ نیپال

کسی کے لب پہ تبسم، کسی کی آنکھ میں اشک۔

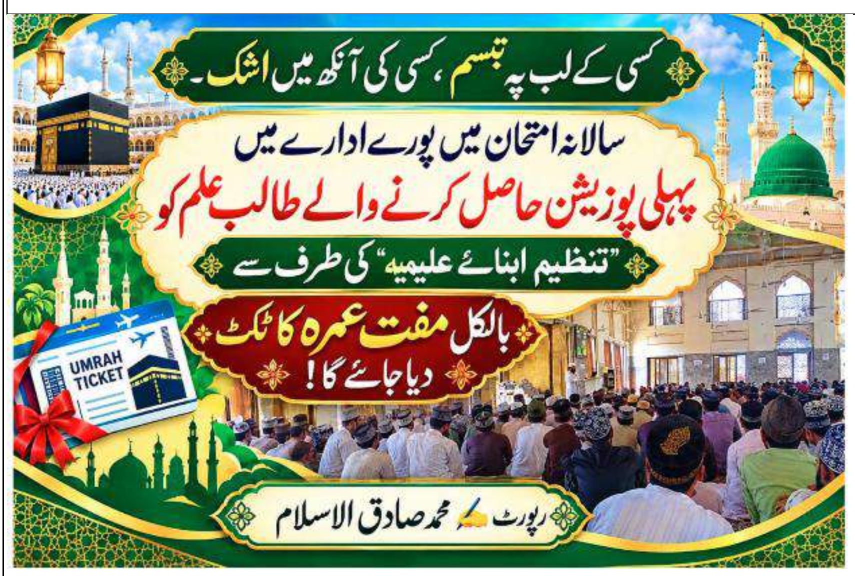

کچھ لوگ ہنس رہے تھے نتیجہ دیکھ کر اپنا
کچھ ڈھونڈ رہے تھے چہرے پہ مایوسی کا سبب۔

الحمدللہ رب العالمین آج بتاریخ 28/ستمبر 2026ء بروز پیر، دارالعلوم علیمیہ، جمدا شاہی، بستی (یوپی) کی نورانی مسجد میں "اعلانِ نتیجہ برائے امتحانِ ششماہی" کے عنوان سے ایک باوقار اجتماعی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

اس پروگرام کا بنیادی مقصد تمام اساتذۂ کرام کی باوقار موجودگی میں ششماہی امتحانات کے نتائج کا اعلان کرنا تھا، نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا، اور کم نمبرات لانے یا امتحان میں ناکام ہونے والے طلبہ کو مزید محنت و لگن کی ترغیب دینا تھا۔

پروگرام کا آغاز مقدس کتاب، قرآنِ کریم کی تلاوت سے ہوا، جس کے بعد بارگاہِ رسالت ﷺ میں نعت و منقبت کے چند اشعار پیش کیے گئے۔

بعدہٗ، محققِ عصر حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین قادری علیمی مصباحی صاحب قبلہ مدظلہ العالی (استاذ و مفتی دارالعلوم علیمیہ، جمدا شاہی) نے طلبہ کی اخلاقی و تعلیمی تربیت کے موضوع پر نصائح سے نوازے۔

آپ کے خطاب کا خلاصہ کچھ درج ذیل ہے:

حضرت مفتی صاحب قبلہ نے سب سے پہلے امتحانات میں ممتاز نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کو مبارکباد دی اور ان کی ہمت افزائی فرمائی، اس کے بعد کم نمبرات لانے یا ناکام ہونے والے طلبہ کو مزید محنت کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ: اپنا قیمتی وقت کسی بھی حال میں ضائع نہ کیا کریں، بلکہ تمام تر توجہ اور محنت کے ساتھ تعلیم میں مشغول ہو جائیں۔ یہ وقت آپ کے لیے نہایت قیمتی ہے اور دوبارہ لوٹ کر نہیں آئے گا، لہٰذا اسے غیر ضروری کاموں اور موبائل فون اور دیگر چیزوں میں ضائع نہ کریں۔

اور مزید حضرت مفتی صاحب قبلہ نے لب کشائی فرمائیں کہ سالانہ امتحانات میں نمایاں پوزیشن (اول، دوم) حاصل کرنے والے طلبہ اور پورے ادارے میں ٹاپ کرنے والوں کو خصوصی انعامات اور "علیمی ایوارڈ" سے نوازا جاتا ہے۔ آپ نے اساتذۂ کرام، بالخصوص حضور رئیس المدارس صاحب قبلہ کی توجہ اس جانب مبذول کراتے ہوئے تجویز پیش کی کہ چونکہ ہر درجے میں بچوں کی تعداد پہلے سے کافی بڑھ گئی ہے، اس لیے پوزیشن (اول و ثانی) کے علاوہ بھی اچھے نمبرات حاصل کرنے والے دیگر طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں کچھ نہ کچھ انعام ضرور دیا جانا چاہیے۔

اس کے بعد حضرت مفتی صاحب قبلہ نے ایک عظیم الشان خوشخبری سنائی کہ:

"سالانہ امتحان میں پورے ادارے میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو 'تنظیم ابنائے علیمیہ' کی طرف سے بالکل مفت عمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا"

ماشاءاللہ، سبحان اللہ! اس ہمت افزا اور روح پرور اعلان کو سن کر تمام طلبہ کرام (دارالعلوم علیمیہ) بہت خوش ہوئے، حضرت مفتی صاحب نے اور بھی کئی مفید باتیں ارشاد فرمائیں جو ہم تمام طلبہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ (اللہ رب العزت مفتی صاحب قبلہ کا سایہ ہم پر سلامت رکھے۔)

خطاب کے بعد حضرت مولانا مفتی احمد رضا نظامی علیمی صاحب قبلہ (استاذ دارالعلوم علیمیہ) نے بترتیب تمام طلبہ کے اسماء اور ان کے حاصل کردہ نمبرات کا اعلان فرمایا۔

آخر میں دعا کے ساتھ اس نورانی اور بابرکت مجلس کا اختتام ہوا۔

اللہ رب العزت ہمارے تمام اساتذۂ کرام کو صحت و سلامتی اور درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے، ان کے علم و عمل اور فیوض و برکات میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے، اور ان کے سایۂ شفقت کو ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

یورٹ: محمد صادق الاسلام (اتر دیناج پور، بنگال) متعلم: دارالعلوم علیمیہ، جمدا شاہی، بستی (یوپی) 29/ستمبر 2026ء

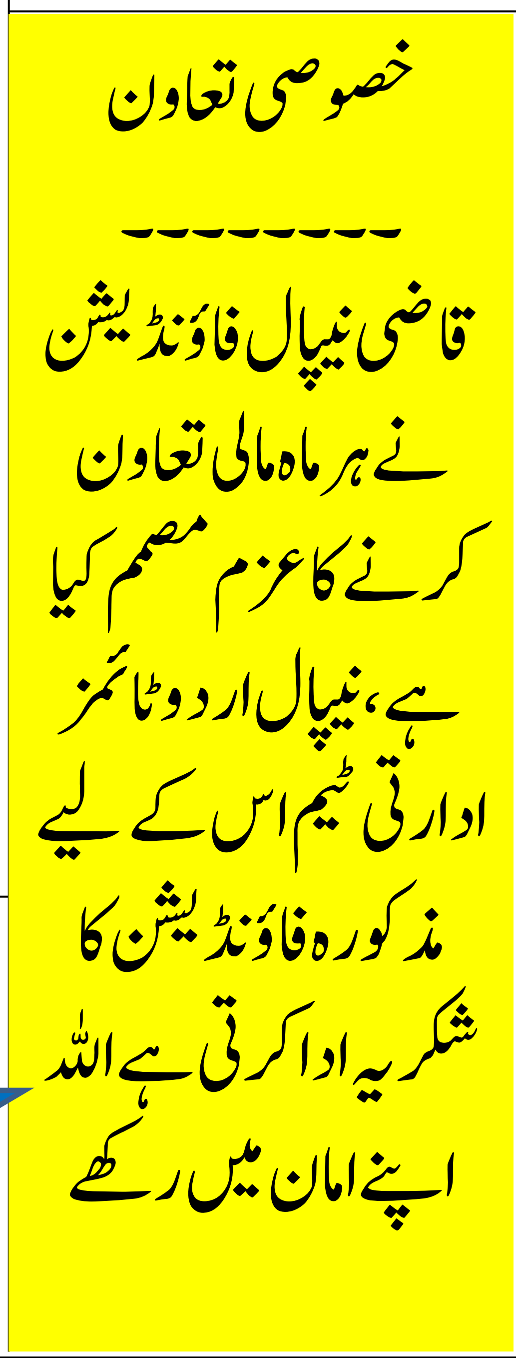

* مدرستہ الامام أبی حنیفۃ النعمان، پتاہی میں "محفل جشن غوث الوریٰ" کا انعقاد

پریس ریلیز، سیتامڑھی،

ہند و نیپال کی سرحد پر واقع واحد مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا ترجمان مدرستہ الامام أبی حنیفۃ النعمان پتاہی میں محبوب سبحانی، قطب ربانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (غوث الاعظم) رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے 2026/09/24 بروز جمعرات ایک روح پرور اور شاندار محفل کا انعقاد کیا گیا،

محفل پاک کا آغاز مدرسہ ہذا کے ایک طالب علم عزیزم ریحان رضا سلمہ نے خدائے تبارک و تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید سے کیا تلاوت قرآن کریم کے بعد طلبا نے بارگاہ رسالت میں نعت کے خوب صورت گلدستہ پیش کیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں منقبت کی شکل میں عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے

بعدہ مولانا محمد حشم الدین مصباحی اور قاری مصباح الحق ضیائی صدر المدرسین مدرسہ ہذا نے یک بعد دیگرے حضور غوث اعظم کی زندگی کے درخشاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی قاری مصباح الحق ضیائی صاحب قبلہ نے اپنے خطاب کے دوران عوام اہل سنت سے اپنے ادارہ کے حوالے سے فرمایا کہ ہمارے یہاں الحمدللہ دینی و عصری تعلیم کا بھی اہتمام ہے مزید تعلیمات اعلیٰ حضرت کو عام کرنے کا وعدہ بھی کیا بعدہ حافظ میزان رضا غزالی چکواوی نے بارگاہ غوث اعظم میں منقبت کے اشعار پیش کیا آخر میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے خطیب اہل سنت استاذ مکرم حضرت علامہ مولانا اصغر رضا علیمی استاذ مدرسہ عربیہ امداد العلوم آختہ بازار نے عوام سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ غوث اعظم زہد و تقویٰ، علم و عمل اور خدمت خلق امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ ہیں مزید فرمایا کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اصل نسبت صرف عقیدت تک محدود نہیں بلکہ ان کے اخلاق کریمانہ، سچائی، امانت داری اور شریعت و طریقت کی پاسداری کو اپنی زندگیوں میں اپنانا ہی حقیقی خراج عقیدت ہے

محفل کا اختتام استاذ القرا حضرت قاری مصباح الحق ضیائی صدر المدرسین مدرسہ ہذا کی دعا پر ہوا دعا میں امت مسلمہ کی ترقی، اتحاد، امن و سلامتی اور مدرسے کی مزید ترقی و کامیابی اور طلبا و طالبات کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا مانگی گئی اس پروقار تقریب میں طلبا و اساتذہ مدرسہ کے ساتھ ساتھ علاقے کے معززین کافی تعداد میں شرکت کی اختتام پر شرکا کے مابین تبرک تقسیم کیا گیا،

خصوصی طور پر شرکت کرنے والے:

حضرت علامہ مولانا ارشاد احمد مصباحی استاذ مدرسہ ہذا
حافظ و قاری جمشید رضا واسطی استاذ مدرسہ ہذا
عالی جناب ماسٹر معراج قادری صاحب قبلہ انگریزی ٹیچر مدرسہ ہذا
حافظ فیاض صاحب
حافظ آصف صاحب
مولانا جاوید حسین خطیب و امام جامع مسجد بھیری، رپورٹ

نظام مہر کی صورت نظام ہے تیرا

ڈاکٹر شجاع الدین فاروقی
سابق پروفیسر شعبہ عمرانیات
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود انسان ضعیف البیان واقع ہوا ہے، اس لیے اللہ تعالی نے اس کی تخلق کے ساتھ ہی اس کی رہنمائی اور رشد وہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک طویل سلسلہ قائم کیا اور انھیں ہر قوم اور ہر ملک وعلاقے کے لیے حسب ضرورت مبعوث فرمایا، نبی آخرالزماں سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی آفاقی نبوت کے بعد یہ سلسلہ تو ختم ہو گیا لیکن رشد وہدایت کی ضرورت بہر حال باقی رہی، اسی لیے ارشاد رسالت مآب ﷺ عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَانْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مثل ہیں یعنی ہدایت ورہنمائی کا جو فرض وہ ادا کرتے تھے وہ میری امت کے علماء ادا کریں گے) اس کے مطابق علماء وصلحاء اور اولیاء اللہ کا ایک لا متناہی سلسلہ تا قیامت ملت اسلامیہ کی رہنمائی اور رشد وہدایت کا فریضہ انجام دیتا رہے گا، اللہ کا ہر ہے، اسے ضروریات دین اور مسائل فقہ کا بخوبی علم ہوتا ہے بلکہ ولی اس عالم کو کہا جاتا جو علم وعمل دونوں میں ممتاز ہو، جس کے تجر علم اور عبادت وریاضت نیز تقوی وطہارت کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہو جسے دیکھ کر اللہ رسول اور ان کے ارشادات واحکامات یاد آجاتے ہوں اور جس کے حضور بے ساختہ سر نیاز جھک جاتے ہوں، ایسے قدسی صفات لوگ ہر دور میں ہوتے ہیں اور ملک وہر علاقے اور ہر بستی میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ صالح بندہ اور ولی اپنے وقت کا جید عالم بھی

شخصیت ہمیں صوفی باصفا عالم باعمل خطیب البراہین حضرت صوفی نظام الدین قادری برکاتی مصباحی (ولادت: ۲۱ رجب ۱۳۴۶ ھ / ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ ئ۔ وفات: یکم جمادیٰ الاولیٰ ۱۴۳۴ھ / ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ء) کی شکل میں نظر آتی ہے جن کا نظام، نظام مہر کی صورت میں جلوہ فگن تھا اور ان کے جانشین حبیب العلما حضرت علامہ الحاج مولانا محمد حبیب الرحمن رضوی مدظلہ العالی کے ذریعہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جارہا ہے۔

حضرت خطیب البراہین حضرت صوفی نظام الدین قادری برکاتی محدث بستوی کو جو مقام ومرتبت اور حیثیت مرجعیت حاصل تھی وہ کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہے، وہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ، رضویہ دونوں شاخوں کے مہر منیر تھے، ان سے منسلک اور وابستہ بندگان خدا کی تعداد لاکھوں میں ہے، ہزاروں مریدین ومعتقدین ان کی راہوں میں پلکیں بچھاتے تھے اور سرآنکھ پر جگہ دیتے تھے، ایک طویل زمانہ تک ان کے مواعظ حسنہ ذوق وشوق سے سنے گئے ہیں، وعظ ونصیحت کی ان محفلوں کے ذریعہ سے آپ نے ہزارہا بندگان خدا کو خدا تک پہونچایا ہے، آپ کی نصیحتوں سے متاثر ہو کر انھیں توبہ

واستغفار کی توفیق نصیب ہوئی ہے اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوکر وہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں شامل ہوئے۔ آپ کی ولادت باسعادت ضلع بستی اب ضلع سنت کبیر نگر) کے ایک گاؤں آگیا میں ۱۵ جنوری ۱۹۲۸ء کو خوش نصیب نصیب اللہ خان صاحب کے یہاں ہوئی، اس وقت یہ گاؤں اور یہ خاندان دونوں گم نام تھے، اس وقت کسی کو یہ گمان بھی نہ ہوا ہو گا کہ بڑا ہو کر یہ بچہ نہ صرف خاندان، گاؤں اور علاقے کا نام روشن کرے گا بلکہ اس کی شہرت ومقبولیت ومرجعیت ہمہ گیر ہوگی، اس کے علم وفضل، تقوی وطہارت، نیکی وپرہیز گاری اور رشد وہدایت کے بہت سے خوش نصیب وہ ہوتے ہیں جنھیں مسند ارشاد میراث میں مل جاتی ہے وہ اپنے بزرگوں کی بچھائی ہوئی بساط کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اہمیت وصلاحیت نیز کردار وعمل کی کمزوری کے باوجود شہرت ومقبولیت حاصل کرلیتے ہیں اور مرشد مقبول بن جاتے ہیں مگر حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ نے یہ مقام

ومرتبہ اپنے علم وعمل سے، اپنے عزم ونظم سے، اپنے کردار وگفتار سے حاصل کیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی بخشش وعطا کے بغیر کچھ نہیں ہوتا لیکن علم وفضل تقویٰ وطہارت، نیکی وپرہیز گاری وہبی سے زیادہ کسبی ہوتے ہیں جو عزم ونظم اور جہد وعمل کا ثمرہ ہوتے ہیں اور حضرت صوفی چرچے ہوں گے اور ایک عالم اس سے فیضیاب ہوگا۔

صاحب علیہ الرحمہ نے ان خوبیوں کو اپنے عزم جواں سے ہی حاصل کیا ہے، ان کا تعلق پیران عظام کے روایتی اور خاندانی سلسلے سے نہیں تھا، نہ ہی وہ کسی دوسرے کی مسند ارشاد پر متمکن ہوگیے، نہ ہی انھیں بچھی بچھائی آراستہ وپیراستہ گدی ملی تھی بلکہ یہ منصب ومقام اللہ تعالی کے فضل وکرم کے ساتھ ان کی اپنی قوت باز یعنی علم وعمل حسن کردار حسن اخلاق اور اتباع سنت کا نتیجہ ہے۔

کشف وکرامت نہ ولایت وقبولیت کے جزو ہیں اور نہ ان کی دلیل محققین نے وضاحت کی ہے کہ دین مبین پر استقامت کا مرتبہ کرامت سے بہت بلند ہے کیوں کہ مافوق الفطرت امور اور شعبدے تو جادو گر بھی دکھا دیتے ہیں لیکن وہ ان کی کرامت نہیں کہلاتے ہاں اللہ تعالی اپنے خاص مخلص بندوں سے بعض چیزوں کو ظاہر فرمادیتا

ہے وہ ان کے عند اللہ مقبول ہونے اور لوگوں میں ان کی وجاہت ومقبولیت کا سبب ہوتے ہیں، اہل سنت اولیاء اللہ کی کرامت کو برحق سمجھتے ہیں لیکن اہل نظر اور اہل علم استقامت فی الدین اور اتباع سنت کو ہی سب سے بڑی کرامت سمجھتے ہیں اور یہ سب سے بڑی کرامت حضرت صوفی نظام الدین محدث بستوی علیہ الرحمہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔

اتباع شریعت جہاد فی النفس کے بغیر ممکن نہیں اور جہاد فی النفس کو افضل جہاد کہا گیا ہے جو شخص اپنے نفس پر قابو پاکر خود کو شریعت کا پابند بنالیتا ہے اور سنت کے سانچے میں ڈھال لیتا ہے وہی ولی کامل ہے جیسا کہ سورۃ انفال رکوع ۴ پارہ 9 میں ارشاد باری ہے:" إِنَّ أَوْلِيَاءَ هُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ "اس کے اولیاء تو متقی وپرہیز گار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں) حضرت خطیب البراہین کو جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ طالب علمی کے دور ہی سے جہاد فی النفسہ میں لگے رہے سنت کی کامل پابندی ان کا شعار رہا وہ عالم باعمل تھے اور یہ وصف علماء میں بھی کم پایا جاتا ہے۔ یہ وہ وصف ہے جو تمام اوصاف کا جامع ہے تمام دینی واخلاقی اور روحانی

اوصاف اس ایک وصف میں مضمر ہیں، اسی کے بناء پر آپ علم وحلم، زہد وتقوی صدق وصفا صبر وشکر توکل ورضا اور عبادت وریاضت کا پیکر بن گیے، آپ اپنے معتقدین ومریدین متبعین وتوسلین کے لیے مینارہ نور ہیں جس سے اکتساب نور بھی کیا جاسکتا ہے اور جس کے ذریعہ سے صراط مستقیم پر بھی گامزن ہوا جاسکتا ہے گو کہ انھوں نے اپنے کسی علمی گھرانے میں آنکھ نہیں کھولی تھی لیکن اپنے گھر کو علم کا گہوارہ بنادیا ہے، آپ کے صاجزادہ گرامی مرتبت حبیب العلماء حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب قبلہ جید عالم دین درجوں کتابوں کے مصنف ہیں اور آپ کے نقش قدم پر ہیں، آپ کے پوتے مولانا ضیاء المصطفی نظامی بھی جواں سال عالم دین ہیں اور آپ کے نام وکام کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بھی، دارالقلم، جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی، خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نظامیہ اگیا شریف کی آبیاری آپ ہی کے پر عزم جواں سال ہاتھوں میں ہے، آپ کے خاندان کے دیگر افراد بھی علم دین سے بہرہ ور اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں، آپ کے نام پر قائم جامعہ، دارالقلم، خانقاہ اور اس کے علمی کارنامے ابتدائی منزل میں ہیں لیکن منزل مقصود کا پتہ دے رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صاجزادہ گرامی حضرت حبیب العلما مدظلہ العالی کے سایہ عاطفت کو دراز فرمادے اور حضور خطیب البراہین کے فیوض وبرکات سے ہم سبھی کو متمتع فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خصوصی پیش کش نیپال اردو ٹائمز

خطیب البراھین ایک گراں قدر مرشد اور کثیر المریدین شیخ وقت

تحریر بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان مصباحی [متوفی ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۲ء] علیہ الرحمہ

''خطیب البراہین حضرت مولانا مولوی مفتی محمد نظام الدین صاحب، شیخ الحدیث دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا، ضلع بستی علمائے اہلِ سنت میں ایک ذی وقار عالم اور مدرسین میں ایک بلند پایہ شیخ الحدیث، جن کے کثیر التعداد شاگرد پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں، مرشدین میں ایک گراں قدر مرشد اور کثیر المریدین شیخ وقت اور پیر طریقت شمار کیے جاتے ہیں، اور رشد وہدایت اور وعظ وتقریر میں پورے ہندوستان کے طبقہ اہلِ سنت میں خطیب البراہین کے نام سے معروف ومشہور ہیں۔

حضرت مولانا نظام الدین صاحب زید مجدہٗ اپنی تقریروں میں اس امر کی پابندی کرتے ہیں کہ جو کچھ بیان کرتے ہیں قرآن واحادیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں اگر بات قرآن کی ہے تو پارہ نمبر سورہ اس کے نام کی وضاحت کے ساتھ، اگر حدیث کی ہے تو کتاب اور مصنف کا نام حدیث کی عبارت جلد وصفحہ کا بیان اور سطر سطر کی توضیح اور بسا اوقات کس مطبع میں کتاب چھپی اس کا بھی حوالہ پیش کرتے، تقریر میں زبان سے نکلی ہوئی دینی ایمانی اور اسلامی بات کو حوالوں اور شہادتوں سے مزین کرکے پتھر کی چٹان اور دبیر ملک کا بیان بنادیتے ہیں۔ جسے نہ کاٹا جاسکے نہ بدلا اور ہٹایا جاسکے اور موقع بموقع اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے کلام بلاغت نظام کی چاشنی سے اپنے کلام میں عشق ومحبت کی شیرینی گھول دیتے ہیں اور عالم یہ ہوتا کہ وہ کہیں اور سنا کرے کوئی مولانا اپنے بیان کی کیفیت میں خود ڈوب جاتے اور سننے والوں کا یہ حال کہ شخص ششدر وحیران ٹکٹکی باندھے ان کا چہرہ دیکھ رہا ہے اور ان کی باتیں سن رہا ہے۔ اور دل میں سوچ رہا ہے یااللہ! مولانا کا علم کتنا وسیع ہے اور ان کا قوت حافظہ کتنا قوی ہے۔ (خطبات خطیب البراہین ص:۴)

خصوصی پیش کش: نیپال اردو ٹائمز

خطیب البراہین ہمیشہ رسول پاک ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے تھے

شہزادہ حضور صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری نائب قاضی القضاۃ فی الہند

الحمدلاهله والصلوة علي رسوله وعلي صحبه واله

میرے استاذ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ حضور صدر الشریعہ کی نقل اتارتے ہر کام میں بولنے میں سننے میں پڑھانے میں چلنے میں غصہ کرنے میں۔ میں نے چند علماء میں پایا اپنے معاصرین میں کہ ان کے اندر یہ خوبی تھی کہ اپنے علم اور اپنے علماء دونوں کے وہ اپنے عمل میں سامنے رکھتے ان میں بڑے ہی خاموش مگر خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی مفتی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ فتوی اور تقوی دونوں کی کتاب تھے۔ ایسے میں نے چند علما کو دیکھا تو یہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔ ہمارے صوفی صاحب کی شان یہ ہے کہ آپ دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا کے پرنسپل اور شیخ الحدیث تھے ان کے زمانۂ صدر المدرسینی میں صالحہ رضوی جو کہ رجسٹرار تھی بورڈ آف مدارس اسلامیہ کی، وہ آئی معائنے پر وہاں، تو طلبہ نے اس کو آفس میں بیٹھایا تواضع وغیرہ کردی لوگوں سے اس نے کہا پرنسپل صاحب سے ملنا ہے

نے کہا کہ کیا اس زمانے میں بھی ایسے لوگ زندہ ہیں جو عورتوں سے نہیں ملتے 'لوگوں نے کہا جی ہاں! اس معاملے میں سخت پابندی کرتے ہیں' اس نے کہا! تب تو مجھے دیکھنا ہی پڑے گا 'ایسے بزرگ ہیں' تو ان کو دیکھنا ہے مجھے۔ صالحہ رضوی: آپ اوپر کے کمرے میں جلوہ فگن تھے اپنی کلاس میں اس میں ایک الماری بھی رکھی ہوئی تھی آپ اپنی درس گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے مطمئن کہ انھوں نے فرمادیا ہے کلرک سے کہ وہ آرہی ہے، یہاں نہ آئے اور نہ مجھے بلایا جائے میں اس سے نہیں ملوں گا میں یہ مدرسہ چھوڑ سکتا ہوں مگر اس سے نہ ملوں گا، اب یہ دندناتی ہوئی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی جیسے ہی ان کے کمرے کے سامنے وہ ہوئی' نظر پڑی جھٹ اٹھ کھڑے ہوئے، اور الماری کی طرف منھ چھپا کر کے کھڑے ہوئے اس قدر پرہیز اور احتیاط رکھتے تھے۔، صوفی صاحب ہمیشہ رسول پاک ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے تھے، آپ نے اپنی پوری زندگی سنت کے پیمانے میں ڈھال لی تھی۔ آپ

لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ان کا کیسا اعتقاد اور کیسی ان کی محبت بلکہ درجۂ عشق میں ان لگاؤ تھا اور تقریر کرتے کرتے کوئی حدیث بیان کرتے اعلیٰ حضرت کا شعر پڑھتے اور ترجمہ کیا حدیث کا' فرماتے ہیں' میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کون دیتا ہے دینے کو منھ چاہیے۔ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی۔ میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں علم غیب کیا چیز ہے اور فرماتے ہیں' اور کوئی غیب کیا' میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں' یہ وہی کہے گا جو فنا ہو گا اعلیٰ حضرت کے معاملے میں ان کی فنائیت کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ شان ان کو حضور حافظ ملت اور ان کے توسط سے عطا کردی۔

رب تعالی حضرت صوفی صاحب کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

والله الموفق وهوالمستعان والصلوة والسلام علي المرسلين واله وصحبه اجمعين

نیپال اردو ٹائمز

بارگاہ خطیب البراہین میں ایک بافیض حاضری

از۔ محمد رمضان امجدی استاذ مدرسہ اہل سنت فیض الرسول پکڑی خرد مہراج گنج

بقیۃ السلف نمونہ خلف محی السنہ خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج مفتی صوفی محمد نظام الدین رضوی برکاتی محدث بستوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات ستودہ صفات عصر حاضر میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ یگانہ روزگار مدرس متبحر عالم دین بلند پایہ محدث باوقار مفتی ومحقق ہونے کے ساتھ قابل صد احترام پیر طریقت تھے۔ ہند ونیپال میں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین ومتوسلین موجود ہیں۔ آپ کی بارگاہ پر فیض کے تربیت یافتہ ہزاروں علماء ملک کے طول وعرض میں پھیل کر مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہے۔ حضور خطیب البراہین بے مثال استاذ فقید المثال محقق ماہر مفتی بے بدل شیخ الحدیث ہونے کے ساتھ عابد شب زندہ دار، زہد وتقویٰ اور اِنْ اَولیاؤہٗ اِلَّا المتّقون کے مظہر، انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی کھلی تفسیر، عارف باللہ اور ولی کامل تھے۔ ویسے تو متعدد دفعہ ضلع مہراج گنج کے مختلف علاقوں میں حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی زیارت وقدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا رہا لیکن

یہ ان دنوں کی بات ہے جب حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ جامعہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار ضلع سنت کبیر نگر میں قیام پذیر تھے اور شہزادہ خطیب البراہین حبیب العلماء حضرت علامہ الحاج مفتی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ہوا یوں کہ میرے مصلیان میں سے ایک صاحب جن کا نام مرتضیٰ علی تھا وہ اچانک پیٹ کے عارضے میں مبتلا ہوگئے۔ اس کے علاج سلسلے شہر کے معروف ومشہور اطباء سے رابطہ کیا یہاں تک کہ اپنے بڑے لڑکے جناب امیر اللہ صاحب کی وساطت سے ناگپور کے بھی مشاہیر اطباء کو بھی دیکھایا لیکن کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ سب نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ لیکن جب آپریشن کا وقت آیا تو ڈاکٹروں نے کہتے ہوئے آپریشن کرنے سے منع کر دیا کہ عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے پیٹ میں سلوٹیں پڑ گئی ہیں ممکن ہے کہ آپریشن جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لیے آپریشن کرنا خطرے سے خالی

نہیں ہے انہیں لے جائیں اور جب تک زندگی ہے دوا سے کام چلائیں۔ بالآخر مرتضیٰ صاحب ایک تھکے ہارے مسافر کی مانند نامراد ہو کر ناگپور سے اپنے گھر موضع پکڑی خرد پوسٹ سوریزی ضلع مہراج گنج واپس آئے۔ ایک روز نماز بعد مسجد ہی میں راقم الحروف سے بڑی التجاء کے ساتھ اپنی روداد سناتے ہوئے کہنے لگے کہ مولانا صاحب! ایک بار میری ملاقات ،،صوفی صاحب،، سے کرادیتے تو بڑی مہربانی ہوتی مرنے سے پہلے ایک بار میں اپنے پیر ومرشد سے مل کر ان کی دعائیں لینا چاہتا ہوں،۔ میں خود بھی علماء ومشائخ کی بارگاہ میں حاضری کا متمنی رہا کرتا ہوں تو اتنا خوبصورت موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا؟ گھر سے چلنے سے پہلے میں نے

شہزادہ خطیب البراہین حبیب العلماء دام ظلہ سے رابطہ کیا تو حضرت نے فرمایا بابو میں بسڈیلہ پڑھانے جارہا ہوں دو بجے تک واپس آجاؤں گا اس کے بعد آپ آئیں ان شاءاللہ تعالیٰ ملاقات ہو جائے گی۔ ان کے حکم کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور خطیب البراہین کی زیارت وقدم بوسی کا شرف حاصل کرنے کے لئے اپنے مدرسہ، مدرسہ اہل سنت فیض الرسول پکڑی خرد پوسٹ سوریزی ضلع مہراج گنج سے موصوف کو لے کر عازم سفر ہوا اور تقریباً دو بجے جامعہ حضرت صوفی نظام الدین لہرولی بازار میں حاضر ہوا۔ ابھی حبیب العلماء کی تشریف آوری نہیں ہوئی تھی اس لیے ہم دونوں لوگ مدرسہ کے صحن میں بیٹھ کر حبیب العلماء دام ظلہ العالی کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ چوں کہ اس وقت حضرت خطیب البراہین علیہ

الرحمہ پر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی اور وہ انوار الٰہی کے مشاہدات میں مستغرق ہو کر دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو چکے تھے کسی سے نہ کوئی کلام نہ کوئی بات بس زبان پر الحمدللہ رب العالمین اور اللھم صلی علی محمد کے ترانے ہمہ وقت جاری رہتے تھے اس لیے خود سے ملنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

تقریباً تین بجے ہمارے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور حضرت حبیب العلماء دام ظلہ العالی کی زیارت سے دل کو سکون حاصل ہوا سلام ودست بوسی کے بعد حبیب العلماء کے ہمراہ اس حجرے تک پہونچے جس میں وقت کے عالم ربانی مقبول بارگاہ سبحانی ولی عصر صوفی ملت خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی نظام الدین برکاتی علیہ الرحمہ تشریف فرما تھے۔ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی اس نورانی صورت پر نظر پڑی جسے دیکھنے کے لئے دل بیتاب تھا فوراً آگے بڑھ کر دست بوسی کا شرف حاصل کیا اور حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے اپنے مخصوص انداز میں شفقت ومحبت فرماتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد حضرت

حبیب العلماء دام ظلہ العالی نے ازراہ شفقت اپنے قریب بیٹھاتے ہوئے پانی وغیرہ پیش فرمایا۔ اس دوران حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ اسی کمرے میں ٹہل رہے تھے اور زبان پر الحمدللہ رب العلمین، اللھم صلی اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے برابر جاری تھے۔ میں ابھی دل سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت حبیب العلماء دام ظلہ سے اپنے حاضر ہونے کا اصل مقصد بتا کر دعا کرانے کی درخواست پیش کروں گا کہ یکایک حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ کمرے میں ٹہلتے ٹہلتے پاس میں بچھی چارپائی پر لیٹ گئے اور میرے ہمراہی جناب مرتضیٰ صاحب کو اشارہ کرکے اپنے پاس بلایا مرتضیٰ صاحب جب قریب پہونچے تو جھک کر حضرت کے پیر دبانے لگے میری حیرت کی انتہا اس وقت نہ رہی جب بغیر کچھ کہے حضور صوفی صاحب قبلہ نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور ان کے پیٹ پر اسی جگہ گھمانے لگے جہاں کے درد سے وہ پریشان تھے۔ اس قدر پیار اور شفقت پاکر مرتضیٰ صاحب روپڑے اور کہنے لگے ہاں بابا ہاں! اسی جگہ

بہت درد ہوتا ہے۔ میں حیرت میں اس وجہ تھا کہ ہم لوگ جس مقصد کو لے کر حاضر ہوئے تھے وہ یا تو میں جانتا تھا یا پھر مرتضیٰ صاحب جانتے تھے ابھی کسی تیسرے سے اس کا ذکر ہی نہیں ہوا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ حبیب العلماء دام ظلہ العالی کی جب آمد ہوگی تو ان سے مل کر اپنے آنے کا مقصد بیان کرنے کے ساتھ دعاء کرانے کی درخواست کریں گے لیکن یہاں تو ابھی مقصد زبان پر آیا بھی نہیں اُدھر حضور خطیب البراہین ہمارے حاضری کے مقصد سے باخبر ہوگئے۔

خیر! حبیب العلماء دام ظلہ سے اپنے آنے کا مقصد بیان کرکے دعاء کرانے کا خواستگار ہوا حضرت نے کرم فرماتے ہوئے حضور خطیب البراہین سے دعاء کی گذارش کی آپ نے فوراً ہاتھوں کو بلند کیا اور ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا اس کے بعد جناب مرتضیٰ صاحب جب تک زندہ رہے الحمدللہ بخیر وعافیت رہے اور پھر آپریشن وغیرہ کے لیے کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا ہوا

حضور خطیب البراہین: روحانیت و علم کا سنگم

عقیدت کیش۔ قاری نثار احمد نظامی

ہر زمانہ اپنے دامن میں کچھ ایسے نفوسِ قدسیہ لیے آتا ہے جو اپنی پاکیزہ حیات اور فیضانِ روحانی سے زمانوں کو منور کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ جو محض مدرسے یا مسجد کے منبر تک محدود نہیں رہتے بلکہ قلوب وارواح کے معمار بن کر، اخلاق و کردار کے سنگ تراش بن کر، اور دین و ملت کے محافظ بن کر نمودار ہوتے ہیں۔ انہی نفوسِ قدسیہ میں سے ایک درخشندہ نام ہے —— حضرتِ خطیب البراہین، صوفی باصفا، عالمِ ربانی، رہبرِ شریعت و پیرِ طریقت، حضرت علامہ الحاج صوفی نظام الدین مصباحی محدثِ بستوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آپ کی حیاتِ مبارکہ گویا علم و عمل، زہد و تقویٰ، خدمتِ دین اور عشقِ رسول ﷺ کا حسین امتزاج تھی۔ آپ کی ذات اپنے عہد میں ایک مدرسہ، ایک خانقاہ، ایک مکتبِ سلوک، اور ایک انجمنِ اخلاق تھی۔ آپ کے کردار کا ہر پہلو گویا قرآنِ مجید کی عملی تفسیر اور سیرتِ مصطفوی ﷺ کا مظہر تھا۔ آپ کے قدم جہاں پڑتے، زمین پر نور پھیل جاتا، اور زمانہ آپ کی مثال میں روشن ہوتا۔ آپ کا ہر عمل ایک روشنی کی کرن تھا جو اندھیروں میں کھوئے ہوئے دلوں کو راہِ ہدایت دکھاتا۔

حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی علمی عظمت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا علم کتابوں کے اوراق تک محدود نہ تھا، بلکہ دلوں کی دھڑکنوں میں رچا بسا ہوا علم تھا —— ایسا علم جو سینوں کو منور کر دے، زبانوں کو صدق کے ساتھ گویا کرے، اور کردار کو قرآن کا آئینہ بنا دے۔ درس و تدریس میں آپ کی زبان گویا برکت کا دریا تھی۔ شاگرد جب آپ کے سامنے بیٹھتے تو محسوس کرتے کہ جیسے ان پر علم کی بارش ہو رہی ہے، اور روح پر ایک نورانی چادر سی تن گئی ہے۔ آپ کا درس محض الفاظ کا بہاؤ نہیں، بلکہ حقائق و معارف کی بارش ہوتا تھا۔ علم کی مجلس میں بیٹھنے والا ہر شخص کسی نہ کسی سطح پر خود کو بدلتا محسوس کرتا —— کوئی فکر بدلتا، کوئی دل، کوئی نگاہ، کوئی رہِ حیات۔ آپ کی گفتگو میں وہ اثر تھا جو گہرے کنویں میں ڈالی گئی روشنی کی کرن کی طرح دل کے تاریک گوشوں تک پہنچ جاتی، اور عقل و دل دونوں کو روشنی سے منور کر دیتی۔ اگر کسی نے طریقت و معرفت کو مجسم صورت میں دیکھنا ہو تو حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی خانقاہ کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہاں علم کے ساتھ عشق کی گرمی بھی تھی، عقل کے ساتھ دل کی نرمی بھی، اور ظاہر کے ساتھ باطن کی طہارت بھی۔ آپ کی نگاہ میں تاثیر تھی، آپ کی دعا میں تسکین تھی، اور آپ کی صحبت میں سکون۔ آپ نے تصوف کو محض رقص و وجد نہیں بنایا، بلکہ تزکیۂ نفس، ریاضتِ باطن، اور اتباعِ سنت کا آئینہ قرار دیا۔ آپ کی خانقاہ غفلت کے اندھیروں میں بھٹکتے انسانوں کے لیے روشنی کا مینار تھی —— جہاں سے بندگی کے چراغ جلتے اور اصلاحِ باطن کی خوشبو پھیلتی۔ جو آپ کے در سے فیض یاب ہوتا، وہ نہ صرف اپنی زبان و ظاہر میں بلکہ اپنے دل و ضمیر میں بھی انقلاب محسوس کرتا، اور ہر لفظ آپ کی محبت و حکمت کی دھار کا پیکر بن کر نکلتا۔

حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ ان خوش نصیب اولیاء میں سے تھے جنہوں نے شریعت و طریقت کے درمیان کوئی خلیج نہ رہنے دی۔ آپ فرماتے تھے: ”شریعت کے بغیر طریقت، دریا کے بغیر کشتی کے مانند ہے، جو بہک جائے گی، بچ نہ پائے گی۔“ آپ کی مجالس میں علم و عمل، ظاہر و باطن، شریعت و حقیقت کے حسین سنگم کا منظر ہوتا۔ آپ نہ صرف ظاہری عبادات کے پابند تھے بلکہ باطنی خشوع و خضوع کے بھی پیکر تھے۔ آپ کے چہرے پر نورِ اخلاص، کلام میں تاثیر، اور طرزِ حیات میں سیرتِ مصطفی ﷺ کی جھلک نمایاں تھی۔ آپ کے ہر قدم، ہر اندازِ گفتگو، اور ہر مسکراہٹ میں اخلاق و رحمت کا درس پوشیدہ تھا۔

حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی قیادت کسی کرسی یا منصب کی محتاج نہیں تھی۔ آپ کے پیچھے چلنے والے دل کی لگن سے چلتے تھے، کیونکہ آپ کا جاہ و جلال محبت و اخلاص سے بنا ہوا تھا۔ آپ نے علماء و مشائخ کے مابین اتحاد و اخوت کو اپنا مشن بنایا، اور معاشرے میں دینی توازن و فکری اعتدال کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ آپ کے شاگرد، مرید اور عقیدت مند آج بھی اس فیضانِ قیادت کے امین ہیں، جو اخلاص، تحمل، حلم اور ایثار کی بنیاد پر استوار ہے۔ آپ نے خدمتِ دین کو شہرت کے لیے نہیں، بلکہ امت کی اصلاح اور رب کی رضا کے لیے اپنا شعار بنایا۔

حضرت کی شخصیت میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں تھی، وہ اخلاقِ نبوی ﷺ کی جھلک تھی۔ آپ نرم خو، بردبار، اور صبر و قناعت کے پیکر تھے۔ کبھی کسی کے عیب پر نگاہ نہ ڈالی، کبھی کسی کے زخم پر نمک نہ چھڑکا۔ جو آپ کے قریب آتا، اپنی اصلاح کے ساتھ واپس لوٹتا۔ آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ دلوں میں اتر جاتے، کیونکہ وہ دل کی گہرائیوں سے نکلتے تھے۔ آپ کی زندگی قرآنِ مجید کے اس فرمانِ مبارک کی عملی تفسیر تھی: ”وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ“ اگرچہ حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ اس ظاہری دنیا سے پردہ فرما گئے، مگر آپ کا فیضان آج بھی جاری و ساری ہے۔ آپ کے مرید، شاگرد، معتقدین اور چاہنے والے آج بھی آپ کی یاد سے اپنی روح کو تروتازہ کرتے ہیں۔ آپ کی تعلیمات ایک مشعلِ راہ ہیں جو نسلِ نو کو بتاتی ہیں کہ دین صرف مسجد کی چہار دیواری میں نہیں، بلکہ کردار، خدمت، محبت، اور امن میں جلوہ گر ہے۔

حضرتِ خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ محض ایک شخص کی داستان نہیں، بلکہ ایک عہدِ ایمان و عرفان کی روداد ہے۔ آپ نے بتایا کہ علم اگر تقویٰ سے جُڑ جائے تو نور بن جاتا ہے، اور عشق اگر شریعت میں ڈھل جائے تو حقیقت کا دریا بہا دیتا ہے۔ ایسے مردانِ حق کے وجود سے زمین کو برکت، وقت کو معنی، اور انسان کو مقصد ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، آپ کے مزارِ انور کو مرکزِ انوار بنائے، اور ہمیں بھی آپ کے فیضانِ علم و عرفان سے حصہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

عقیدت کیش۔ قاری نثار احمد نظامی
پرنسپل دارالعلوم قطبیہ اہل سنت روشن العلوم امرڈوبھا سنت کبیر نگر

خصوصی پیش کش: نیپال اردو ٹائمز

حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ سیرتِ مصطفی ﷺ کے آئینے میں

بلال احمد بلالی نظامی علیمی

اللہ ربّ العزت نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جو مقدس ترین چراغ روشن فرمایا، وہ نبیِ آخرالزماں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک ایسا بحرِ ناپیدا کنار ہے جس کی گہرائیوں سے ہر دور کے علماء، صلحاء، اور عشاقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اپنے ظرف کے مطابق روشنی حاصل کرتے آئے ہیں۔ ہر وہ شخصیت جو سیرتِ نبوی ﷺ کے رنگ میں رنگی جائے، دراصل اسی نورِ محمدی ﷺ کی جھلک ہے۔

انہی منور نفوسِ قدسیہ میں سے ایک درخشاں ستارہ حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ ہیں جن کی زندگی علم و عمل، گفتار و کردار، اور اخلاص و ایثار کا ایسا حسین امتزاج ہے جو سیرتِ مصطفی ﷺ کی جیتی جاگتی تفسیر نظر آتا ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ تمام جہات سے کامل ہے۔

قرآنِ مجید نے فرمایا:
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
"یقیناً تمہارے لیے رسولِ اللہ میں بہترین نمونہ موجود ہے۔" (الأحزاب: 21)

آپ ﷺ کی سیرت کا ہر پہلو عبادت، اخلاق، دعوت، قیادت، اور معاشرت انسانیت کے لیے ایک ابدی ضابطہ ہے۔ یہی سیرت اُن تمام اہلِ دل کا سرمایۂ حیات ہے جنہوں نے اپنے قول و عمل سے امت کو سنتِ نبوی ﷺ کی طرف متوجہ کیا۔

خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کا لقب ہی ان کے علمی مقام کی ترجمانی کرتا ہے۔ اُن کی خطابت صرف زورِ بیان نہیں، بلکہ علم و حکمت کا دریا ہے۔ جس طرح نبیِ کریم ﷺ نے اپنے خطبات میں ایمان، اخلاق، عدل اور بندگی کے جامع اصول بیان فرمائے، ویسے ہی حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ نے اپنے مواعظ و بیانات میں علم و عرفان کے جواہر بکھیرے

اُن کے خطبات میں قرآن کی روشنی، حدیث کی خوشبو، اور سلفِ صالحین کے افکار کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ وہ محض مقرر نہیں، بلکہ دین کے ترجمان تھے جن کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ دلوں میں اترتے اور روحوں کو جھنجھوڑ دیتے

رسولِ اکرم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ کے بارے میں حضرت (صحیح مسلم) یہی قرآنی اخلاق حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کی زندگی میں نمایاں نظر آتا ہے۔ اُن کی گفتگو میں نرمی، رویّے میں حلم، اور تعلقات میں شفقت پائی جاتی تھی۔ اُنہوں نے کبھی کسی پر طنز نہیں کیا، بلکہ محبت سے اصلاح کی اُن کے لبوں پر ہمیشہ تبسم رہتا، جو حضور ﷺ کے سنتی انداز کی یاد دلاتا ہے۔ وہ اہلِ علم کے لیے عزت، عوام کے لیے شفقت، اور مخالف کے لیے بھی ادب کا پہلو رکھتے گویا اُن کی ہر ادا میں "خُلقِ محمدی" کی جھلک دیکھی جاسکتی تھی

نبیِ رحمت ﷺ کی دعوت کا بنیادی اسلوب حکمت، موعظۂ حسنہ، اور حسنِ اخلاق پر قائم تھا
اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ
"آپ ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔" (النحل: 125)

حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ نے اسی اسلوب کو اپنی دعوت کا محور بنایا۔ اُن کے خطبات میں نہ شدت تھی، نہ تعصب، بلکہ محبت، توازن، اور فہمِ دین کی روشنی تھی۔ اُنہوں نے منبر و محراب سے امت کو ایک ہونے، سنت کو اپنانے، اور رسولِ کریم ﷺ کی محبت کو اپنی زندگی کا مرکز بنانے کی دعوت دی۔

اُن کے خطبات میں زبان کی چاشنی، دل کی سچائی، اور علم کی گہرائی یکجا ہوتی یہی وجہ ہے کہ سامع صرف سنتا نہیں، بلکہ بدل جاتا تھا۔

سیرتِ مصطفی ﷺ کا سب سے روشن پہلو عشق ہے، اور حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کے وجود کا سب سے نمایاں رنگ بھی یہی تھا۔ اُن کی مجالس میں جب ذکرِ مصطفی ﷺ ہوتا، فضا معطر ہو جاتی۔ اُن کے الفاظ میں وہ لرزش ہوتی جو عاشقِ صادق کے دل سے نکلتی ہے۔

وہ عشقِ رسول ﷺ کو محض نعرے یا جذباتی کیفیت نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اسے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول ﷺ کا نام دیتے تھے۔ اُن کے نزدیک محبتِ رسول ﷺ کا حقیقی مفہوم یہ تھا کہ انسان اپنی خواہش کو شریعت کے تابع کر دے۔ یہی وہ جذبہ تھا جو اُن کی خطابت کو تاثیر بخشتا، اور اُن کے سننے والے حضور ﷺ کی محبت میں سرشار ہو جاتے۔ نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا:
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ
"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" (بخاری)

حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ نے اپنے علم کو عمل کے زیور سے آراستہ کیا۔ وہ صرف بولنے والے نہیں، بلکہ کردار کے مبلغ تھے۔ اُن کی زندگی کا ہر گوشہ دعوت، تعلیم، اور اصلاح سے معمور تھا۔ اُنہوں نے نوجوان نسل کو دین سے جوڑنے، مساجد کو علم و کردار کے مراکز بنانے، اور سیرتِ مصطفی ﷺ کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کی دعوت دی۔ حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کی مجلس میں بیٹھنا گویا سیرت کا زندہ درس سننے کے مترادف تھا۔ اُن کے اندازِ بیان میں نہ صرف علم کی گہرائی بلکہ روحانیت کی روشنی ہوتی۔ وہ سامع کے دل کو پہلے نرم کرتے، پھر اس میں عشقِ رسول ﷺ کا بیج بوتے، اور آخر میں عمل کی دعوت دیتے۔

یہی نبوی طرزِ دعوت ہے جو محض الفاظ نہیں، بلکہ دلوں کا انقلاب ہوتا ہے۔ آج جب امت فکری انتشار اور اخلاقی زوال کا شکار ہے، حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کا پیغام ازحد اہمیت رکھتا ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ نجات کا راستہ نہ مغرب کی تقلید میں ہے، نہ مادیت کی دوڑ میں، بلکہ صرف اور صرف سیرتِ مصطفی ﷺ کی پیروی میں ہے۔

اُن کی زندگی ایک صدا ہے کہ:
اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے دلوں کو سکون ملے، تمہارے گھروں میں رحمت نازل ہو، اور تمہارے اعمال میں برکت آئے تو اپنے محبوب ﷺ کی سنت کو زندہ کرو۔

یوں حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ کی پوری حیات سیرتِ مصطفی ﷺ کی تفسیر و تشریح ہے۔ اُنہوں نے علم میں روشنی، عمل میں اخلاص، اخلاق میں نرمی، اور دعوت میں محبت کا وہ امتزاج پیش کیا جو ہر دور کے داعی کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

ان کی ذات ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ: سیرت کو پڑھنا کافی نہیں، اسے جینا بھی ضروری ہے

اور سچ یہی ہے کہ حضور خطیبُ البراہین علیہ الرحمہ نے سیرتِ مصطفی ﷺ کو اپنی زندگی میں اس طرح مجسم کیا کہ اُنہیں دیکھ کر لوگ حضور ﷺ کے اخلاق و کردار کی جھلک محسوس کرتے تھے۔

خلاصۂ کلام

وہ خطیب نہیں، ترجمانِ رسالت تھے، وہ واعظ نہیں، سیرت کے آئینے میں حقیقت تھے ان کی ہر بات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جھلکتا، ان کا ہر قدم سنت کی گواہی دیتا تھا

بلال احمد بلالی نظامی علیمی مہراجگنجوی
مقیم سعودی عرب بیشادمام

نیپال اردو ٹائمز کی عظیم اشاعتی پیش کش پر مبارکباد

خطیب البراہین نمبر کی عظیم الشان اشاعت پر نیپال اردو ٹائمز کے ایڈیٹر مولانا عبد لجبار علیمی نظامی اور ان کے اربابِ فکر و قلم بجا طور پر مبارکباد کے مستحق

تبصرہ نگار: قاری اخلاق احمد نظامی
پرنسپل مدرسہ انوار العلوم گولا بازار گور کھپور
9935410277

ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز کی یہ روح پرور، ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والی ادبی و روحانی پیش کش کہ جس کے تحت حضرتِ خطیب البراہین، عالم باعمل، محدّثِ بستوی، صوفیِ باصفا، ولیِ کامل حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین مصباحی نور اللہ مرقدہ کی تابندہ سیرت اور جمیل تعلیمات پر ”ایسے تھے ہمارے پیر“ کے عنوان سے خصوصی شمارہ ترتیب دیا گیا ہے، بلاشبہ ایک کارنامۂ عظیم، صداقت و اخلاص کا آئینہ، اور عشق و عقیدت کے نخلستان میں کھلنے والا خوشبودار گلاب ہے۔

یہ شمارہ نہ صرف محبتِ اولیاء کی عطر بیز فضا بکھیر رہا ہے، بلکہ اردو زبان و ادب کے گلزار میں تازگی، روحانیت اور عقیدت کی نئی بہار لے کر آیا ہے۔ اس میں قلم نے عقیدت کے آنسوؤں سے الفاظ کے چراغ جلائے ہیں، جن کی روشنی میں قلوب کو تسکین، ارواح کو قرار، اور آنکھوں کو حلاوت نصیب ہوتی ہے۔

حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی ذات ایک ہمہ جہت شخصیت کی حامل تھی۔ آپ کے علم میں وسعت، کردار میں استقامت، اور سیرت میں وہ چمک تھی جو دلوں کو منور کرتی اور راہوں کو روشن بناتی تھی۔ آپ نے درس و تدریس، تبلیغ و اصلاح، اور تصوف و طریقت کے میدان میں جو نقوش چھوڑے، وہ آج بھی ایک قافلۂ مومنین کے لیے چراغِ راہ ہیں۔

اردو ٹائمز آف نیپال کے ایڈیٹر محترم معروف صحافی مولانا عبد لجبار علیمی اور ادارۂ نیپال اردو ٹائمز کے اربابِ فکر و قلم اس عظیم الشان خدمت کے بجا طور پر مستحقِ مبارک باد ہیں کہ انہوں نے اپنے روحانی پیشوا کے فیضانِ علم و عرفان کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ عشق و وفا کے رنگ میں ڈھال کر نسلِ نو کے سامنے پیش کیا۔ یہ کام محض ادبی خدمت نہیں، بلکہ ایک روحانی احیاء ہے، جو اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ آج بھی اہلِ دل کے قلم میں تاثیر ہے اور اہلِ محبت کے دلوں میں سوز و درد زندہ ہے۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ شمارہ صرف صفحات کا مجموعہ نہیں بلکہ خلوص و محبت کا ایک روحانی گلدستہ ہے، جس کی ہر تحریر میں عقیدت کی خوشبو، عرفان کا رس، اور فیضانِ نظامی کی کرنیں رقصاں ہیں۔

یہ وہ تحریری چراغ ہیں جن سے ایمان کی روشنی پھوٹتی ہے، جن کے مطالعے سے دلوں میں محبتِ اولیاء کی لو تیز ہوتی ہے، اور جن سے قاری کو اپنی روح کے اندر ایک لطیف ارتعاش محسوس ہوتا ہے۔ اولیاء کرام کا ذکر دراصل ذکرِ الٰہی کی ایک صورت ہے۔ ان کا تذکرہ ہمیں اپنی اصل، اپنے مقصد اور اپنے رب کی یاد دلاتا ہے۔

یہی تذکرے قوموں کے اخلاقی و روحانی زوال کے اندھیروں میں روشنی کے مینار بنتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ خصوصی شمارہ نہ صرف عرسِ نظامی کے بابرکت موقع پر ایک حسین نذرانۂ عقیدت ہے بلکہ نئی نسل کی فکری و روحانی تربیت کے لیے ایک تابناک رہنما دستاویز ہے۔

ایسے وقت میں جب دنیا کی نگاہیں مادّیت، خود غرضی اور شہرت کے خمار میں محو ہیں، نیپال اردو ٹائمز کا یہ قدم یقیناً ایک روحانی بیداری کی صدا ہے ایک ایسی صدا جو دلوں کو جھنجھوڑتی ہے، روحوں کو جگاتی ہے، اور یاد دلاتی ہے کہ علم و عشق کے وارث اب بھی موجود ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ادارۂ نیپال اردو ٹائمز کو مزید استقامت، اخلاص اور بلندی عطا فرمائے، اس کے ایڈیٹر محترم کو علم و عرفان کے چراغ ہمیشہ روشن رکھنے کی توفیق دے، اور ان کے قلم کو اسی طرح اولیاء کرام کی سیرتِ طیبہ اور محبتِ مصطفیٰ ﷺ کے ابلاغ کا وسیلہ بنائے۔ یہ نیک کاوش دراصل اس امر کی واضح علامت ہے کہ آج بھی قلم زندہ ہے، احساس زندہ ہے، ایمان کی حرارت باقی ہے، اور عشقِ اولیاء کی شمعیں فروزاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نور کو قائم و دائم رکھے، ہم سب کو اپنے بزرگوں کے فیضانِ نظر سے بہرہ ور فرمائے،

مدرسہ انوار العلوم گولا بازار گور کھپور
وسابق پردھان مقام پوسٹ گلرہا مہنداول
ضلع سنت کبیر نگر
9935410277

علما فاؤنڈیشن نیپال کی جانب سے تمام عالم اسلام کو عرس نظامی مبارک ہو

علماء فاؤنڈیشن نیپال کی جانب سے تاج الاصفیاء محی السنۃ مرشد برحق حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ کے عرس مقدس کے مبارک و مسعود موقع پر جملہ نظامی برادران کو مبارکباد پیش کرتا ہے، علما فاؤنڈیشن نیپال ایک ملی و فلاحی تنظیم ہے جو ملک نیپال میں رفاہی و فلاحی کارنامے انجام دے رہا ہے حال ہی میں علماء فاؤنڈیشن نیپال کے مرکزی خازن ادیب شہیر سیاح یورپ و ایشیا حضرت علامہ نور محمد خالد مصباحی حفظہ اللہ کی جانب سے پورے ضلع کپلوستو کے مدارس میں پانی کی جہاں کہیں بھی پریشانی تھی وہاں پانی کا انتظام بشکل ہینڈ پمپ کیا گیا اور ان شاء اللہ کیا جائے گا اس طرح سے علماء فاؤنڈیشن اپنی سرگرمیوں سے پورے ملک میں متعارف ہے، فاؤنڈیشن کے اراکین اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ ضرورت مندوں کی ضرورت حسب استطاعت پوری کرتے نظر آتے ہیں اللہ کریم علماء فاؤنڈیشن نیپال کو منزل مقصود تک پہونچائے

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

خطیب البراہین کی فقہی بصیرت

مولانا غلام سید علی علیمی نظامی: استاذ-دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

انسان کی حقیقت کیا ہے؟اس کا خالق ومالک کون ہے؟ یہ دونوں سوالات جتنے اہم ہیں اس سے کہیں زیادہ مشکل،ایں وآں سے لے کر سقراط وبقراط اور ارسطو جیسے دماغوں میں بھی یہ سوال ابھرتے رہے ہیں،سب اپنے ظرف یا مطلب کے موافق اس کا جواب تلاش کرنے کی کوشش بھی کرتے رہے ، مگر اسے ان دماغوں کی بد نصیبی ہی کہا جا سکتا ہے کہ آج بھی انسان اپنی حقیقت کی تلاش میں سر گرداں ہے۔
کسی نے انسان کو حیوان ناطق کہا تو کسی نے عالم اصغر،اور کسی نے تو اس کو بالکل نے حقیقت کہہ دیا... مٹھی بھر ہڈی اور بس...ایک صاحب نے کہا ہے۔

اک مشت استخواں پر نہ اتنا غرور کر
قبریں بھری پڑی ہیں عظام رمیم سے

ہو سکتا ہے کہ یہ تمام باتیں اپنی اپنی جگہ پر درست بھی ہوں مگر ہمیں تو اس حقیقت پر یقین ہے کہ جو رب شناسی کے سرمایہ گراں مایہ سے ہم کنار ہو جائے تو وہ خود شناسی کا مرحلہ بھی طے ہی کر لیتا ہے،رب شناسی کا راستہ خود رب تعالیٰ نے واضح انداز میں بیان کر دیا ہے۔فرمان خداوندی ہے:وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ۔[العنکبوت ۶۹]اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔(کنزالایمان)
تفسیر خزائن العرفان میں صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت رقم فرماتے ہیں کہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے ۔ حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے ۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انہیں ہم عمل کی راہ دیں گے ۔ حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامتِ سنّت میں کوشش کریں گے ہم انہیں جنّت کی راہ دکھادیں گے۔
انسانوں کی بھیڑ بھاڑ والی اس دنیا میں ایسے لوگوں موجود رہے ہیں،اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہوتی ہے،جن لوگوں نے قرآن پاک کے ذریعہ بتائے گئے طریقہ پر چل کر حق کی تلاش کر لی ہے،ان لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے بہت دور رہتے ہیں،ان کے نزدیک دنیا کی حیثیت تنکا بھر سے زیادہ نہیں ہوتی،دنیا کی آسائشیں ان کے قدموں میں دوڑ دوڑ کر آتی ہیں مگر کیا مجال کہ اللہ والے اس پر ایک نگاہ غلط انداز بھی ڈال لیں۔۔۔ان کا ظاہر باطن یکساں،ان کی خلوت وجلوت برابر،دل کے صاف،زبان کے پکے،کردار کے دھنی،قلند صفت،صائم النہار،شب زندہ دار،خشیت الٰہی،خلوص وللہیت اور آہ وگریہ زاری ان قدسی صفات کا شیوہ ہوتا ہے،حیات ظاہری میں لوگوں کے دل ان کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور بعد وفات بھی ایک جہاں اکتساب فیوض وبرکات کے لیے دوڑا چلا آتا ہے۔
رب تعالیٰ ان نفوس قدسیہ کو اس طرح نواز دیتا ہے کہ وہ افق عالم پر آفتاب وماہتاب بن کر چمکتے ہیں،اپنے اپنے میدان میں یکتاویگانہ نظر آتے ہیں،کچھ تو ایسے ہوتے ہیں کہ فضل الٰہی کا بارانِ بے حساب ان کے اوپر اتنا ٹوٹ کر برستا ہے کہ ہر ہر زاویہ سے طاق ہو جاتے ہیں،اہل نظر قدرت الٰہی کا اعتراف کرتے ہوئے چیخ اٹھتے ہیں:لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد(اللہ کی قدرت سے یہ بات بعید نہیں ہے کہ پورے جہان کو فرد واحد میں جمع کردے)
ماضی قریب میں انھیں عارفین حق میں پیر طریقت،خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ (وفات یکم جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ء) کی ذات ستودہ صفات گزری ہے،حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ بلا شبہہ ان لوگوں میں سے جنھوں نے کئی وجہوں سے دنیا کو متاثر کیا،آپ کے اندر وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک عارف باللہ کے اندر موجود ہوتی ہیں،علاوہ ازیں آپ علم و فضل کے میدان میں بھی یکتاے روزگار تھے،علوم نقلیہ وعقلیہ میں دستگاہ کامل رکھتے تھے،بالخصوص حدیث، تفسیر، فقہ اور فضائل و سیر میں آپ کی خاص دلچسپی تھی جیسا کہ آپ نے ایک انٹرویو میں اس کا اظہار فرمایا ہے،فرماتے ہیں کہ:
”یوں تو درس نظامیہ کے جملہ فنون پڑھنے اور پڑھانے کا شوق شروع ہی سے تھا، لیکن تفسیر،حدیث،فقہ اور فضائل وسیر سے میری دلچسپی زیادہ تھی“۔(محدث بستوی نمبر،سہ ماہی نوری نکات بستی ص۲۲) علم حدیث و تفسیر میں آپ کی وسعت نظر کا اندازہ کرنے کے لیے آپ کے خطبات کا مجموعہ بنام ”خطبات خطیب البراہین“ ہی کافی ہے،اس کے علاوہ آپ کی حدیث دانی پر محب گرامی حضرت مولانا کمال احمد علیمی استاذ دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی نے ایک مبسوط مقالہ تحریر کیا ہے۔یہاں آپ کی فقہی بصیرت پر کچھ کہنے کی جسارت کی جارہی ہے اس اعتراف کے ساتھ کہ جو کچھ بھی بیان ہوگا،حضرت کی عبقری شخصیت اس سے سوا ہے،کیوں کہ جس کے علم و فضل کے اعتراف میں حضرت بحر العلوم علیہ الرحمہ جیسی قدآور علمی شخصیت ”چلتی پھرتی لائبریری“ کہتی ہوئی نظر آئے، مجھ جیسا مبتدی ان کے علمی مقام کو کیوں کر متعین کرسکتا ہے۔

اختلاف فقہاپر نظراوران کے مابین تطبیق:

فقہی گیرائی کا اندازہ کسی مسئلہ میں فقہا کے مابین پائے جانے والے اختلافات اور پھر ان سب کے درمیان تطبیق پر آگہی سے لگایا جاسکتا ہے، حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی تصنیفات اور افادات دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی نظران دونوں باتوں پر بڑی ہی وسیع تھی چنانچہ آپ نے ایک جگہ حاشیہ در مختار کے حوالہ سے روزہ کی تعریف میں فقہا کے اختلاف کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:
روزہ مطلقاً امساک یعنی باز رہنے کو کہتے ہیں اور عرف شرع میں اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں مثلاً ائمہ حنفیہ فرماتے ہیں کہ امساک مخصوص یعنی مفطرات ثلثہ، کھانے ،پینے اور جماع سے صفت مخصوصہ کے ساتھ باز رہنے کا نام روزہ ہے، ائمہ شافعیہ فرماتے ہیں کہ علی وجہ المخصوص مفطرات سے باز رہنے کا نام روزہ۔مالکیہ فرماتے ہیں کہ نیت کے ساتھ پیٹ اور فرج کی شہوتوں سے پورے دن باز رہنے کا نام روزہ ہے اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ اشیاء مخصوصہ سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔اس اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ نے اس کے درمیان ایسی جامع تطبیق دی کہ آپ کی فقہی بصیرت پر طبیعت مچل جاتی ہے،رقم فرماتے ہیں:”ان سب کا مفاد یہ ہے کہ مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے ،پینے اور جماع سے باز رکھنے کا نام روزہ ہے اور عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔“(برکاتِ روزہ ص۲۷) رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے عاشورا کا روزہ فرض تھا یا مستحب؟اس میں بھی فقہاے کرام کا اختلاف ہے،اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں: ”رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورا کا روزہ فرض تھا یا مستحب۔اس کے بارے میں فقہاے کرام کے درمیان اختلاف ہے۔شارح مسلم علامہ نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:واختلف العلما ھل کا ن صوم عاشوراء واجباً قبل ایجاب رمضان ام کا ن الامر بہ ندبا ، وجھان لاصحاب الشافعی،اظھر ھما لم)یکن حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (شرح مسلم ص۳۰)
اور علمانے اختلاف کیا، کیا عاشورا کا روزہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے واجب تھا یا مستحب؟اس میں اصحابِ شافعی کے دو قول ہیں اور ان دونوں میں مشہور قول فرض ہونے کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ واجب تھا اور یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے (یعنی رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورا کا روزہ واجب تھا)اس کے بعد فیصلہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: لیکن رمضان شریف کے روزے فرض ہونے بعد کسی کے نزدیک بھی عاشورا کا روزہ فرض نہیں رہا،اب سب کے نزدیک سنت ہے،جیساکہ شارح مسلم علامہ نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:
اتفق العلما علی ان صوم یوم عاشوراء الیوم سنۃلیس بواجب۔ (شرح صحیح مسلم شریف ص۳۵۷)
علمانے عاشورا کے دن کے روزے پر اتفاق کیا کہ اب وہ سنت ہے واجب نہیں ہے۔
صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ نے نفل روزوں کی دو قسمیں بیان فرماتے ہوئے عاشوراء کے دن کے روزے کو نفل مسنون سے شمار فرمایا۔بہارِ شریعت میں ہے: نفل دو ہیں:۔ نفل مسنون اور نفل مستحب جیسے عاشورا یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی۔(بہار شریعت حصہ ۵ ص۹۹) (برکات روزہ ص۹۱)

تائید فقہ حنفی: حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ فقہ حنفی کی تائید بڑے ہی دل پذیر پیراے میں کرتے ہیں چنانچہ تراویح کی رکعتوں کی تعیین میں فقہاے کرام باہم مختلف ہیں ، علامہ عینی فرماتے ہیں:”قد اختلف العلما فی العدد المستحب فی قیام رمضان علیٰ اقوال کثیرۃ فقیل احد و اربعون و قیل ثمان و ثلاثون و قیل ست و ثلاثون و قیل اربع و ثلاثین و قیل ثمان و عشرون و قیل اربع و عشرون و قیل عشرون و قیل ثلاث عشرۃ وقیل احد عشرۃ رکعۃ“(عمدۃ القاری ملخصاً ۹۔۲۰۱ مطبع مصطفی البابی الحلبی مصر)
علماے کرام نے تراویح کی رکعتوں کی مستحب تعداد کے بارے میں اختلاف کیا ہے،اس سلسلے میں بہت سارے اقوال وارد ہوئے ہیں ، چنانچہ ایک قول کے مطابق نماز تراویح میں اکتالیس ایک قول کے مطابق اڑتیس ایک کے مطابق چھتیس ایک کے مطابق چونتیس ایک کے مطابق اٹھائیس ایک کے مطابق چوبیس ایک کے مطابق بیس ایک کے مطابق تیرہ اور ایک قول کے مطابق گیارہ رکعتیں ہیں۔
احناف کا مذہب یہ ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے،حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ مذہب احناف کی تائید میں بدائع صنائع کی عبارت پیش فرماتے ہیں ، جس کا ترجمہ آپ ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں:
تراویح کی مقدار دس سلاموں ، پانچ ترویحوں کے ساتھ بیس رکعت ہے اور ہر دو سلام کے بعد بیٹھنے کو ترویحہ کہتے ہیں ،یہی عامہ علما کا قول ہے، امام مالک کا ایک قول ہے کہ چھتیس (۳۶) رکعت ہے اور ایک قول یہ کہ چھبیس (۲۶) رکعت ہے،البتہ صحیح عامہ علما کا قول ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اکٹھا کیا، چنانچہ وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور صحابہ کرام میں سے کسی نے انکار نہ کیا۔(بدائع صنائع ج ۱ ص ۲۸۸)
اس کے بعد فرماتے ہیں : علامہ کاسانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت پر صحابہ کرام کا اجماع ہو چکا ہے۔ عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم صفحہ ۳۵۵ پر ہے: قال ابن عبد البر و ھو قول جمھور العلما و بہ قال الکوفیونو الشافعی و اکثر الفقھاء و ھو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابۃ۔ علامہ ابن البر نے فرمایا کہ (بیس رکعت) جمہور علما کا قول ہے علماے کوفہ ،امام شافعی اور اکثر فقہا یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے اور ابی بن کعب سے منقول ہے اور اس میں صحابہ کرام کا اختلاف نہیں ہے۔ مرقات میں ہے:
اجمع الصحابۃ علیٰ ان التراویح عشرون رکعۃ۔ (ج ۲ ص ۱۷۵) صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے۔
شامی میں ہے:ھی عشرون رکعۃ ھو قول الجمھور و علیہ عمل الناس شرقاً و غرباً ۔(جلد دوم صفحہ ۴۹۵)تراویح بیس رکعت ہے ،یہی جمہور علما کا قول ہے اور شرق و غرب میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے۔(برکات روزہ ص ۱۰۵)
حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ نہ صرف یہ کہ مسئلہ کا حل حنفی فقہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر اپنے دعوی کی دلیل چاروں فقہی مذاہب سے فراہم کرتے ہیں، چنانچہ داڑھی منڈانے کی حرمت سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:
ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ ،امام شافعی ،امام مالک اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا متفقہ قول ہے کہ داڑھی منڈایا حرام ہے ،کسی نے بھی داڑھی منڈانے کی ذرہ برابر گنجائش نہیں رکھی ہے۔(داڑھی کی اہمیت ص ۲۳)
اس کے بعد ہر ایک مسلک فقہ کی معتمد کتابوں سے اس دعوی کو ثابت کیا ہے، چنانچہ فقہ حنفی کے لیے در مختار اور کتاب الاثار سے، فقہ حنبلی کے لیے الفقہ علی المذاہب الاربعۃ سے، فقہ شافعی کے لیے شرح الحباب سے، فقہ مالکیہ کے لیے الابداع فی مضار الابتداع سے عبارتیں نقل کیں۔(ملاحظہ ہو داڑھی کی اہمیت ص ۲۵)

معتمد فقہی کتابوں سے کثرت حوالہ:

اس باب میں حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ اپنی مثال آپ ہیں، آپ کی تصانیف میں حوالوں کی کثرت کو دیکھتے ہوئے استاذ گرامی حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی صاحب قبلہ رقم طراز ہیں:
(آپ کی تصانیف میں)حوالوں کی اس قدر بھرمار ہے کہ اگر حوالوں کے درمیان سے ان کی مختصر دل پذیر شرح اور سادہ جامع تبصرہ نکال دیجئے تو بس حوالے ہی حوالے ہیں ، اصل عربی عبارات کے ساتھ ان کے اردو ترجمے بھی ہیں۔اس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ حضرت صوفی صاحب قبلہ کا یہ نظریہ ہے کہ قرآن و حدیث اور بزرگوں کی باتوں میں جو تاثیر ہوتی ہے وہ ایک داعی و خطیب کی اپنی باتوں میں نہیں ہوتی۔(سہ ماہی نوری نکات ، محدث بستوی نمبر ص ۳۸)
آپ کی تصانیف میں جہاں جہاں فقہی مسائل کا ذکر ہوا ہے آپ نے اس کو معتمد کتب فقہ کے حوالوں سے مزین کیا ہے،اس سے آپ کی علم فقہ میں دقت نظر کے علاوہ استحضار علمی کا پتہ چلتا ہے،اس ضمن میں دو ایک مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔
آپ نے داڑھی کی اہمیت کے زیر عنوان ایک مختصر مگر جامع رسالہ تصنیف فرمایا، اصل رسالہ کے کل صفحات ۲۳ ہیں ،اس رسالہ میں مندرجہ ذیل فقہی حوالے موجود ہیں : بالجملہ !ان تمام شواہد کے پیش نظر ،یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ نہ صرف یہ کہ ایک عظیم مفسر ، محدث ، خطیب ، مدرس اور مرشد برحق تھے بلکہ ایک ماہر فن فقیہ بھی تھے۔

خطیب البراہین اور احیاے سنت

رضوان دانش مصباحی
نظامی منزل قصبہ مہنداول

حضور خطیب البراہین حضرت صوفی نظام الدین رحمہ اللہ کی ذات گرامی شاہ راہ حیات کے ہر نشیب و فراز میں شریعت مطہرہ کی پابندی کرنے اور اپنے شب و روز کے معاملات میں سنت رسول کی پیروی کو حرز جان بنانے والی تھی، صرف یہی نہیں کہ آپ نے زندگی میں اتباع سنت کو برتا بلکہ بہت سی مردہ ہو چکی سنتوں کو آپ نے زندہ کیا۔
حدیث شریف میں ہے ”جس نے میری سنتوں میں سے کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مردہ ہو چکی تھی تو اس کے لیے عمل کرنے والوں کے برابر اجر ہے اور عمل کرنے والوں کے اجر سے کچھ بھی کم نہ ہوگا“ (مشکاۃ شریف)
اس حدیث شریف کی روشنی میں حضور خطیب البراہین قدس سرہ نے مردہ سنتوں کو رواج دینے اور ان کو اپنے معمولات زندگی میں برتنے کے لیے عوام اہل سنت کو تحریر و تقریر اور قول و فعل کے ذریعے ترغیب دیتے تھے، بلکہ کبھی کبھی شدت سے تاکید بھی فرماتے تھے، اسی بنیاد پر آپ کو محی السنہ جیسے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس سلسلے میں چند باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ دور حاضر میں دانتوں کی صفائی و ستھرائی کے لیے مختلف قسم کے منجن بازاروں میں بکتے ہیں اور عوام الناس ہی نہیں بلکہ خواص بھی اس کا استعمال کرتے ہیں اور یہ اس قدر رواج پا چکا ہے کہ مسواک جیسی عظیم سنت متروک ہو چکی ہے، لیکن میں نے آپ کو دارالعلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا میں اپنے دور طالب علمی میں ہر وقت یہاں تک کہ مرض و صحت کی حالت میں بھی مسواک جیسی محبوب اور اہم ترین سنت کو ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اگر دانتوں میں تکلیف بھی ہو جاتی تو اہل ارادت منجن خرید کرلاتے اور خدمت میں پیش کرتے تو آپ ان کی دل جوئی کرتے ہوئے قبول فرما لیتے لیکن اسے استعمال نہیں فرماتے یہ تھا آپ کا سنتوں پر عمل کا جذبہ، صرف یہی نہیں بلکہ دوسروں کو مسواک کرنے کی تاکید فرماتے چنانچہ آپ کا ایک رسالہ

بنام ”برکات مسواک“ بھی ہے جس میں آپ نے مسواک کے فوائد سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔ آج کل عام طور پر خانگی ماحول میں لوگ دستر خوان بچھا کر کھانا کھانے کا اہتمام نہیں کرتے جیسے بھی بن پڑتا ہے کھانا کھا لیتے ہیں کسی معزز مہمان کی آمد پر اگر دستر خوان بچھایا بھی جاتا ہے تو اس میں سنت کے طریقے کا اہتمام نہیں کرتے اس طرح سے سنت پر عمل کا ثواب اور اخروی فائدہ نہیں مل پاتا، اس طرح سے یہ سنت بھی متروک ہو چکی ہے لیکن حضور خطیب البراہین نے ہمیشہ اس مردہ سنت کو اپنے قول و فعل اور عمل سے زندہ رکھنے کی کوشش فرمائی، آپ ہمیشہ سرخ رنگ کے کپڑے کا دستر خوان بچھا کر کھانا تناول فرماتے۔ آپ نے اس سنت پر صرف عمل ہی نہیں کیا بلکہ دوسروں کو اس سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے تھے، آپ کے احیائے سنت اور عمل بالسنہ کی تعلیمات کا یہ ثمرہ ہے کہ نظامی برادران کے گھروں میں سرخ رنگ کے کپڑے کا دستر خوان بچھایا جاتا ہے اسی طرح کھانا شروع کرنے سے پہلے اور بعد میں نمک کا استعمال متروک ہو چکا تھا آپ اپنی حیات میں اس سنت پر عمل پیرا رہے اور عوام اہل سنت کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے رہے، چنانچہ آج بھی بہت سے لوگ اس سنت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں حضور خطیب البراہین قدس سرہ نے مردہ سنتوں کو زندہ کرنے اور اس کو رواج دینے میں اپنی تحریر و تقریر اور قول و عمل سے جو سعی بلیغ فرمائی ہے یقیناً وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ یہ کچھ باتیں بطور نمونہ قارئین کی خدمت میں پیش کی گئیں جس سے آپ حضور خطیب البراہین قدس سرہ کے عامل بالسنہ اور محی السنہ ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ تفسیر ہر دو گیتی جز حرف ایں دو نیست
با دوستاں مروت با دشمناں مدارا۔

خصوصی پیشکش: نیپال اردو ٹائمز

شہ دیں کی عنایت ہیں نظام الدین برکاتی
ہمارے دل کی راحت ہیں نظام الدین برکاتی

جو بھٹکے ہیں شہنشاہ مدینہ کی شریعت سے
انہیں دیتے ہدایت ہیں نظام الدین برکاتی

درخشندہ زمانہ ہے ضیائے علم سے جن کی
وہ مہر علم و حکمت ہیں نظام الدین برکاتی

کئی برسوں جنہوں نے آسماں کا رخ نہیں دیکھا
وہی تو باکرامت ہیں نظام الدین برکاتی

کہیں 'اگیا' کے سب پیر و جواں بچے محبت سے
ہماری شان و عزت ہیں نظام الدین برکاتی

میں ان کے در پہ دامن اپنا پھیلاؤں نہ کیوں 'عالم'
مری ہر اک ضرورت ہیں نظام الدین برکاتی

از
محمد عالم تنویری: بستوی یوپی الہند

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

اداریہ

ایسے تھے ہمارے پیر

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔

اپنے اسلاف کو یاد کرنا ہمارے لیے اکسیر حیات کی حیثیت رکھتا ہے، یقیناً انھوں نے ہمیں احکام خداوندی اور نبی پاک ﷺ کی سیرت کی روشنی میں زندگی جینے کا سلیقہ سکھایا ہے، ان کو بھول جانا احسان فراموشی ہے اور ان کا ذکر ہماری زندگیوں میں گلاب جیسی بھینی بھینی خوشبوئیں بکھیر دیتا ہے، ہمیں مصائب و مشکلات میں حوصلہ، صبر، عزم، جہد مسلسل اور جینے کا ہنر عطا کر دیتا ہے۔

ماضی قریب میں اسلاف کے اسی پاکیزہ زمرے میں ایک بڑا روشن نام خطیب البراہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ کا ہے، جن کے تقویٰ و طہارت اور بے داغ زندگی کی گواہی عوام و خواص سب نے بل کہ وقت کے اخص الخواص لوگوں نے بھی دی ہے۔

جن کا حوصلہ ہمالیہ کی طرح بلند، جن کا دل آب زم زم کی طرح پاک و صاف، جس کا ذہن چراغوں کی طرح نور افروز، جن کی آنکھوں میں ایمان اور پیشانی پر تقویٰ کا نور واضح انداز میں نظر آتا تھا، جن کی کمر میں صبر کی تلوار، عادت و اطوار میں تسلیم و رضا کی عبا، دست مبارک میں استقامت کا عصا، پاؤں میں ثبات کے موزے تھے، جن کے تکلم میں ایمان و عرفان کی خوشبوئیں اور خاموشی میں ملکوتی صفات کی جلوہ گری تھی۔

جنھوں نے اپنے متوسلین و متعلقین کو علم و عرفان کی روشنی سے منور کر دیا، جو صرف ایک دینی رہنما ہی نہیں بل کہ سیرت رسول اکرم ﷺ کا ایک جیتا جاگتا نمونہ اور مثال بھی تھے۔

ان کی زندگی کا ہر لمحہ ہمیں سکھاتا تھا کہ علم، اخلاق، اور انسانیت کی خدمت کا کیا مطلب ہے؟ وہ ہمیشہ ہمیں یہ یاد دلاتے تھے کہ علم کا مقصد صرف کتابوں تک محدود نہیں، بل کہ اس کا عملی طور پر زندگی میں شامل کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور خطیب البراہین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات میں محبت، صبر اور انسانیت کی خدمت کا درس شامل تھا، انھوں نے ہمیں سکھایا کہ ہر انسان کی عزت کرنی چاہیے، شرط یہ ہے کہ اس کا ایمان و عقیدہ صحیح ہو، معمولات اہل سنت سے رو گردانی کرنے والا نہ ہو۔ ان کی زندگی کا ہر پہلو ہمیں یہ سمجھاتا تھا کہ حقیقی رہنمائی کا مطلب صرف خطابات کے جوہر دکھانا نہیں ہے بل کہ ان پر عمل کر کے دکھانا بھی ضرری ہے، جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھنے اور سننے والا ہر شخص ببانگ دہل یہ گواہی دیتا ہے کہ مرشد برحق حضور خطیب البراہین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیغامات پر پہلے خود عمل کر کے دکھایا اور پھر اسے دوسروں تک پہنچایا۔

آج جب ہم ان کو یاد کرتے ہیں، تو ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ان کی تعلیمات ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتی رہیں گی، سیرت رسول اکرم ﷺ میں ڈھلی ہوئی ان کی حیات پاک ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم بھی اپنی زندگیوں میں ان کے اصولوں کو اپنائیں اور دوسروں کے لیے ایک نمونہ و مثال بنیں۔

مرشد برحق حضور خطیب البراہین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کی زندگی اور تعلیمات نے ہمیں روشنی عطا کی، جن کی نگاہ عنایت سے لاکھوں دلوں کی اجڑی ہوئی دنیا سنور گئی، جن کی ہر ادا مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ کے مطابق تھی، جن کی ذات ستودہ صفات سادگی، تقویٰ، خشیت، شجاعت، قناعت و توکل، صبر و استقامت، رضا بالقضا، زہد، جود و سخا کا ایک خوبصورت مجموعہ تھی۔

ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز کی طرف سے عرس نظامی کے بافیض موقع پر ان کی حیات پاک پر خصوصی شمارہ نکالنے کا مقصد ان کی عظمت اور رفعت کو اجاگر کرنا ہے۔ یہ شمارہ ان کی مثالی شخصیت کی حسین عکاسی اور ان کے پیغامات کو زندہ رکھنے کی ایک چھوٹی سی کاوش ہے، ان کی مبارک حیات کل بھی ہمارے لیے مشعل راہ تھی اور آج بھی ہے۔

اس خصوصی شمارے (حضور خطیب البراہین۔ حیات و خدمات) کے ذریعہ ہم ان کی تعلیمات کو نئی نسل تک پہنچانا چاہتے ہیں، تاکہ وہ بھی ان کی پاکیزہ حیات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنوار سکیں۔

یہ شمارہ مرشد برحق کی محبت، صبر، اور انسانیت کی خدمت کے پیغام کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ خصوصی شمارہ نہ صرف ان کی یاد کو تازہ کرے گا بل کہ ہمیں بھی ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دے گا.

خطیب البراہین ایک نظر

ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی ازہری مرکزی خازن علما فاؤنڈیشن نیپال

اسم گرامی: محمد نظام الدین علیہ الرحمہ

لقب: خطیب البراہین و صوفی باصفا

ولادت: 21 رجب 1346ھ مطابق 15 جنوری 1928ء جائے ولادت: موضع آگیا چھاتا، پوسٹ دودھارا، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی انڈیا

بیعت و خلافت: حضور سیدی سرکار سید مصطفی حیدر حسن قادری برکاتی عرف احسن العلماء مارہرہ مطہرہ آیتہ یوپی۔

والد گرامی: عالی جناب نصیب اللہ رحمۃ اللہ

والدہ: عابدہ زاہدہ۔ تہجد گزار خاتون۔

وصال: یکم جمادی الآخر 1434ھ مطابق 14 مارچ 2013ء بروز جمعرات صبح، 8 بجے نماز جنازہ: 15 مارچ بروز جمعہ 4 بجے شام شہزادہ حضور خطیب البراہین حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب قبلہ قادری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مدفن خانقاہ نظامیہ برکاتیہ، آگیا چھاتا شریف۔ ضلع سنت کبیر نگر۔

حلیہ مبارک: رنگ گورا، قد میانہ، چہرہ گول، آنکھیں سرمگیں، چہرہ نورانی، پیشانی سے سجدہ کا نشان ہویدا۔ جہاں تشریف رکھتے سر جھکا کر تشریف رکھتے جو انہیں دیکھتا اسے خدا یاد آجاتا تھا۔

راقم نور محمد کالد مصباحی کو متعدد بار، 2000 تا 2010 عرس قاسمی برکاتی مارہرہ شریف میں زیارت کا موقع ملا۔

تعلیمی سفر

مقامی مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ بستی سے فرمایا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسہ اسلامیہ اندکوٹ میرٹھ کا رُخ کیا، وہاں پر ایک سال رہ کر اپنے روحانی مربی حضرت علامہ حاجی مبین الدین محدث امروہوی اور امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہما الرحمہ سے اکتساب علم و فیض کیا، پھر ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں داخلہ لیا اور اساتذہ اشرفیہ بالخصوص حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ فیض سے علم کی لازوال نعمتوں سے مالا مال ہوئے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ و حضرت سید محمد صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمہ و دیگر اکابر علماء کے ہاتھوں آپ کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں 10 شعبان المعظم 1371ھ مطابق 5 مئی 1952ء کو سند و دستار فضیلت سے نوازا گیا۔

حضور صوفی صاحب کا لقب صوفی صاحب کب پڑا

۔مثل مشہور ہے ہونہار بروا کے چکن پات۔ آپ بچپن ہی سے تقوی وطہارت کا عطر مجموعہ تھے

آپ کی پرورش ایک اسلامی ماحول میں ہوئی تھی آپ کی والدہ عابدہ زاہدہ تہجد گزار خاتون تھیں۔ اور آپ فطرتاً بھی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ تھے، آپ کو بچپن ہی سے لہو و لعب، کھیل کود، ہنسی مذاق اور دیگر خرافات طفلی سے شدید نفرت تھی اور طلب علم کی لگن کے ساتھ ساتھ ذوق عبادت بھی رکھتے تھے۔

ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور مئی 2013 میں آپ کے صوفی سے ملقب ہونے کے بارے میں کچھ یوں مرقوم ہے جس کا خلاصہ میں آپ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور اسی کو پڑھنے سے آپ کو اس سوال کا جواب بھی مل جائے گا کہ آپ کو صوفی کا لقب کب ملا۔

جب آپ ازھر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور بارگاہ حضور حافظ ملت میں شرف تلمذ سے بہرہ مند ہونے کے لئے گئے تو طلبائے اشرفیہ جیسا کہاں لوگوں کا معمول تھا اور آج بھی ہے کہ کسی متقی پرہیزگار صوم و صلوۃ کم گو، کم سخن، متعلم کو صوفی صاحب کہتے تھے آپ نے طلباء کے اس روئے کو دیکھ کر بارگاہ حضور حافظ ملت میں شکایت کی کہ حضور طلباء مجھے صوفی صاحب کہتے ہیں۔ حضور طلباء سے فرما دیں کہ مجھے صوفی صاحب نہ کہا کریں کیونکہ میں اس کا مستحق نہیں ہوں اتنا سننا تھا کہ حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری علیہ الرحمتہ نے اپنی نگاہ ولایت صوفی صاحب قبلہ کے تن خاکی پر دوڑائی اوپر دیکھا نیچے دیکھا، ظاہر دیکھا، باطن دیکھا اور فرمایا یہ کوئی معمولی طالب علم نہیں بلکہ اپنے وقت کا ولی کامل ہے۔

ولی را ولی می شناشد. ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔ آپ نے فرمایا طلباء آپ کو جو صوفی کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں آپ صوفی کے لائق ہو۔ حضور حافظ ملت کی زبان فیض ترجمان سے نکلی ہوئی بات ایسی مشہور ہوئی کہ لوگ آپ کا اصلی نام ہی بھول گئے اور اس لقب نے اسم کا درجہ لے لیا۔

آپ کے دوران طالبعلمي جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ہاسٹل کے نگراں احمد علي مبارکپوری علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی میں فجر کی نماز کے لئے ہاسٹل میں طلباء کو جگانے گیا تو نظام الدین سلمہ کو باوضو یا وضو کرتے ہوئے پایا۔

صوفی صاحب کا مطلب ہوتا ہے اللہ سے ڈرنے والا آپ کا بچپنے ہی میں خشیت الھی کا عالم یہ تھا کہ ایک بار آپ اپنے گاؤں آگیا میں کسی کے ساتھ اپنا کھیت دیکھنے تشریف لے گئے چنانچہ اسی دوران ایک کھیت کو اپنا سمجھ کر اس سے مٹر توڑ لیا ساتھ میں موجود صاحب نے بتایا سلمہ یہ آپ کا کھیت نہیں، بلکہ گاوں کے فلاں شخص کا ہے آپ وہ پھلی لئے گھر آئے اور اس کھیت کے مالک سے معافی مانگی اور اسے وہ پھلی واپس کر دیا۔ اسی طرح ایک درزي نے آپ کے سویٹر کے آستین میں دوسرے کا کترن لگا دیا جب کہ یہ عوام میں معمولی بات مانی جاتی ہے مگر آپ نے اسی وقت اس کترن کو نکلوا دیا اور خود کپڑا خرید کر لائے اور اسے آستین میں لگوایا۔

خدا کی قسم اب اس زمانے میں ایسا مجھے کوئی نظر نہیں آرہا ہے

خطیب البراہین کا لقب

: یوں تو آپ زمانہ طالب علمی ہی سے تقوی و طہارت کے جامع تھے اور دور طالب علمی ہی سے قرآن و حدیث سے مبرہن خطاب فرماتے تھے میں نے مارہرہ مطہرہ کے اسٹیج پر کئی بار حضرت کے زبان فیض ترجمان سے نکلی ہوئی خطاب سماعت کیا ہے جب خطاب فرماتے تو سر جھکا کر فرماتے اور جو بھی فرماتے قرآن و حدیث سے مدلل کر کے بیان فرماتے، عوام و خواص میں آپ کی تقریر بڑی مقبول ہوتی تھی بڑے بڑے علماء و مشائخ کے مابین آپ کا خطاب ہوتا، اسی بنا پر آپ کے دور میں جب بھی خطیب البراہین کا لقب بولا یا لکھا جاتا تو ذہن آپ کی ذات گرامی کی طرف مبذول ہو جاتا اسی لئے آپ لقب خطیب البراہین سے ملقب ہوئے۔

عوام و خواص میں آپ کی مقبولیت:

جب اللہ پاک اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو فرشتوں کو ندا دیتا ہے کہ اے فرشتوں میں اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو اور جاو زمین والوں کو ندا دے دو کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ ہم لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں تم لوگ بھی اس سے محبت کرو. تو دنیا والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

حضور صوفي صاحب قبلہ اس آیت کے مظہر تھے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالی نے جو مقبولیت آپ کو عطا فرمائی تھی وہ کسی کے نصیبہ میں نہ آیا، شمالی ہند میں جس قدر علماء کثرت سے آپ کے مرید ہوئے کسی اور پیر کے نہ ہوئے۔

آپ کا روحاني و علمي مقام؛

آپ 1952 تا 1963 ہندوستان کے مختلف مدارس میں بحیثیت مدرس خدمت انجام دیتے رہے مثلا مدرسہ اہلسنت فیض الاسلام مہنداول بستی۔۔ مدرسہ شاہ عالم احمد آباد گجرات . مرسہ فضل رحمانیہ پچپروا لیکن 1963 عیسوی میں آپ مدرسہ اہلسنت تنویر الاسلام امردوبھا میں بحیثیت صدر المدرسین تسریف لائے اور 1987 میں وہیں سے ریٹائرد ہوئے، ریٹائرڈ کے بعد ارکان جامعہ کی منت و سماجت پر آپ پھر وہیں بحیثیت شیخ الحدیث منتخب کر لئے گئے اور وصال تک اسی عہدے پر فائز رہے۔

آپ کا اخلاص: 20 برس تک مسلسل آپ بلا معاوضہ بخاری شریف کا درس دیتے رہے جو آپ کے خلوص و للہیت پر دال ہے۔

آپ کا انداز تدریس: آپ 56 برس تک مسلسل درس و تدریس میں منہمک رہے۔

آپ کا انداز تدریس اپنے استاد خاص جلالۃ العلم حضور حافظ ملت سے ملتا جلتا تھا دوران تدریس۔ آپ طلباء کے سامنے لمبی چوڑی تقریر نہ کرتے بلکہ ضروری مقامات پر جو پیچیدہ عبارتیں ہوتیں ان کی تشریح کر دیتے۔ طلباء سے عبارت خوانی ضرور کرواتے اور عبارت خوانی کی اغلاط پر سخت تنبیہ فرماتے۔

آپ جامع منقول و معقول تھے۔

آپ کے اہم تلامذہ:

مشہور مقولہ ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور استاد اپنے شاگردوں سے پہچانا جاتا ہے۔۔ 1 شہزادہ خطیب البراہین حضرت علامہ حبیب الحمن قادري سجادہ نشین خانقاہ نظامیہ آگیا شریف۔ 2 محسن العلماء حضرت علامہ محمد محسن صاحب قبلہ نظامی۔ 3 تنویر العلماء حضرت علامہ مفتي عبدالمنان قادري علیہ الرحمۃ مفتي اعظم مندسور۔ 4 حضرت علامہ مولانا تفسیر القادری قیامی علیہ الرحمۃ سابق نائب پرنسپل جامعہ علیمیہ جمدا شاہی۔ 5 حضرت علامہ شفیق نظامی علیہ الرحمۃ۔ ان کے علاوہ 56 برس کے مسلسل تعلیمی سفر میں آپ کے ہزاروں علماء و فضلاء شاگرد پیدا ہوئے۔

آپ کی تصنیفات و تالیفات

جہاں آپ کی پوری زندگی قال اللہ و قال الرسول میں گزری وہیں آپ نے رشد و ہدایت کے ذریعہ لاکھوں بندگان خدا کو عشق و معرفت الہی کا جام پلایا اور انہیں سنتوں کا متبع بنایا، آپ کی پوری زندگی سنت مصطفوی کی آئینہ دار تھی آپ کے مریدوں کی خصوصیات یہ تھی کہ جو آپ سے مرید ہو جاتا اسے خود بخود اصلاح امت کا جذبہ پیدا ہو جاتا تھا اور بلا مبالغہ میں کہتا ہوں کہ 90 فیصد نظامی علماء کو جو اصلاح کا جزبہ ملا غالبا یہ حضور صوفي صاحب قبلہ كي کرامات میں سے ایک کرامت ہے۔

علامہ عارف نظامی صاحب، علامہ عبدالجبار علیمی نظامی اور کس کس نظامی کا نام لوں سب اپنی جگہ آفتاب و مہتاب ہیں، علماء مہراج گنج، یوپی، روپندیہی، نولپراسی۔ کپلوستو۔ ممبئ گوا میں آپ کے مریدین علماء کی ایک طویل فہرست ہے۔

آپ کی تصنیفات سے آپ کے تبحر علمي وسعت مطالعہ امت مسلمہ کے لئے خیر خواہی کے جذبے کا پتہ چلتا ہے

آپ کی تصنیفات

1 فضائل تلاوت قرآن۔ 2 اختیارات امام النبین۔ 3 خطبات خطیب البراہین۔ 4 فضایل مدینہ۔ 5 کھانے پینے کا اسلامی طریقہ۔ 6 داڑھی کی اہمیت۔ 7 برکات مسواک۔ 8 حقوق والدین۔ 9 فلسفہ قربانی۔ 10 برکات روزہ۔

از: نور محمد خالد مصباحی ازہری

+977 981-1190536

ہفت روزہ "نیپال اردو ٹائمز" کی عظیم اشاعتی پیش کش

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی

الحمد للہ ثم الحمد للہ! علم و ادب، دین و دعوت، اور سیرت و فکر کے حسین امتزاج سے مزین موقر ہفت روزہ "نیپال اردو ٹائمز" نے ایک اور تاریخی و روحانی سنگِ میل عبور کرتے ہوئے، اس سال عرسِ نظامی 2026ء کے موقع پر، عظیم المرتبت مصلحِ ملت، ناصحِ امت، محی السنۃ، خطیبُ البرَاہین حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ، خدماتِ جلیلہ، افکار و نظریات اور تعلیماتِ روحانیہ پر مشتمل خصوصی اشاعت ""خطیبُ البرَاہین نمبر"" پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہ شمارہ محض ایک صحافتی اشاعت نہیں بلکہ ایک فکری، روحانی اور اصلاحی تحریک کی تازہ تجدید ہے۔ یہ دراصل اُن مقدس افکار کی بازگشت ہے جنہیں حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے اپنی پوری زندگی علم و عمل، تقویٰ و طہارت، عشقِ رسول ﷺ، خدمتِ دین اور اصلاحِ ملت کے ذریعے اجاگر فرمایا۔ میں اس عظیم اشاعتی کارنامے پر ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز کے مدیرِ اعلیٰ، فاضلِ جلیل، عزیزالقدر حضرت مولانا عبدالجبار صاحب نظامی علیمی زید مجدہٗ اور پوری ادارتی و اشاعتی ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد و تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ شمارہ یقیناً اہلِ علم و ادب، مریدین و متوسلین، محبینِ خطیب البراہین، اور وابستگانِ خانقاہِ نظامیہ کے لیے باعثِ فخر، موجبِ سرور اور موجبِ برکت ہے۔

✦ اشاعتی روایت کا تسلسل:

نیپال اردو ٹائمز نے اپنے مختصر عرصۂ اشاعت میں نہ صرف وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے تمام شمارے شائع کیے بلکہ متعدد علمی، تحقیقی اور خصوصی نمبرات بھی پیش کیے، جنہیں اہلِ علم و اہلِ قلم نے نہایت قدر و تحسین کی نظر سے دیکھا۔ یہ تازہ اشاعت ""خطیبُ البرَاہین نمبر"" اسی سنہری روایت کا حسین تسلسل ہے جو بزرگوں کی حیات و خدمات کو نئی نسلوں تک پہنچانے کا مقدس فریضہ انجام دے رہا ہے۔

✦ حیاتِ خطیب البراہین کا پیغام: حضرت صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ ہمیں اخلاص و للّٰہیت، صدق و وفا، عمل و دعوت، علم و عرفان اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی لازوال تعلیم عطا کرتی ہے۔

ان کی خطابت کے جوہر، بصیرت کی گہرائی اور روحانی قیادت کی روشنی آج بھی قلوب و اذہان کو منور کر رہی ہے۔ ایسے وقت میں جب مادیت پرستی نے روحانیت کی خوشبو کو مدھم کر دیا ہے، نیپال اردو ٹائمز کا یہ خصوصی شمارہ امتِ مسلمہ کے لیے یقیناً فکری بیداری، روحانی تازگی اور ایمانی حرارت کا مظہر ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس خصوصی شمارے کو ""دل بہ دل، شہر بہ شہر، نسل بہ نسل"" مقبول و مؤثر بنائے، اس کے ذریعہ حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی تعلیمات کو عالمگیر اثر و دوام عطا فرمائے، اور نیپال اردو ٹائمز کو علم و قلم، دین و ادب، اور دعوت و اصلاح کے اس سفر میں دن دونی رات چوگنی ترقی و قبولیت سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد شمیم احمد نوری مصباحی

خادم: دارالعلوم انوارِ مصطفیٰ سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

حضور خطیب البراہین کا شمار جامعہ اشرفیہ کے قابل قدر فرزندوں میں ہوتا ہے

از قلم، مولانا کمال احمد امجدی
دارالعلوم عزیزیہ اشاعت العلوم
میر شکاری محلہ سسوا بازار

حضور خطیب البراھین حضرت علامہ مفتی صوفی محمد نظام الدین برکاتی مصباحی علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ کی ولادت مشہور و معروف گاؤں اگیا چھاتا پوسٹ دودھارا۔ ضلع سنت کبیر نگر۔ یوپی کی سرزمین پر 21رجب المرجب 1346 ھ۔ مطابق 15 جنوری1928ء۔ کو آپ کی ولادت ہوئی۔
آپ اپنے والدین کی پہلی اولاد نرینہ تھے اس لئے آپ کی پیدائش کے حسین موقع پر اہل خانہ اور قرابت داروں کو کافی مسرت ہوئی
پھر انتہائی شفقت و محبت کے ماحول میں آپ کی پرورش ہوتی رہی۔ آپ نے جب ذرا ہوش سنبھالا تو اپنے ارد گرد خالص اسلامی اور دینی ماحول پایا
اولاد۔ اللہ رب العزت نے آپ کو دو اولاد عطا فرمائی،
(1)علامہ الحاج محمد حبیب الرحمن رضوی مصباحی صاحب مدظلہ العالی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ و سربراہ اعلی جامعہ برکاتیہ حضرت صوفی محمد نظام الدین لہرولی بازار
(2) محترمہ شریف النساء صاحبہ تعلیمی سفر۔ مقامی مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ اپنی تعلیمی سفر کا آغاز دارالعلوم تدریس الاسلام بسڈیلہ بستی سے فرمایا1947ء۔ میں اعلی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مدرسہ اسلامیہ اندر کوٹ میرٹھ یوپی کا رخ کیا وہاں پر ایک سال رہ کر اپنے روحانی مربی حضرت علامہ الحاج مبین الدین محدث امروہی وامام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیھما الرحمہ سے اکتساب فیض کرتے رہے
1948ء۔ میں ہندوستان کی عظیم سنی دانشگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں داخلہ لیا اور اساتذہ اشرفیہ بالخصوص حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ فیض سے علم کی لازوال نعمتوں سے مالامال ہوتے رہے
1952ء۔ میں حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ وحضرت سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ ودیگر اکابر علماء کے ہاتھوں آپ کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور سے سند ودستار فضیلت عطا کی گئی۔
صوفی صاحب کا لقب۔ چونکہ آپ کی پرورش ایک اسلامی ماحول میں ہوئی تھی۔ اور آپ فطرتا بھی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ ثابت ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کو بچپن ہی سے لہو و لعب۔ کھیل کود۔ ہنسی مذاق وغیرہ سے نفرت تھی اور طلب علم کی لگن کے ساتھ ذوق عبادت اور تقوی وپرہیزگاری کے اوصاف جمیلہ کی طرف آپ کا میلان اس قدر شدید تھا کہ سرمو انحراف بھی گوارہ نہ تھا،

حضرت مولانا احمد علی صاحب مبارکپوری علیہ الرحمہ جو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں دارالاقامہ کے نگراں تھے۔ حضرت کا بیان ہے کہ میں جب فجر کی نماز کے لئے طلباء کو بیدار کرنے جاتا تو مولانا نظام الدین صوفی صاحب علیہ الرحمہ کو ہمیشہ وضو کرتے یا وضو سے فارغ پاتا،
آپ کی یہ اتباع شریعت دیکھ کر آپ کے ہم سبق ساتھی وعلماء واساتذہ آپ کو صوفی صاحب کے لقب سے پکارنے لگے اور آہستہ آہستہ یہ لقب اتنا مشہور ہو گیا کہ آپ کے نام کا جزء لاینفک بن گیا۔
جس وقت الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں زیر تعلیم تھے اس وقت آپ نے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں یہ عرئضہ پیش کیا کہ حضور میرے ساتھی مجھے صوفی کہتے ہیں جبکہ میں اپنے کو اس کا مصداق نہیں سمجھتا۔ آپ ان لوگوں کو سمجھادیں کہ اس طرح نہ کہیں۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو بغور دیکھا اور پر زور انداز میں ارشاد فرمایا
جی ہاں ہم بھی آپ کو صوفی صاحب کہتے ہیں اور آپ ہیں تو اس لئے کہتے ہیں۔ بحوالہ ماہنامہ اشرفیہ مئی 2013ء۔ محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں،
وفات۔ یکم جمادی الاول 1434ھ۔ مطابق 14مارچ 2013ء۔ بروز جمعرات صبح آٹھ بجے حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی کی آخری سانس لی اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے، 15 مارچ 2013ء۔ بعد نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ آپ کے جانشین حضرت علامہ الحاج محمد حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی ۔جنازے میں ملک وبیرون ملک کے ہزاروں افراد افراد نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بعدہ آپ کے جسد مبارک کو آپ کے گاؤں اگیا شریف میں سپرد خاک کیا گیا۔ ہر سال حضرت صوفی محمد نظام الدین برکاتی علیہ الرحمہ کا عرس پاک ضلع سنت کبیر نگر کے گاؤں "اگیا چھاتا" میں ان کے جانشین، پیکر اخلاص ، حضرت علامہ حبیب الرحمن خان قادری رضوی مصباحی مدظلہ کی سرپرستی اور نبیرہ خطیب البراہین علامہ ضیاء المصطفیٰ نظامی کی قیادت میں بڑے ہی تزک واحتشام سے منایا جاتا ہے۔ صوفی محمد نظام الدین برکاتی مصباحی علیہ الرحمہ، ایک مرشد کامل، صوفیِ باصفا، خطیب البراہین، پیکر زہد و تقوی، فخر جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور فخر اہل سنن تھے،
آپ علمائے اہلِ سنت میں ایک ذی وقار عالم دین اور مدرسین میں ایک بلند پایہ شیخ الحدیث کی حیثیت سے مشہور تھے، جن کے کثیر التعداد شاگرد ملک وبیرون ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ، حضرت ایک گراں قدر مرشد اور کثیر المریدین شیخ اور پیر طریقت تھے، رشد وہدایت اور وعظ و تقریر میں پورے ہندوستان میں خطیب البراہین کے نام سے معروف ومشہور تھے، ان کی تقاریر اور سیرت وکردار سے لاکھوں بھٹکے ہوؤں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔
حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ احکام خداوندی اور سنت نبوی کی پابندی میں گزرتا نظر آتا ہے، آج عمومی طور پر لوگ حرام سے بھی بچنے کی کوشش نہیں کرتے مگر حضرت صوفی ملت نہ صرف حرام سے بلکہ شبہات سے بھی احتراز فرماتے ، حضرت صوفی نظام الدین علیہ الرحمہ مقیم ہونے کی حالت میں تو مسجد میں جاکر نماز باجماعت کا پابندی سے اہتمام فرماتے ہی تھے حالت سفر میں بھی جب کسی گاؤں یا شہر میں قیام ہوتا تو اذان ہوتے ہی قریبی مسجد میں جاکر باجماعت نماز ادا کرتے تھے۔ جب لوگ حضرت صوفی صاحب کو دیکھتے تھے تو ان کی زبانیں حمد الہی سے سرشار ہو جایا کرتی تھیں ، حضرت صوفی نظام الدین علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں لوگ اس لیے آتے ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی پوری زندگی خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی، تو اللہ رب العزت نے اپنے وعدے کے مطابق ان کی محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی، یقیناً اللہ کے اولیاء وہی ہیں جو صاحب تقویٰ ہیں، جن کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی سچی محبت موجزن ہے۔
حضور خطیب البراھین علیہ الرحمہ کے درس دینے اور پڑھانے کا انداز اتنا انوکھا اور نرالا ہوتا تھا کہ کمزور سے کمزور طالب علم آپ کی گفتگو آسانی سے سمجھ لیتا، درس گاہ میں آپ ہمشہ باوضو ہو کر بیٹھتے، یہ التزام صرف احادیث کی کتابوں کے ساتھ خاص نہیں تھا، بلکہ جملہ اوقات تدریس آپ اس کا لحاظ فرماتے۔ حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کے اندر ان کے مشفق استاذ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کی خاص جھلک نظر آتی تھی، یہی وجہ ہے کہ حضرت کے مادر علمی کے ذمے داران آج بھی ایسے فارغین پر فخر کرتے ہیں،
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کی روشنی میں جب ہم حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی حیات کا ہر لمحہ خوف خداوندی سے لبریز تھا۔
امسال بھی حضور خطیب البراہین کا سالانہ عرس موضع اگیا چھاتا میں 23 اور 24 اکتوبر 2025 کو عقیدت واحترام کے ساتھ منایا جائیگا،

نتیجہ فکر
امیر القلم غیاث الدین عارف مصباحی

وہ اک مرد قلندر تھا
سخن ور تھا
یقیناً عکسِ حیدر تھا
وہ اس کا چاند سا چہرہ
وہ اس کا خوشنما جلوہ
تصوف کا حسین نغمہ
وہ عالم اور فاضل تھا، مفکر تھا
محدّث تھا، مصنف تھا، مدبر تھا
میں بتلاؤں تمھیں کیا تھا
نبی کے عشق میں گم تھا
کہ دل اس کا بلالی تھا
صداقت میں شرافت میں
وہ صدیقی ہنر وَر تھا
غَیور ایسا کہ کیا کہیے
عمر جیسا جلالی تھا
غریبوں کا مسیحا تھا
سخاوت میں مثالی تھا
غلام غوث اعظم تھا
وہ رازی تھا، غزالی تھا
تھی اس کی سادگی ایسی
بہاریں رشک کرتی تھیں
وہی صوفی نظام الدین
سراپا تھا پیام دین
یہ عارف گرچہ عاصی ہے
ہے نازاں اپنی قسمت پر
کہ اس کے ہاتھ میں آیا
ید صوفی نظام الدین
مرا مرشد نرالا ہے

منقبت درشان حضور خطیب البراہین رحمۃ اللہ علیہ

رحمت عالم کی رحمت حضرت صوفی نظام
صاحب کشف و کرامت حضرت صوفی نظام

پاسبان دین و ملت حضرت صوفی نظام
مشعلِ راہ ھدایت حضرت صوفی نظام

فضلِ رب سے ہیں بہاتے فیض کا دریا سدا
صاحبِ فیضان و برکت حضرت صوفی نظام

ہر گھڑی سرشار تھے عشق رسول اللہ میں
واقفِ اسرارِ وحدت حضرت صوفی نظام

غیر محرم کی طرف نظریں نہ اٹھیں عمر بھر
پاک طینت پاک سیرت حضرت صوفی نظام

لفظ صوفی جن کی ذات پاک پر صادق ہوا
تھے وہ صوفی در حقیقت حضرت صوفی نظام

آپ کا اسمِ مبارک ہے مریدوں کے لیے
باعث تسکین و راحت حضرت صوفی نظام

ایک بھی سنت نہ چھوٹی جلوت و خلوت میں بھی
رب ہی جانے تیری عظمت حضرت صوفی نظام

قول ہو یا فعل ہو ہر اک ادا سے تھی عیاں
اسوۂ حسنہ کی رنگت حضرت صوفی نظام

کام جو تم نے کیا ہے دین و ملت کے لیے
کون بھولے گا وہ خدمت حضرت صوفی نظام

ارشد خستہ ہے قسمت کا دھنی مرشد مرے
آپ سے اس کو ہے نسبت حضرت صوفی نظام

کاوش فکر
مولانا ارشد رضا فیضی نظامی لوٹن بازار سدھارتھ نگر

دلوں کے بادشاہ (خطیب البراہین محدث بستوی)

تحریر: عبدالرحیم نظامی مصباحی
لوکی لالہ سنت کبیر نگر
موبائل نمبر7782999084

وہ مالک ارض و سما، عالم سے بے نیاز ہے جسے جو چاہے عطا کرے۔ عزت و ذلت اسی کے دست قدرت میں، جسے چاہے فقیر کرے جسے چاہے بادشاہ۔ وہ قادر مطلق ہے اس کا ہر فیصلہ اٹل ہے کون ہے جو اس کی مرضی میں رخنہ اندازی کرے؟؟ جن وانس سب اسی کے بندے۔۔ مگر بعض بندے اس کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ جن کے کاندھوں پر انبیاے کرام کی نیابت کا بار گراں ہوتا ہے۔ جو دنیا میں بھیجے ہی جاتے ہیں عظمتوں کا تاج پہننے کے لئے۔ وہ خلق خدا کے دلوں، دماغوں اور روحوں پر حکومت کرتے ہیں۔ انہیں مقبول ترین بندوں میں خطیب البراہین محی السنہ حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین نوری مصباحی محدث بستوی قدس سرہ ہیں جنہیں خدائے برترنے درویشی میں بادشاہی کی نعمت سے سرفراز کیا۔ حضور خطیب البراہین صالحین کے کردار و عظمت کے آئنیہ دار تھے۔ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل زندگی سمجھتے، معمولی معمولی باتوں میں بھی متابعت سنت کا بہت پاس رکھتے۔ ایک متبحر عالم ربانی تھے اسلامی علوم وفنون میں کامل درک رکھتے۔ تاحیات علم کی قندیلیں روشن کرتے رہے۔ آپ سچی بات کہتے، لکھتے اور اس پر قائم رہتے ایسی بے مثال استقامت دکھائی کہ ہمیشہ کے لئے تاریخ عزیمت میں یادگار ہوگئے وہ قوم کو لفظی سوغات دینے کے بجائے عملی طور پر ان کی مدد کرتے۔ سیاست کی ہنگامہ خیزیوں سے بے نیاز ہوکر رشد و ہدایت کا ابر گہر بار بن کر خاص وعام دونوں کو فیض یاب کرتے رہے۔
آپ خاکسارانہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہمیشہ اپنے جاہ ومنصب کے تقاضوں کو نظر انداز کر کے خود کو ہیچ سمجھتے۔ نہایت سادہ اور بے تکلف زندگی بسر کی۔ بلندیوں پر بیٹھ کر عاجزی اپنائی، شہرت وعزت کے بام عروج پر ہوتے ہوئے بھی وہی معمولی غذا، وہی سادہ لباس، وہی اسائش دنیا سے بے نیازی۔ اسباب ووسائل کی فراہمی کے بعد بھی طرز زندگی بدلتے کسی نے نہ دیکھا۔ معرفت کے طلبگار اس راز سے واقف ہوتے ہیں کہ انکسار کے بغیر قرب الٰہی ناممکن ہے۔
احترام مشائخ آپ کا وصف خاص تھا، خردہ نوازی آپ کے اخلاق کا اہم عنصر تھا۔ معاصر علماے اہل سنت وجماعت اور مشائخ کی بھی بے حد عزت و توقیر فرماتے۔ حضرت مولانا محمد ادریس بستوی مصباحی جو آپ کے نابغۂ روزگار شاگرد ہیں، لکھتے ہیں کہ: "... یہ بہت بڑی بات ہے کہ پورے ملک میں کسی بھی عالم دین یا شیخ طریقت کے خلاف ایک لفظ بھی کبھی ان کی زبان سے نہیں نکلا۔ حد تو یہ ہے کہ اگر شوئ قسمت سے کسی نے انہیں برا بھلا کہا تو بھی انہوں نے اس کے خلاف بھی کچھ کہنا تو دور کی بات ہے اپنی مجلس میں اس کے بارے میں ایک لفظ سننا بھی گوارہ نہیں کیا،" (خطیب البراہین ایک منفرد المثال شخصیت ص ٤٧)
اعلیٰ ظرفی کی یہ روشن ترین دلیل ہے۔ آپ کی یہ روش آج کے مذہبی قائدین کے لئے قابل تقلید ہے اور ان کے لئے بھی جو اپنے ممدوح کے سوا کسی اور کی عظمت وبلندی کو تسلیم ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو جبر واکراہ کے ساتھ۔ ظرف ایک کسوٹی ہے جس پر انسان کی اصلیت کو پرکھا جاتا ہے۔ سچ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانے جاتے ہیں اور آدمی اپنے کردار سے۔
وہ مرد درویش تھے۔ دنیا ان کی نگاہ میں حقیر ترین چیز تھی۔ وہ شریعتِ کے ہاتھوں حسب ضرورت دنیا لیتے۔ ہجوم دنیا میں رہ کر روحانیت کی معراج حاصل کی۔ پانی سے دور رہ کر دامن کو خشک رکھنا کون سی کمال کی بات ہے۔ منتہاے کمال یہ ہے کہ پانی میں رہ کر آلودگیوں سے محفوظ رہے۔ "استغنا" کی اصل حقیقت یہی ہے کہ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے دور رہے۔۔ آمران وقت سے راہ ورسم رکھتے آپ کو یہ بھی پسند نہ تھا کوئی صاحب اقتدار آپ کے پاس آے۔ امیر وغریب چھوٹے بڑے کی تمیز نہ کرتے۔
خطیب البراہین کی زندگی بذل و بخشش سے بھری ہوئی تھی۔ داد ودہش میں آپ کا ہاتھ بہت کشادہ تھا تھا۔ ایثار و سخاوت کو وہ اخوت، یکجہتی، ہمدردی اور انسان دوستی کا حصہ تصور کرتے کسی حاجت مند کو کبھی مایوس نہ کرتے۔ علماء و طلباء کی اعانت میں بے دریغ مال خرچ کرتے آئے دن بے شمار فتوحات ہوتیں۔ لیکن کبھی جمع نہ کرتے مہمانوں کے لیے دسترخوان ہمیشہ کشادہ رکھتے ۔ مہمان نوازی کا یہ التزام سفر وحضر میں یکساں تھا۔
زہد و تقویٰ میں یگانۂ روزگار تھے۔ ہمہ وقت یاد الٰہی میں غرق رہتے۔ تلاوت قرآن مجید سے غیر معمولی شغف رکھتے۔ جس خشوع وخضوع سے نماز ادا کرتے واللہ والوں کا ہی حصہ ہے۔ نصف شب کے سناٹوں میں رب کے حضور آہ وزاری کرتے ہوئے ہوئے کئ لوگوں نے بار بار دیکھا ہے۔ آپ کی آہ سحرگاہی ان کی ذات تک ہی محدود نہ تھی۔ بلکہ آپ کی دعاؤں میں امت مسلمہ کا رنج والم اور قوم کی زبوں حالی کا احساس بھی شامل تھا۔ بارگاہ حق سے جہاں اپنے لیے مغفرت طلب کی وہیں عالم اسلام کے لئے بھی عافیت کی بھیک مانگی۔ اپنے دکھ پر ہر آنکھ نم ہو جاتی ہے مگر دوسروں کے غم میں آنسو بہانا درویشوں کا خاصہ ہے۔ مخدوم محترم حبیب العلماء حضرت علامہ حبیب الرحمن صاحب قبلہ کے بقول بڑے سوز کے ساتھ غائبانہ مریدین اور عام مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا کیا کرتے۔
رشد و ہدایت کے فرائض سے کبھی غافل نہ ہوتے عوام کی مذہبی و روحانی تعلیم کی طرف خاص توجہ فرماتے۔ ملک کے ایک بڑے حصے کو منکرات سے دور اور قرآن وسنت کی پیروی کے جذبے سے سرشار کیا۔ کسی بھی جگہ شرعی احکام کی خلاف ورزی دیکھتے تو انتہائی جرات کے ساتھ منع فرماتے۔ درویشوں نے ہر دور میں بے خوفی اور حق گوئی کی تصوف کی اعلی ترین روایت قائم کی۔ آپ اس روایت کے سچے امین تھے۔
سلوک وتصوف کی اشاعت اور سلسلہ کے فروغ میں بڑے حریص تھے۔ اور اس مقصد کے لیے بڑی سے بڑی زحمت برداشت کرنے پر آمادہ ہوجاتے ضعف و نقاہت کے باوجود دوردراز علاقوں کے سفر کرتے۔ لاکھوں افراد نے آپ کے حلقہ ارادت مندی شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ اور دارین کی کامیابیاں حاصل کیں ۔ قصۂ مختصر یہ کہ آپ نے حلم وحیا، عفو درگزر، ایثار و سخاوت، صبر وقناعت، تقوی وورع، زہد واستغناء اور صداقت واخلاص کی تابناک مثالیں قائم کیں ۔روشنی یہ سفر 85 سال تک جاری رہا۔ اجالے کے طلبگار ہمیں ہمیشہ اس مرد درویش کے کردار کی روشنی اپنی منزل تلاش کرتے رہیں گے۔ وقت تیز آندھیاں اس کی آب وتاب کو کبھی ماند نہ کرسکیں گی۔:۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

خصوصی پیش کش: نیپال اردو ٹائمز
عبدالجبار علیمی نظامی
8795979383

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

حضور خطیب البراہین ایک عظیم شارح حدیث

خطیب البراہین حضرت صوفی نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ کی ذات اقدس ارباب علم ودانش کے درمیان محتاج تعارف نہیں، تقویٰ وطہارت ،خوف وخشیت، خلوص وللہیت اور تواضع وفروتنی کے خمیر کو ریاضت ومجاہدہ کے آب زلال سے گوندھ کر جو پتلا تیار کیا گیا اسی کو دنیا نے خطیب البراہین ، محی السنۃ اور محدث بستوی کہا ،آپ کی شخصیت میں روحانیت و علمیت کا حسین امتزاج ہر کسی کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، آپ کے اوصاف وکمالات کا حال یہ تھا کہ :

زفرق تابہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جا است

آپ کی حیات پاک علم و عمل کی وہ حسین انجمن تھی جس میں ایک خانقاہ بھی آباد تھی اور ایک مدرسہ بھی، جہاں حق ھو کی صدائے دلنواز گونجتی تھی اور قال اللہ و قال الرسول کا دلفریب نغمہ بھی، جہاں تصوف بھی تھا اور تفقہ بھی، اور جہاں تعلیم بھی تھی اور تربیت تھی، آپ کی حیات طیبہ پر قلم اٹھانے والے کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ ۔ع

شکارماہ کہ تسخیر آفتاب کروں
کسے میں ترک کروں کس کا انتخاب کروں

حضور خطیب البراہین کی روحانیت سے زیادہ ان کی علمیت کو عام کرنے کی ضرورت ہے، آپ نے پوری زندگی تعلیم و تعلم میں گزار دی، درس گاہِ فیض سے بڑے بڑے جید علما پیدا ہوئے، آپ نے تفسیر ،فقہ اور حدیث جیسے متعدد علوم وفنون میں طبع آزمائی کی ،ہر فن میں آپ کو رسوخ و تبحر حاصل تھا، مگر آپ کو علم حدیث سے خصوصی لگاؤ تھا، حضرت علامہ اقبال احمد قادری صدر المدرسین دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور فرماتے ہیں : "احادیث رسول ﷺ سے اس قدر شغف ہے کہ آپ اپنی خطابت کو احادیث کریمہ کے حوالے سے مدلل ومبرہن فرمایا کرتے تھے، میں نے خود سنا کہ ایک ایک موضوع پر احادیث مبارکہ کا اتنا وافر ذخیرہ مع حوالہ کتب صفحات و سطر آپ کے پاس موجود ہے کہ تین مجلسوں میں ایک ہی عنوان پر ایک ہی قصبے میں گھنٹوں تقریر کرتے مگر ہر مجلس کا مواد جداگانہ ہوتا"۔(خطیب البراہین نمبر ،روزنامہ راشٹریہ سہارا ص ۴۰)

اتباع رسول اور اسوۂ رسول کی اطاعت کے جذبے نے آپ کے اندر علم حدیث کا اشتیاق پیدا فرمادیا، کیوں کہ حدیث رسول ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے آقائے دوعالم ﷺ کی سیرت وسنت اور اخلاق وآداب سے کماحقہ آگاہی ہوسکتی ہے، گویا محبت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ کے لگن نے آپ کو محدث بنادیا، اور یہ شوق حیات اقدس کی آخری منزل تک ہمرکاب رہا، متعدد مدارس و جامعات میں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد اخیر میں تنویر الاسلام امرڈوبھا میں تشریف لائے، تو وہاں علم حدیث ہی کو پڑھانا پسند فرمایا، اور اخیر تک بعد نماز فجر بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔

خانقاہ برکاتیہ سے اجازت وخلافت ملنے کے بعد آپ سے جو انٹرویو لیا گیا اس میں آپ سے یہ پوچھا گیا تھا کہ آپ کو کون سے فنون سے دلچسپی ہے ؟ آپ نے پسندیدہ فنون میں حدیث کو بھی شمار کرایا تھا۔(خطیب البراہین نمبر، ص ۴۵)

مولانا صدرالوریٰ مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک پور فرماتے ہیں:

"کسی مسئلہ کو احادیث نبویہ سے مدلل وپختہ کرنا ہو تو صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث سے جلد وصفحہ کی تعیین کے ساتھ اس حسین انداز میں حدیثیں پڑھتے ہیں کہ سامعین یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ حضرت صوفی صاحب قبلہ کی ایک نگاہ اگر بخاری شریف پر ہے تو دوسری نگاہ مسلم شریف ودیگر کتب احادیث پر ہے اور یہیں تک محدود نہیں بلکہ اپنے موقف کی تائید میں مرقات مدارج النبوۃ ،روض الریاحین ودیگر کتب معتمدہ کے نصوص پیش فرماکر اسے ایسا مستحکم بنادیتے ہیں کہ اس کے آگے کسی مخالف کو مجال دم زدن نہیں ہوتی"۔(خطیب البراہین نمبر ص ۳۰)

علوم حدیث میں شرح حدیث کا فن بڑا نازک فن ہے، قائل جتنا عظیم ہوتا ہے اتنا ہی اس کا قول بھی تہہ دار ، بامقصد اور عظمت و معنویت کا حامل ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ احادیث کی شرح کی توفیق بھی انہیں سعادت مندوں کے حصے میں آئی جو خود بھی بڑے عظیم تھے، شرح حدیث کے لیے زبان دانی ہی کافی نہیں ،اس کے لیے اولین شرط محبت رسول ﷺ ہے، عشق رسول ہی وہ عظیم وصف ہے جو محبوبِ صادق کے اقوالِ صادقہ کے فہم و تفہیم کی لیاقت پیدا کرتا ہے۔

شرح حدیث کا سلسلہ عہد رسالت ہی سے شروع ہوا، صحابہ کرام آپس میں ایک دوسرے سے احادیث رسول کا معنی و مفہوم پوچھا کرتے تھے، بعد کے ادوار میں علامہ عینی ،امام نووی، علامہ قسطلانی، ملا علی قاری، علامہ ابن حجر اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ شارحین حدیث کے اسمائے گرامی شرح حدیث کے باب میں زریں حروف سے لکھنے کے لائق ہیں۔

حضور خطیب البراہین کا اسم گرامی بھی شارحین حدیث کی فہرست میں ایک چمکتا دمکتا نام ہے، آپ نے اس فن میں کوئی مستقل تصنیف نہیں چھوڑی، تاہم آپ کی متعدد کتابوں میں شرح حدیث کے جلوے قابل دید ہیں ،الگ الگ جہتوں سے اس فن کے تمام پہلوؤں پر آپ کی تحریریں وتقریریں موجود ہیں ،اب آیئے ہم ذیل میں حضرت کی چند کتابوں سے حدیث اور شرح حدیث میں آپ کی مہارت ولیاقت کے چند نمونے پیش کرتے ہیں ۔الفاظ حدیث کے معانی ومطالب کی تشریح: قرآن ہی کی طرح حدیث رسول کے الفاظ بھی ہر زمانے کے مزاج ورواج اور زبان وادب سے میل کھاتے ہیں ،یہ قرآن وحدیث کی کرامت وعظمت ہے کہ صدیوں پیشتر صادر ہونے والے ان کے الفاظ ہر زمانے میں مانوس الاستعمال اور واضح الدلالہ رہے ہیں، تاہم کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن میں عموم واشتراک اور مجاز وکنایہ کی رعایت کی جاتی ہے ،جس سے ان کے مراد پر واقفیت ذرا مشکل ہو جاتی ہے، ایسے میں ان کے معنی و مراد کی تعیین ضروری ہو جاتی ہے۔

تشریح الفاظ کسی بھی کلام کی شرح وتفصیل کا پہلا زینہ ہے، یہی وجہ ہے کہ تقریباً تمام شارحین حدیث نے احادیث کی تشریح سے قبل ان کے اندر موجود قابل شرح الفاظ کی توضیح کی ہے، تشریح الفاظ کے لیے بڑی لیاقت کی ضرورت ہوتی ہے، علم لغت سے آگاہی کے ساتھ حقیقت ومجاز ، عموم و اشتراک ،صریح وکنایہ ،الفاظ کے معنی ومقصود اور مطلب ومراد سے واقفیت کے بغیر الفاظ کی صحیح تفسیر وتوضیح ناممکن ہے۔

تفصیل کے لیے جہان خطیب البراہین کا مطالعہ کریں

جہان خطیب البراہین کے لیے رابطہ کریں

9792853307

از قلم: ادیب شہیر مفتی کمال احمد علیمی نظامی : استاذ و مفتی دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

حضرت صوفی نظام الدین علیہ الرحمہ شریعت و تصوف کے آفتاب و ماہتاب تھے

از: قاری رئیس احمد خان
دارالعلوم نور الحق چرہ محمد پور

فیض آباد، ضلع ایودھیا، یوپی، انڈیا،

ماضی قریب کے صوفیاء کرام کی فہرست میں ایک شخصیت بہت ہی اہمیت کی حامل اور نمایاں رہی ہے ، جو دنیائے اسلام و سنیت میں کبھی محتاج تعارف نہیں رہی بلکہ وہ علماء ومشائخ اہلسنت کے درمیان ہمیشہ مقبول ومحبوب رہی، وہ شخصیت کوئی اور نہیں بلکہ وہ بابرکت ذات گرامی خطیب البراہین حضرت علامہ مولانا صوفی نظام الدین صاحب قبلہ محدث بستوی علیہ الرحمہ والرضوان کی تھی،

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے لگائے ہوئے علمی چمن سے حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ اپنے لباس فضیلت کو مختلف خوشبوؤں سے بسا کر زندگی کی آخری سانس تک لوگوں کو معطر کرتے رہے، حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ اپنے عہد کے مروجہ علم و فن سے آراستہ ہو کر ملک کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام امرڈوبھا بستی کو مسند تدریس سے زینت بخشی اور اسی ادارہ کو اپنے لیے مستقل مرکز تدریس و تبلیغ بھی بنالیا، کچھ عرصہ بعد امرڈوبھا کے لوگوں کو ایک نیا مژدۂ جانفزا سننے کو ملا کہ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی علیہ الرحمہ کے نور نظر اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے محبوب نظر جن کے تعلق سے حافظ ملت علیہ الرحمہ اکثر فرماتے رہے کہ یہ کام کی مشین ہیں یعنی مفکر ملت، محی القرأت حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمہ کی بھی دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام امرڈوبھا میں آمد ہورہی ہے یہ خبر سنتے ہی اہل امرڈوبھا کی خوشیوں سے ان کی باچھیں کھل گئیں،

الحمدللہ وہ دن بھی آگیا کہ حضور مفکر ملت حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ فیضان قادری وفیضان شعیب الاولیاء اور فیضان حافظ ملت لیکر علماء کے معتمد خاص اور مدارس اہلسنت کے سچے بہی خواہ تنویر الاسلام امرڈوبھا آگئے ، حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کے آتے ہی حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ نے وہ ساری ذمہ داریاں ان کے سپرد فرمادیں جو حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کے ذمہ تھیں، حضرت ان ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے بعد اطمینان وسکون کے ساتھ فریضۂ تدریس و تبلیغ اور رشد وہدایت میں پوری طرح منہمک ہوگئے اور حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ، حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی ساری ذمہ داریاں اپنے سر لیکر تنویر الاسلام امرڈوبھا کی ترقی کے لیے جو سمت متعین فرمائی اسی سمت میں اہل مدارس صرف نہ یہ کہ چل پڑے بلکہ اہل مدارس اہلسنت حضرت قادری صاحب علیہ الرحمہ کے متعینہ راستے کو اپنا کر ان کے مقلد بن گئے، احباب گرامی

----- تحریر کے آخر میں خاکسار بارگاہ نظامی میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اہل عقیدت کی توجہ چاہتا ہے اور اپنی بات کہنے میں حق بجانبِ بھی ہے کہ خطیب البراہین حضرت صوفی محمد نظام الدین صاحب علیہ الرحمہ اپنے عہد کے نہ تو روایتی صوفی تھے اور نہ ہی وہ روایتی عالم تھے بلکہ وہ اپنے دور کے شریعت وطریقت اور تصوف کے آفتاب و ماہتاب تھے، یہی وجہ ہے کہ حضرت صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کے مریدین حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃاللہ علیہ کا انہیں پر تو تصور کرتے ہوئے اپنے شیخ کی بارگاہ میں یوں رقص کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جس کی ترجمانی کرتے ہوئے ملک کے معروف ومشہور شاعر حضرت معراج فیض آبادی مرحوم رقم طراز ہوئے ہیں کہ

میں بھی خسرو کی طرح شعر کہوں رقص کروں
کاش مجھ کو کوئی محبوب الٰہی مل جائے

حضور خطیب براہین صوفی صاحب علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر اہل عقیدت کو ♡ دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاؤں کی بھی گزارش کرتے ہیں۔

محی السنہ تاج الاصفیا خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین قادری برکاتی رضوی محدث بستوی نور اللہ مرقدہ

محمد علی شیر قادری نظامی

حضور خطیب البراہین محمد صوفی نظام الدین محدث بستوی علیہ الرحمہ علم و تقوی، زہد ورع اور اخلاق حمیدہ کے پیکر تھے۔آپ کی ذات گرامی ایک کامل عالم، متقی صوفی، اور باعمل محدث کی حیثیت رکھتی تھی۔آپ کی زندگی کا ہر پہلو قران و سنت کی روشنی میں گزرنے کا مظہر تھا۔آپ کی طبیعت میں انکساری، عاجزی اور حیا نمایاں تھی۔ چال میں وقار، گفتار میں نرمی، اور نگاہوں میں حیا کی جھلک ہمیشہ دیکھی جاتی تھی نگاہیں نیچی رکھنا آپ کا معمول تھا، جو آپ کے دل کی پاکیزگی اور خوف خدا کا مظہر تھا۔دنیاوی جاہ و جلال سے بے نیاز ،آپ ہمیشہ دین کی خدمت اور لوگوں کی اصلاح میں مصروف رہتے۔ حضور خطیب البراہین محدث بستوی علیہ الرحمہ کی مجالس نصیحت و معرفت سے بھرپور ہوتیں۔آپ کی گفتگو دلوں کو نرم کردیتی ،اور سننے والا عمل کی طرف راغب ہو جاتا۔آپ فرمایا کرتے تھے کہ عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اور صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کو پہچان کر اسے قابو میں رکھے۔آپ کے علم کا دائرہ وسیع اور آپ کا عمل اس علم کا عکس تھا۔آپ نے ہمیشہ اخلاص، تقوی اور اخلاق حسنہ کو اپنا شعار بنایا۔اپنے شاگردوں اور مریدوں کو بھی یہی نصیحت اور وصیت فرماتے کہ علم کا مقصد صرف زبان کی فصاحت نہیں بلکہ دل کی اصلاح اور عمل کی پختگی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور خطیب البراہین صوفی محمد نظام الدین محدث بستوی علیہ الرحمہ کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے آپ کا تقوی، علم ،حیا، اور نصیحت آموز طرز زندگی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ حقیقی علم وہی ہے جو انسان کو خدا کے قریب کر دے اور حیا و عاجزی سے آراستہ کر دے۔

اللہ تعالی ہم سب کو صوفی سرکار کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ان کا فیضان ہم سب کے اوپر جاری وساری فرمائے۔آمین

محمد علی شیر قادری نظامی :
روضہ شریف، مہوتری نیپال

حضور خطیب البراہین ملت کے سچے پاسبان

حضور خطیب البراھین حضرت علامہ مفتی صوفی محمد نظام الدین برکاتی مصباحی علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں، آپ علیہ الرحمہ ایک جلیل القدر عالمِ دین، خطیب، مصنف اور مبلغِ اہلِ سنت تھے۔آپ اپنے وقت کے ممتاز علما میں شمار کیے جاتے تھے اور تصوف کے روشن چراغ تھے۔

ان کے علاوہ کئی اہم خصوصیات کے حامل بھی تھے۔علم و فضل میں یکتا، فصاحت و بلاغت میں بے مثال، مسلکِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ کے سچے ترجمان۔

منبر و محراب کے شعلہ بیان خطیب، جن کے بیانات نے لاکھوں دلوں کو ایمان و عشقِ رسول ﷺ سے منور کیا۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ فتاویٰ نویسی، تصنیف و تالیف اور دعوت و تبلیغ میں سرگرم رہے۔آپ نے ہر موقع پر شریعتِ مصطفوی ﷺ کی سربلندی کے لیے آواز بلند کی۔

آپ کی گفتگو اور اندازِ تبلیغ سے عشقِ رسول ﷺ ٹپکتا تھا۔محافلِ میلاد اور جلسات میں آپ کے خطبات سن کر لوگ ایمان و عشق سے سرشار ہو جاتے۔باطل نظریات، بدعات اور گمراہ فرقوں کے مقابلے میں ہمیشہ دلائل کے ساتھ اسلامِ حقیقی کا دفاع فرمایا۔

آپ کے بیانات اور خطبات میں علم و حکمت کی گہرائی کے ساتھ روحانیت کی حلاوت بھی ہوتی تھی۔آپ نے عملی طور پر سنتِ نبوی ﷺ کو اپنی زندگی میں نافذ کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔

شریعت کی پاسداری اور تقوی وورع کا یہ عالم تھا کہ جس وقت آپ الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور میں زیر تعلیم تھے اس وقت آپ نے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں یہ عرئضہ پیش کیا کہ حضور میرے ساتھی مجھے صوفی کہتے ہیں جبکہ میں اپنے کو اس کا مصداق نہیں سمجھتا۔آپ ان لوگوں کو سمجھا دیں کہ اس طرح نہ کہیں۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو بغور دیکھا اور پرزور انداز میں ارشاد فرمایا جی ہاں ہم بھی آپ کو صوفی صاحب کہتے ہیں اور آپ ہیں تو اس لئے کہتے ہیں۔ (بحوالہ ماہنامہ اشرفیہ مئی 2013ء۔ محدث بستوی سنت رسول کے آئینے میں)

الحمدللہ ہماری پوری ٹیم اس بات سے بہت خوش ہیں کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی حضور خطیب البراہین کے فیوض و برکات ست مالا مال ہونے کا موقع میسر ہوا ہے۔ہماری ٹیم کی جانب سے ان کے جملہ خانوادے، متعلقین، محبین، مخلصین کو عرس حضور خطیب البراہین بہت بہت مبارک ہوں۔اللہ تعالیٰ حضرتِ خطیب البراھین علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

از قلم: محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی
بنوٹا، مہوتری، نیپال
نائب ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز

سال گزشتہ کی طرح اس سال بھی عرس حضور خطیب البراہین کے موقع سے نیپال اردو ٹائمز کی جانب سے خصوصی شمارہ نکالنے پہ ہمیں بہت مسرت ہورہی ہے۔

ہم اپنی پوری ٹیم کی جانب سے حضور تاج الاصفیا کے جملہ شہزادگان، مریدین متوسیلن و متعلقین کو ڈھیر ساری مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محمد سراقہ حسن رضوی
معاون ایڈیٹر (خصوصی نامہ نگار)

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

ذکر حضور خطیب البراہین

انیس الرحمن حنفی رضوی بہرائچ استاد و ناظم تعلیمات جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول سوار ضلع رامپور یوپی

ذکرِ صالحین وہ مقدس آئینہ ہے جس میں بندۂ مومن اپنے کردار و اعمال کا عکس دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: فَاذۡكُرُوۡنِىۡٓ اَذۡكُرۡكُمۡ —— ''تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا چرچا کروں گا۔'' یہ وعدۂ ربانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ اولیاء بھی رحمت و برکت کا وسیلہ ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنۡ لَمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لَمۡ یَشۡکُرِ اللہَ —— ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا، اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔'' اسی مفہوم کو حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یوں بیان فرمایا: اِنَّ الرَّحۡمَۃَ تَنۡزِلُ عِنۡدَ ذِکۡرِ الصَّالِحِیۡنَ —— ''جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔'' پس صالحین کے تذکرے سے دلوں کو تسکین اور روحوں کو طہارت نصیب ہوتی ہے۔ انہی پاکیزہ نفوس میں ایک روشن نام حضرت علامہ محمد نظام الدین المعروف بہ صوفی صاحب خطیب البراہین علیہ الرحمہ کا ہے، جن کی زندگی علم، عمل، تقویٰ، اخلاص اور خدمتِ دین کا حسین امتزاج تھی۔

اُترپردیش کے معروف گاؤں اگیا (پوسٹ دودھارا، ضلع سنت کبیر نگر — خلیل آباد) کی بابرکت زمین 21، رجب المرجب 1346ھ کو اس وقت جگمگا اٹھی جب ایک نورانی وجود نے اس خاکی دنیا میں آنکھ کھولی۔ والدین نے محبت سے نام رکھا محمد نظام الدین۔ بچپن ہی سے آپ کے مزاج میں سنجیدگی، شرافت اور دین سے گہری وابستگی نمایاں تھی۔ کھیل کود، لغو مشاغل اور فضول باتوں سے ہمیشہ اجتناب فرمایا، گویا آپ کی فطرت بچپن سے ہی زہد و تقویٰ کی آئینہ دار تھی۔

ابتدائی تعلیم مقامی مکتب سے حاصل کی۔ بعد ازاں دارالعلوم تدریس الاسلام، بسڈیلا (بستی) سے باقاعدہ تعلیمی سفر شروع ہوا۔ علم کی تشنگی نے آپ کو آگے بڑھنے پر آمادہ کیا تو مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ، میرٹھ تشریف لے گئے، جہاں حضرت علامہ حاجی مبین الدین محدث امروہوی اور امام النحو حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی علیہما الرحمہ سے علم و تربیت کا فیض حاصل کیا۔ تعلیم کے اعلیٰ مدارج کے لیے آپ نے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا رخ کیا۔ وہاں حضور حافظِ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ کی روحانی و علمی صحبت نصیب ہوئی۔ اشرفیہ کے اساتذۂ کرام نے آپ کی ذکاوت، اخلاق اور تبحرِ علمی کو سراہا۔ آخرکار حضور حافظِ ملت اور دیگر اکابر علماء کی دستِ مبارک سے آپ کو دستارِ فضیلت عطا کی گئی۔

تعلیم کے دوران آپ کی غیر معمولی روحانیت اور عبادت گزاری نے اساتذہ و طلبہ سب کو متاثر کیا۔ آپ دارالاقامہ میں راتوں کو عبادت کرتے، فجر سے قبل وضو کی حالت میں پائے جاتے۔ دارالاقامہ کے نگران حضرت مولانا احمد علی مبارکپوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''میں جب فجر کے لیے طلبہ کو بیدار کرنے جاتا تو مولانا نظام الدین کو ہمیشہ وضو کرتے یا وضو سے فارغ پاتا۔'' یہی اخلاص و پرہیزگاری دیکھ کر ساتھی طلبہ نے آپ کو "صوفی صاحب" کے لقب سے پکارنا شروع کیا۔ ابتدا میں آپ نے اس لقب سے احتراز کیا، مگر جب حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ''جی ہاں، ہم بھی آپ کو صوفی صاحب کہتے ہیں، اور آپ ہیں اس کے سچے مصداق۔'' یوں یہ لقب آپ کی شناخت بن گیا۔ اور سچ ہے: ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثال قوتِ بیان عطا فرمائی تھی۔ آپ نے زمانۂ طالبِ علمی ہی میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کی تقریر کا خاصہ یہ تھا کہ ہر بات دلیل و حوالہ کے ساتھ فرماتے —— قرآن کی آیت کا نمبر، پارہ، رکوع، حدیث کا باب، صفحہ اور ماخذ بیان کرتے۔ آپ کے بیان میں نہ لفاظی تھی نہ تصنع؛ بلکہ سادہ، مدلل اور دلنشین انداز تھا۔ یہی امتیاز دیکھ کر علماء و خطباء نے آپ کو "خطیبُ البراہین" کا لقب دیا —— یعنی ''دلائل و براہین کے ساتھ خطبہ دینے والا مقرر۔'' آپ کی خطابت نے عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء کو بھی متاثر کیا۔ خود حضور حافظِ ملت علیہ الرحمہ ایک جلسے میں آپ کی تقریر سن کر مسرور ہوئے اور دعا دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تمہارے علم و بیان میں برکت عطا فرمائے۔'' یہی آپ کے کمالِ علم و اخلاص کی گواہی تھی۔

علم کی شمع آپ نے اپنی پوری حیات میں روشن رکھی۔ کل چھپن سال آپ نے درس و تدریس کی خدمت انجام دی۔ آپ نے ذیل کے اداروں میں تدریسی فرائض انجام دیے: (1) دارالعلوم اہلِ سنت فیض الاسلام، مہنداول (بستی) (2) دارالعلوم اہلِ سنت شاہ عالم، احمد آباد (گجرات) (3) دارالعلوم اہلِ سنت فضل رحمانیہ، پچپیڑوا (گونڈہ) (4) دارالعلوم اہلِ سنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا (بکھرہ خلیل آباد)۔ آخری مذکورہ ادارے میں آپ پینتالیس برس تک شیخ الحدیث رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اکیس سال تک بغیر کسی معاوضے کے بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔ یہ آپ کے اخلاص اور علم دوستی کی روشن دلیل ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے: اِنَّمَا یَخۡشَی اللہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا —— ''اللہ سے تو اس کے بندوں میں صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔'' حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی زندگی اس آیت کی عملی تفسیر تھی۔ آپ کا ہر قول و فعل خوفِ خداوندی سے معمور تھا۔ ایک مرتبہ سرکاری معائنہ کے لیے ایک خاتون انسپکٹر دارالعلوم میں آئیں۔ لوگوں نے گزارش کی کہ حضرت ان سے ملاقات کر لیں تو ادارے کو فائدہ ہوگا۔ آپ نے نہایت جلال سے فرمایا: ''دین دے کر دنیا لینا سب سے بڑا خسارہ ہے، میں ایسا خسارہ کبھی قبول نہیں کر سکتا۔'' یہ آپ کی غیرتِ ایمانی اور استقامت کا مظہر تھا۔ زمانۂ طالب علمی میں ایک بار آپ مٹر کی کھیت میں گئے اور چند پھلیاں توڑ لیں۔ قریب سے گزرتے شخص نے کہا: ''یہ کھیت آپ کا نہیں، تجمل حسین صاحب کا ہے۔'' یہ سنتے ہی خوفِ الٰہی سے لرز گئے، فوراً گھر واپس آئے، مالکِ کھیت سے معذرت کی اور مٹر واپس کر دی۔ مالک نے بچے کی یہ خشیت دیکھ کر کہا: ''یہ بچہ عام نہیں، اللہ کا خاص بندہ ہے۔'' ایک روز آپ نے بکھرہ کے درزی سے فرمایا کہ آستین میں زِپ لگاؤ۔ درزی نے اپنی کترن سے سفید کپڑا لگا دیا۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا: ''دوسرے کا کپڑا بلا اجازت میرے لیے جائز نہیں، اسے فوراً نکال دو۔'' پھر اپنا کپڑا خرید کر لگوایا۔ یہ وہ باریک بینی اور تقویٰ تھا جو صرف اولیاء کاملین کے نصیب میں ہوتا ہے۔

اولیاءِ کرام کی دو بنیادی صفات قرآن نے واضح کیں: ایمان اور تقویٰ۔ حضرت صوفی صاحب علیہ الرحمہ کی پوری حیات ان دونوں اوصاف سے مزین تھی۔ علم کے وارث، سنت کے پابند، خلقِ خدا کے خیر خواہ اور نفس کے مجاہد تھے۔ لوگوں نے آپ کو زندگی ہی میں ''زِندہ ولی'' کے لقب سے یاد کیا۔ جیسا کہ امام اہلِ سنت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا مہک سکے حور سراغ لے کے چلے

یکم جمادی الاخرہ 1434ھ بروز جمعرات صبح آٹھ بجے وہ ساعت آئی جب یہ چراغِ علم و عرفان اپنے ربِّ کریم سے جا ملا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ)۔ ۲ جمادی الاولی کو بعد نماز جمعہ، ان کے جانشین محترم صاحبزادے حضرت علامہ حاجی الشاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کو آپ کے وطنِ اگیا میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آج بھی آپ کا مزار اہلِ محبت کے لیے زیارت و فیض کا مرکز ہے۔

حضرت علامہ محمد نظام الدین صوفی صاحب خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ علم اگر تقویٰ سے خالی ہو تو وہ روشنی نہیں رہتا، عمل اگر اخلاص کے بغیر ہو تو اس میں برکت نہیں، اور خدمتِ دین اگر دنیا کے مفاد کے لیے ہو تو وہ عبادت نہیں، تجارت بن جاتی ہے۔ آپ کی زندگی قرآن و سنت کے عملی مظاہر سے بھری تھی۔ آپ نے دکھا دیا کہ علم کے ساتھ عمل، تقویٰ کے ساتھ خشیت، اور تبلیغ کے ساتھ اخلاص ہی حقیقی کامیابی کا راز ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کے درجات بلند فرمائے، ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطیب البراہین صوفی نظام الدین علیہ الرحمہ کی دینی و علمی خدمات

(حافظ) افتخار احمد قادری

زمانہ حال میں جب دین و ایمان کی قدریں ماند پڑ رہی تھیں اور دنیا پرستی کے سیلاب میں اخلاص و عمل کے چراغ بجھتے جا رہے تھے ایسے وقت میں کچھ پاکیزہ نفوس ایسے بھی جلوہ افروز ہوئے جنہوں نے اپنی علمی و روحانی روشنی سے معاشرے کے اندھیروں کو منور کیا۔ انہی ربانی ہستیوں میں ایک تابناک نام حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کا ہے جنہیں اہلِ علم و اہلِ دل ''خطیب البراہین'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کا تعلق ایک دینی گھرانے سے تھا جس کی فضا میں علم و معرفت، زہد و تقویٰ اور عشقِ رسول ﷺ کی خوشبو رچی بسی تھی۔ بچپن ہی سے آپ کے چہرے سے علم و عمل کے آثار جھلکنے لگے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ کے معروف علما سے حاصل کی اور بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لیے برصغیر کے ممتاز دینی مراکز کا رخ کیا۔ قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر، عقائد و منطق کے ساتھ ساتھ سلوک و تصوف میں بھی آپ نے کمال حاصل کیا۔ آپ کو اپنے اساتذہ کرام سے ظاہری و باطنی علوم کی ایسی برکتیں حاصل ہوئیں جنہوں نے آپ کو ایک کامل عالمِ ربانی بنا دیا۔

حضرت صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ بیان، قوتِ استدلال اور دلوں کو بدل دینے والی تاثیر عطا فرمائی تھی۔ آپ کی خطابت کا انداز مدلل، علمی، مؤدب اور روح پرور تھا۔ قرآن و حدیث کے دلائل، اقوالِ ائمہ و اولیاء کے حوالے اور منطقی ترتیب کے ساتھ آپ کے خطبات سامعین کے دلوں میں حق کی روشنی بکھیر دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ آپ کے خطبات کو ''برہان ناطق'' کہتے تھے اور اسی نسبت سے آپ ''خطیب البراہین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ملک کے گوشے گوشے میں سفر فرمایا۔ ہر جگہ منبر و محراب سے دینِ مصطفی ﷺ کی صداقتوں کو بیان کیا، بدعات و خرافات کے خلاف علمی انداز میں آواز اٹھائی اور عشقِ رسول ﷺ کو دلوں میں راسخ کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ آپ علیہ الرحمہ صرف خطیب ہی نہیں بلکہ ایک بلند پایہ مدرس اور مربی بھی تھے۔ آپ نے مختلف مدارس میں طویل عرصہ تدریس فرمائی۔ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں طلبہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔ آپ کا درس صرف کتابوں تک محدود نہ ہوتا بلکہ تزکیہ نفس، حسنِ اخلاق اور عملی زندگی میں سنتِ نبوی ﷺ کی پیروی کی تلقین بھی اس کا جزوِ لازم تھی۔ آپ کے شاگرد آج برصغیر، خلیج، یورپ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

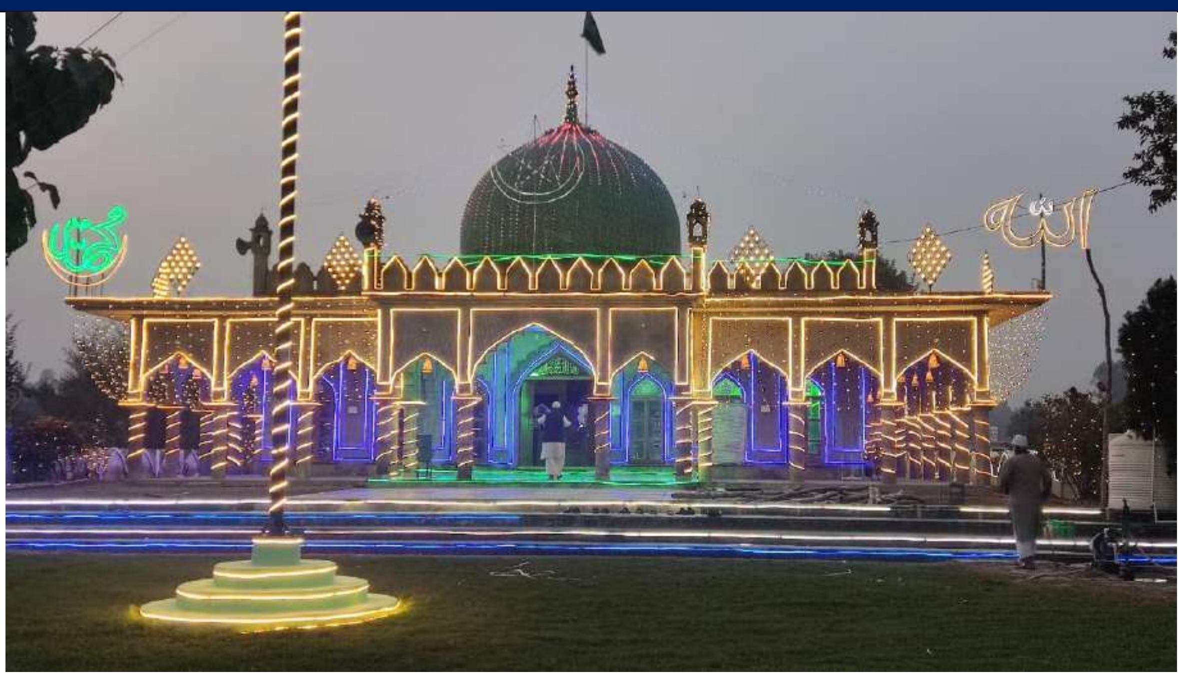

حضرت صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ قلم و قرطاس کے بھی عاشق تھے۔ آپ نے اپنی علمی بصیرت کو کتابی صورت میں بھی محفوظ فرمایا۔ عقائد، فقہ، منطق اور تصوف کے موضوعات پر آپ کی تحریریں آج بھی اہلِ علم کے لیے سرمایہ علم و بصیرت ہیں۔ آپ کی تحریروں میں قرآن و سنت کی گہرائی، استدلال کی قوت اور عشقِ مصطفی ﷺ کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ آپ علیہ الرحمہ کا قلب عشقِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ سے لبریز تھا۔ آپ نے سلوک و طریقت کے میدان میں بھی بڑی خدمت انجام دی۔ بیعت و ارشاد کا سلسلہ قائم فرمایا اور بے شمار سالکین کو راہِ حق پر گامزن کیا۔ آپ کی خانقاہ ذکر و شکر، عبادت و ریاضت اور اصلاحِ نفس کا مرکز تھی۔ دنیاوی شہرت سے دور، خلوص و اخلاص کے ساتھ آپ نے لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے آباد کیا۔ آپ علیہ الرحمہ کی پوری زندگی اخلاص و استقامت اور دینی غیرت سے عبارت تھی۔ آپ نے نہ کسی سے مفاد لیا، نہ حق گوئی سے پیچھے ہٹے۔ آپ کے نزدیک دین کی خدمت عبادت کا اعلیٰ ترین درجہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جانے کے بعد بھی آپ کی یادیں اہلِ ایمان کے دلوں میں زندہ ہیں۔

جب آپ نے اس دنیا سے رخصت فرمائی تو علم و عرفان کا ایک آفتاب غروب ہوا لیکن آپ کے شاگرد آپ کے ملفوظات، آپ کی تصنیفات اور آپ کی قائم کردہ علمی و روحانی تحریکیں آج بھی آپ کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ اہلِ محبت آج بھی آپ کے مزارِ پرانوار پر حاضری دے کر علم و عرفان کی خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ اگر نیت خالص ہو، مقصد رضائے الٰہی ہو اور دل میں عشقِ مصطفی ﷺ کی حرارت ہو تو انسان ایک معمولی ذرہ ہوتے ہوئے بھی علم و عمل کا آفتاب بن سکتا ہے۔ آپ کی پوری زندگی دینِ متین کی خدمت، عشقِ رسول ﷺ کی ترویج

و اشاعت اور امتِ مسلمہ کی اصلاح کے لیے وقف تھی۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ دین کی خدمت صرف منبر و محراب تک محدود نہیں بلکہ انسان کی پوری زندگی اس کی ترجمان بن جانی چاہیے۔ آپ کے دل میں امتِ مصطفی ﷺ کا درد، اخلاص و ایثار کا جذبہ اور دین کے غلبے کی تڑپ ہر وقت موجزن رہتی تھی۔ آپ نے جس خلوص کے ساتھ اپنے فرائضِ دینیہ انجام دیے اس کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ آپ کے نزدیک دین کا کام محض وعظ و نصیحت کا نہیں بلکہ عمل و اخلاق کا مظہر تھا۔ جب آپ نے اس فانی دنیا کو الوداع کہا تو ایک ایسا چراغ بجھا جس کی روشنی نے ہزاروں دلوں کو منور کیا تھا۔ آپ کی رحلت سے علم و عرفان کا آفتاب ضرور غروب ہوا مگر آپ کی تعلیمات آپ کے شاگردان رشید اور آپ کی علمی و روحانی مجالس آج بھی اس آفتاب کی کرنوں کی مانند اہلِ ایمان کے دلوں کو روشن کیے ہوئے ہیں۔

آپ کے مزارِ اقدس پر جب کوئی اہلِ محبت حاضری دیتا ہے تو اسے صرف ایک قبر نہیں بلکہ علم و عرفان، ذکر و فکر اور عشقِ الٰہی کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ آپ نے اپنی زندگی سے ہمیں یہ سبق دیا کہ اگر انسان کی نیت خالص ہو، دل میں عشقِ مصطفی ﷺ کی حرارت ہو، اور مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہو تو وہ وقت و حالات کی تنگیوں کے باوجود علم و عمل کا مینارِ نور بن سکتا ہے۔ آپ نے یہ باور کرایا کہ دنیا کی اصل کامیابی شہرت یا دولت میں نہیں بلکہ اس میں ہے کہ بندہ اپنے رب کو راضی کر لے اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لے۔

آج جب آپ علیہ الرحمہ کے تذکرے کو پڑھتے یا سنتے ہیں تو دل گواہی دیتا ہے کہ یہ وہ ہستی تھیں جنہوں نے دین کو اپنا مقصدِ حیات بنایا اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے آخری سانس تک محنت و قربانی کا دامن نہ چھوڑا۔ آپ کی خدمات نہ صرف ایک زمانے تک محدود رہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی علم و معرفت کی مشعل بن گئیں۔ آپ کی قائم کردہ خانقاہیں، مدارس اور شاگردان رشید آج بھی آپ کی فکر و تعلیمات کے امین بن کر دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ کے آثار، ملفوظات، تصنیفات اور خطبات اہلِ علم و اہلِ دل کے لیے ہمیشہ رہنمائی کا ذریعہ رہیں گے۔ آپ کا وجود ایک ایسے درخت کی مانند تھا جس نے اپنے سائے میں سینکڑوں تشنہ دلوں کو سکون و قرار بخشا اور اپنے ثمرات سے علم و عمل کے متلاشیوں کو سیراب کیا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ حضرت علامہ صوفی محمد نظام الدین علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری و ساری رکھے، ان کے مزارِ پرانوار کو مرکزِ تجلیات بنائے، ان کے شاگردوں اور متعلقین کو ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے والا، علم و عمل اور عشق و اخلاص کا پیکر بنائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

*کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، مغربی اترپردیش

خصوصی پیش کش نیپال اردو ٹائمز

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
01/اکتوبر/2026- مطابق 18/ربیع الثانی 1448ھ 15 گتے کارتک 2083
خصوصی شمارہ

حضور خطیب البراہین علیہ الرحمۃ کی شخصیت کا علمی اور تدریسی پہلو

محمد جمیل علیمی مصباحی
جامعہ اشرفیہ مبارک پور

حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کی روحانی و باطنی اور فکری بالیدگی و ترقی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ جب آپ نے اس خاکدان گیتی پر اپنی آنکھیں کھولیں تو آپ کو ایسے عظیم والدین کی آغوش محبت و شفقت نصیب ہوئی جو دینداری، عبادت گزاری اور تقوی شعاری میں ممتاز تھے

آپ کی والدہ محترمہ ایک تہجد گزار، تلاوت کلام اللہ سے عشق کرنے رکھنے والی، عابدہ و زاہدہ خاتون تھیں جبکہ والد محترم صوم و صلوٰۃ کے پابند، صالح و نیک سیرت اور ذہین و فطین شخصیت کے حامل تھے

یوں آپ کی پرورش و پرداخت دینی و اسلامی فضا میں ہوئی

اور زمانۂ طالب علمی میں علامہ سخاوت علی اور علامہ کاظم علی، اشرف العلما حضرت علامہ سید حامد اشرف اشرفی جیلانی، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند بدر الملۃ والدین حضرت علامہ بدر الدین احمد قادری رضوی علیھم الرحمۃ وغیرہ جیسی عظیم شخصیات کی سنگت ورفاقت ملی

مزید برآں یہ کہ اپنے وقت کے اکابر علمائے اہل سنت ، یگانہ روزگار شخصیات سے شرف تلمذ حاصل ہوا جو اپنے زمانے میں خود اپنی مثال آپ تھے

جب اتنی ساری خصوصیات شخص واحد میں جمع ہو جائیں تو لا محالہ ایسا شخص اپنے وقت کا ایک عظیم مفتی، مدرس، محقق، فقیہ، خطیب، صوفی، الحب في الله والبغض في الله کا پیکر، عاشق رسول ﷺ، مقبول انام اور قابل تقلید اور گوناگوں صلاحیتوں کا حامل بزرگ بن کر ابھرتا ہے_

یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت کو جس جہت سے بھی دیکھا جائے تو فضائل و کمالات کا ایک جہان نظر آتا ہے

اسی وجہ سے جب کوئی قلم کار، خطیب یا شاعر آپ کی شخصیت پر کچھ لکھنا، بولنا، کہنا چاہتا ہے تو بے ساختہ اس کی زبان سے یہ شعر نکل جاتا ہے شکار ماہ کہ تسخیر افتاب کروں
کسے میں ترک کروں کس کا انتخاب کروں

حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ و الرضوان الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے فراغت کے فوراً بعد ہی سے بغرضِ خدمتِ دین متین درس و تدریس اور تحریر و تقریر سے منسلک ہو گئے اور ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۳ء تک مختلف مدارس میں رہ کر اپنے علمی اور روحانی فیضان سے طالبان علوم نبویہ کو مالا مال فرماتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی تحریر و تقریر سے عام لوگوں کی بھی اصلاح و تربیت فرما کر ان کے قلوب واذہان کو جلا بخشتے رہے_

اور پھر جب ۱۹۶۳ء میں آپ کے علمی مقام و مرتبہ اور طریقۂ درس و تدریس کا شور و غوغا چہار جانب ہونے لگا تو آپ کے روحانی مربی اور استاذ حضور رئیس الاتقیا علامہ مبین الدین امروہوی علیہ الرحمۃ نے منظر اسلام بریلی شریف میں درس و تدریس کی خدمت انجام دینے کے لیے اپنے پاس مدعو کیا، اور عین اسی وقت آپ کے رفیقِ درس علامہ سخاوت علی علیہ الرحمۃ نے بھی دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا میں بحیثیت مدرس تشریف آوری کے لیے دعوت پیش کی، یہ صورت حال آپ کے لیے تشویش اور تردد کا سبب بن گئی کہ ترجیح کسے دی جائے، ایک جانب استاذ محترم تو دوسری جانب دیرینہ رفاقت، ایک جانب اہل و عیال سے دوری تو دوسری جانب قربت، تو اس عقدہ کے حل کے لیے حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ نے استاذ محترم کی بارگاہ میں ایک خط ارسال کیا اور مکمل صورتِ حال سے آگاہ کر کے فیصلہ استاذ محترم کے سپرد کر دیا کہ "آپ جو حکم فرمائیں سر آنکھوں پر_"

چنانچہ حضور رئیس الاتقیا نے حالات اور آبائی وطن سے قربت کے پیش نظر فرمایا کہ آپ {حضور خطیب البراھین} بریلی شریف نہ آکر دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا تشریف لے جائیں تو کچھ اس طرح تنویر الاسلام میں حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کی آمد و تشریف آوری ہوئی_

استاذ محترم کی اجازت کے بعد آپ نے دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے رضا مندی ظاہر فرمائی اور ۱۴ اپریل ۱۹۶۳ء سے باضابطہ طور پر درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا آغاز فرمادیا اور پھر علامہ سخاوت علی اور حضور خطیب البراھین اور دیگر اساتذہ کرام کی مساعیٔ جمیلہ سے مدرسہ تنویر الاسلام نے میدان درس و تدریس میں ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا_ اور پھر کچھ عرصہ بعد علامہ سخاوت علی نے اپنے کاروباری مصروفیات کے باعث منصب صدارت سے استعفی دے کر ممبئی چلے گیے،

جس کے بعد اراکینِ مدارس نے حضور خطیب البراھین کو منصب صدارت پر متمکن کرنے کی بڑی جد و جہد اور کوشش کی لیکن ابتداءً حضور خطیب البراھین نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کیا مگر جب انھوں نے اراکین مدارس کے پیہم اصرار اور خلوص و للہیت کو دیکھا تو اپنی نفی کو اثبات میں بدل کر منصب صدارت کو قبول فرمالیا_

آپ کے منصب صدارت پر فائز ہوتے ہی مدرسہ تنویر الاسلام کے مقدر کا ستارا بام عروج کو پہنچ گیا_

حضور خطیب البراھین کے زمانۂ صدارت میں مدرسہ تنویر الاسلام نے عروج و ارتقا کے کتنے منازل طے کیے اس کا اندازہ حضرت علامہ ادریس بستوی نائب ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کی تحریر سے لگایا جا سکتا ہے، آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :

حضرت خطیب البراھین علیہ الرحمہ کے دور صدارت میں دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام ملک کی صف اول کی درسگاہ میں شمار کیا جانے لگا، کثیر تعداد میں بیرونی طلبا یہاں نظر آنے لگے اور جدید درسگاہوں کی تعمیرات کا بھی سلسلہ چل پڑا، آپ کے صدارت کا فیضان واضح طور پر نظر آنے لگا، ایک جدید مسجد دار العلوم کے گراؤنڈ میں بنام تنویر المساجد تعمیر ہوئی جو اس علاقے میں منفرد المثال ہے، حقیقت یہ ہے کہ دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام کے عروج و ارتقا کی ساری داستان حضرت خطیب البراھین علیہ الرحمہ کی مرہون منت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آپ کی دعائے نیم شبی اور آہ سحر گاہی نے تنویر الاسلام کو بام عروج تک پہنچادیا_

(خطیب البراھین ایک منفرد المثال شخصیت بحوالہ جہان خطیب البراھین)

طریقۂ تدریس

حضور خطیب البراھین جہاں گوناگوں صلاحیت و قابلیت کے حامل تھے وہیں آپ میدانِ علم و فضل اور درس و تدریس کے ایسے کوہ گراں اور افہام و تفہیم کے ایسے سکندر اعظم تھے جس کو میں اپنے الفاظ کے بجائے آپ کی بارگاہ کے فیض یافتہ علمائے کرام کے گراں قدر تاثرات کو نقل کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں_

چنانچہ حضرت علامہ محمد ادریس بستوی نائب ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور یوں تحریر فرماتے ہیں :

حضور خطیب البراھین کا انداز درس نہایت ہی سادہ اور پر اثر ہے، آپ کا معمول ہے کہ جو کتاب بھی پڑھاتے ہیں اس کا پورا حق ادا کر دیتے ہیں_

(خطیب البراھین ایک منفرد المثال شخصیت بحوالہ جہان خطیب البراھین)

اور علامہ مقبول احمد سالک مصباحی بانی جامعہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی یوں رقمطراز ہیں کہ :

حضرت کا انداز تدریس بڑا نرالا ہوتا تھا، میرا خیال ہے کہ آپ کا انداز آپ کے استاذ گرامی جلالۃ العلم حضور حافظ ملت حضرت علامہ الحاج عبدالعزیز محدث مبارک پوری بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور سے کافی ملتا جلتا تھا کیونکہ حافظ ملت بھی لمبی چوڑی تقریر کر کے طلباء کا وقت ضائع نہیں کرتے تھے، عموماً حضرت صوفی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ضروری مقامات پر تشریح کر دیتے، اگر کہیں کوئی اعتراض پیدا ہونے والا ہوتا تو اسے پہلے ہی دفع کر دیتے، طلبا سے عبارت ضرور پڑھواتے، الفاظ و اعراب کی غلطی پر سخت تنبیہ کرتے_

(آئینۂ محدث بستوی بحوالہ جہان خطیب البراھین)

درس بخاری

آپ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء میں دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام سے ریٹائر ہو گئے لیکن اراکین مدارس اور دیگر ذمہ داران نے آپ کے خلوص و للہیت اور حسن تدبیر و انتظام کو مد نظر رکھتے ہوئے وہاں سے جانے نہ دیا بلکہ آپ سے درخواست کیا کہ آپ شیخ الحدیث کے مقام پر فائز رہ کر درس بخاری دیں جس پر آپ نے رضا مندی کا اظہار فرمایا اور پھر تقریباً ۲۱ سال تک اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کی رضا کے لیے بلا معاوضہ درس بخاری سے مستفیض فرماتے رہے_

درس بخاری میں حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کا طریقۂ کار اور اسلوب تدریس کیا ہوا کرتا تھا اس کو آپ شہزادہ حضور خطیب البراھین حبیب العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حبیب الرحمن جید مجدہ کی زبانی ملاحظہ فرمائیں آپ یوں رقمطراز ہیں کہ :

بحمدہ تعالی آپ ۲۱ سال تک بلا معاوضہ فی سبیل اللہ درس بخاری دیتے رہے، آپ کے درس بخاری کی ایک خصوصیت یہ بھی رہی کہ بلا ناغہ نماز فجر پڑھنے کے بعد ہی دورۂ حدیث کے طلبا آپ کے کمرے میں آجایا کرتے، آپ انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ مسلسل دو گھنٹے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ تعالی الصحیح للبخاري" کا درس دیتے، دوسری خصوصیت یہ رہی کہ آپ دینی جلسوں میں تشریف لے جاتے، جلسہ ختم ہوتے ہی تنویر الاسلام امرڈوبھا میں آنے کے لیے بے قرار ہو جایا کرتے تاکہ درس بخاری کا ناغہ نہ ہو جائے حتی کہ کبھی آپ اپنے وطن مالوف اگیا گھر کے پروگرام میں بھی تشریف لاتے تو پروگرام ختم ہونے پر ہم لوگ پوری کوشش کرتے کہ اس وقت قیام فرمائیں، صبح تشریف لے جائیں، تو آپ پر زور لہجے میں ارشاد فرماتے کہ درس بخاری کا ناغہ ہو جائے گا_

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ مسلسل و کوشش پیہم سے سال پورا ہونے تک بخاری شریف کی دونوں جلدیں ختم کرادیا کرتے سبحان اللہ !

(جہان خطیبُ البراھین صفحہ نمبر 35/34)

حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ اپنے گوناگوں کمالات و امتیازات کی بنا پر جس منصب پر بھی متمکن اور جلوہ بار ہوئے اس کا پورا پورا حق ادا کر دیا یہی وجہ تھی کہ جماعت اہل سنت کے ہر طبقہ کے لوگ آپ سے بہت حد متاثر تھے اور آپ کے حلقۂ ارادت میں آنے پر فخر و نازاں کرتے تھے_

تلامذہ

آپ کے علمی کمالات اور غیر معمولی شہرت کی وجہ سے بے شمار طالبان علوم نبویہ نے آپ کی بارگاہ علم و فضل میں زانوئے تلمذ تہہ کر کے اپنی علمی تشنگی اور پیاس کو بجھایا_

حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کے علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ اس سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت اہل سنت کے ممتاز عالم دین بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ آپ {حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ} کو چلتی پھرتی لائبریری کہا کرتے تھے_

(آئینۂ محدث بستوی صفحہ ۵۲)

اس جزئیہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ آپ کا علمی مقام و مرتبہ اور قوت حافظہ، استحضار عبارات و جزئیات مع حوالہ جات کس اعلی درجے کا تھا_

حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کے شاگردوں اور خوشہ چینوں کی ایک لمبی فہرست ہے جن کو شمار کرنا ناممکن ہے البتہ کچھ مشاہیر تلامذہ کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں_

1 محسن العلماء حضرت علامہ محمد محسن صاحب قبلہ نظامی علیہ الرحمۃ
2 تنویر العلماء حضرت علامہ مفتی عبد المنان قادری مفتیٔ اعظم مند سور علیہ الرحمۃ
3 حضرت علامہ مولانا محمد ادریس بستوی صاحب نائب ناظم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
4 حضرت علامہ مولانا محمد تفسیر القادری قیامی صاحب سابق نائب پرنسپل دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی
5 خلیفہ حضور حبیب العلماء و شیخ الاسلام مدنی میاں حضرت علامہ مولانا محمد شفیق نظامی صاحب قبلہ

تصنیفات

آپ نے کردار و رجال سازی کے ساتھ ساتھ ایسی علمی اور فکری دستاویزات بھی چھوڑے ہیں جو آپ کے قلمی جوہر اور علمی بصیرت کی عکاس ہیں_

جن میں سے چند درج ذیل ہیں :

1 فضائل تلاوت قرآن مبین
2 اختیارات امام النبیین
3 خطبات خطیب البراھین
4 فضائل مدینہ
5 کھانے پینے کا اسلامی طریقہ
6 برکات روزہ
7 فلسفۂ قربانی
8 حقوق والدین
برکات مسواک
داڑھی کی اہمیت
احوال الصالحین

حضور خطیب البراھین کی ان کتابوں کو پڑھ کر ایک منصف مزاج آدمی آپ کی قلمی استعداد و صلاحیت کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جائے گا_

الحاصل یہ کہ حضور خطیب البراھین علیہ الرحمۃ کی پوری زندگی درس و تدریس، اصلاحِ امت اور رجال سازی میں گزری۔ آپ کا تدریسی و تصنیفی انداز، علم و اخلاص، نظم و ضبط اور روحانیت کا حسین امتزاج تھا جس نے نسلوں کو علمی و دینی سرمایہ عطا کیا۔

محی السنہ تاج الاصفیاء خطیب البراہین حضرت علامہ الحاج الشاہ صوفی مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی نور اللہ مرقدہ سابق شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر یوپی کا عرس مبارک آنے والے 23 اکتوبر 2025 کو نہایت ہی تزک احتشام کے ساتھ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نظامیہ اگیا شریف سنت کبیر نگر میں منایا جائے گا پورے ملک سے عقیدت مندان حضور خطیب البراہین ان کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کشاں کشاں آتے ہیں اور اپنے دامن مراد کو بھر کر واپس جاتے ہیں انہیں کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے چند سطر حاضر خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں

حضور خطیب البراہین اور احترام سادات

ابھی گزشتہ مہینے میں نیپال میں ایک پروگرام میں جانا ہوا عاشق حضور خطیب البراہین حضرت علامہ مولانا محمد قاسم برہانی صاحب قبلہ نچلول خلیفہ حضور حبیب العلماء ساتھ تھے انہوں نے بتایا کہ اس آبادی میں حضور خطیب البراہین کا کئی مرتبہ آنا ہوا ہے، ایک مرتبہ حضور خطیب البراہین اس آبادی میں آئے ہوئے تھے کثیر تعداد میں علماء مشائخ کی آمد ہوئی تھی پروگرام ختم ہوا لوگ داخل سلسلہ ہوئے گرمی کا مہینہ تھا اس لیے تمام علماء کرام کا بستر باہر ہی لگا دیا گیا تھا انھیں حضرات کے بغل میں تھوڑی دوری پر حضور خطیب البراہین کا بھی بسترہ لگا دیا گیا اور حضرت کو آرام کرنے کے لیے لٹا دیا گیا حضرت ابھی بستر پر لیٹے ہی تھے کہ اٹھ کر بیٹھ گیے سب لوگوں نے ہر چند کوشش کی کہ حضرت لیٹ جائیں مگر حضرت نہیں لیٹے بستر پر بیٹھے ہی رہے میں بہت فکر مند تھا کہ حضرت آرام کیوں نہیں کر رہے ہیں اچانک میری نگاہ تھوڑی دوری پر لگی ہوئی ایک چارپائی پر پڑی اس پر ایک آل رسول آرام فرما رہے تھے وہ چارپائی حضرت کے پائتین جانب پڑ رہی تھی میں سمجھ گیا کہ حضرت اسی لیے نہیں لیٹ رہے ہیں میں نے انتظامیہ سے کہہ کر

خطیب البراہین واقعات کی روشنی میں

مولانا محمد طاہر القادری نظامی مصباحی : شیخ الحدیث دار العلوم اہل سنت غوثیہ نظامیہ حسنی

حضرت کی چارپائی دوسری جگہ لگوائی جب دوسری جگہ چارپائی لگ گئی حضرت کو اس پر آرام کرنے کے لیے کہا گیا تو حضرت آرام سے اس پر لیٹ گیے اور آرام کرنے لگے

سرکاران مارہرہ کا احترام

حضور خطیب البراہین ہر سال عرس قاسمی کے موقع پر مارہرہ مقدسہ نہایت ہی پابندی کے ساتھ حاضری دیا کرتے تھے اور ہر سال آپ کی تقریر ہوا کرتی تھی مگر حضرت کبھی خانقاہ میں نہیں ٹھرے بلکہ حضرت مسجد کے ایک گوشے میں رک جاتے تھے اپنا وقت اوراد و وظائف گزارتے جب تقریر کرنے کا وقت ہوتا تو تشریف لے جاتے سادات کرام بیٹھے رہتے آپ کے لیے کرسی لگائی جاتی آپ تقریر کرتے تقریر کے بعد ہ باادب ایک کنارے بیٹھ جاتے تھوڑی دیر اسٹیج پر رہتے اس کے بعد سادات کرام سے اجازت لے کر حضرت پھر اسے مسجد میں چلے جاتے

حضور خطیب البراہین کی شان استغناء

عصر حاضر کے خطیبوں کے لیے نمونہ عمل

دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر میں جب آپ کی سروس ختم ہوگئی اور آپ گورنمنٹ کے کاغذ میں ریٹائر ہوگیے تو ادارے کے ارباب حل وعقد سے حضور خطیب البراہین کی بارگاہ میں درخواست کی حضور آپ حسب سابق ادارے کی خدمت کرتے رہیں انشاءاللہ تعالیٰ انتظامیہ کمیٹی آپ کی خدمت کرتے رہے گی آپ نے ادارے کی خدمت کرنے کی درخواست تو قبول کرلی اور 2008 تک ادارے کی خدمت کرتے رہے مگر اہل کمیٹی سے کبھی ایک روپیے کا مطالبہ نہ کیا انتظامیہ کمیٹی نے کچھ مشاہرہ طے کر کے دینا چاہا مگر آپ نے صاف انکار کر دیا اس طرح تقریبا دو دہائیوں تک آپ ادارے کی خدمت کرتے رہے اور فی سبیل اللہ درس بخاری دیتے رہے

لگژری گاڑی لینے سے انکار کر دیا

2000 عیسوی کے اس پاس کی بات ہے ایک سیٹھ صاحب ایک مرتبہ دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر آپ کی خدمت میں میں پہونچے اور آپ سے عرض کرنے لگے حضور اب آپ کی عمر دوسری ہو گئی ہے ہر روز دور دراز کا پروگرام آپ کرتے ہیں لوگ طرح طرح کی گاڑی سے آپ کو لے کر جاتے ہیں آپ کو سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہو گی حضور اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات عرض کروں حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہیے سیٹھ صاحب اپنی نئی ٹاٹا سفاری گاڑی کی چابھی سامنے رکھتے ہوئے عرض کیا یہ میری نئی لگژری کار کی چابھی ہے اسے قبول فرمائیں میری خواہش ہے کہ آج کے بعد آپ اسی گاڑی سے چلیں آپ کو سفر کرنے میں آسانی ہو گی حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا حاجی صاحب آپ اپنی گاڑی اپنے پاس رکھیں فقیر کو اکثر مریدین ہی پروگرام میں بلاتے ہیں وہ جس طرح بھی لے جائیں گے فقیر تاحیات خدمت دین متین کرتا رہے گا ہمیں اس گاڑی کی ضرورت نہیں ہے یہ کہا اور چابھی واپس سیٹھ صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیا

13
ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
1/اکتوبر/2026۔ مطابق 30/ربیع الثانی 1448ھ 6 گتے کارتک 2083 بروز جمعرات

خصوصی شمارہ

حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ اور علم و عمل

علم و عمل انسانی زندگی کے دو ستون ہیں، جو ایک دوسرے کے بغیر مکمل نہیں۔ علم دل و دماغ کی روشنی ہے اور عمل اس روشنی کا عکس۔ جہاں علم ہو مگر عمل نہ ہو، وہ علم خالی اور بے اثر رہ جاتا ہے؛ اور جہاں صرف عمل ہو مگر علم کی رہنمائی نہ ہو، وہاں عمل اندھا اور غیر مؤثر ہو جاتا ہے۔ حقیقی کمال اور روحانی ترقی کے لیے دونوں کا امتزاج ضروری ہے، اور یہی فلسفہ حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی زندگی میں جلی صورت میں نظر آتا ہے۔

حضرت خطیب البراہین، صوفی و عالم، رہبر شریعت و پیر طریقت، حضرت علامہ الحاج صوفی نظام الدین مصباحی محدث بستوی رحمۃ اللہ علیہ، علم و عمل کا ایک زندہ مثال تھے۔ آپ کی ذات میں عقل و عشق، برہان و عرفان، اور نظریہ و عملی زندگی کا حسین امتزاج نمایاں تھا۔ آپ نے علم کو صرف کتابوں یا نصوص تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے دل کی روشنی اور عمل کی توانائی کے ساتھ جوڑ کر ایک کامل اور بامعنی صورت دی۔ آپ کے نزدیک علم کی اصل روح صرف معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا اور زندگی میں اس کا عکس پیدا کرنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ علم بغیر عمل کے جیسے باغ بغیر پانی کے، زمین بغیر بارش کے، یا چراغ بغیر شمع کے۔ اسی لیے آپ نے اپنی زندگی کو عملی علم کی ایک کتاب بنا دیا، جہاں ہر فعل، ہر عمل اور ہر قول علم کا مظہر اور اخلاق کا آئینہ تھا۔

حضرت خطیب البراہین کی زندگی ایک روشن تمثیل ہے کہ علم اور عمل ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہیں۔ آپ کے نزدیک شریعت کے احکام اور اصول صرف نظریاتی نہیں بلکہ عملی زندگی میں نافذ ہونے چاہئیں۔ نماز، روزہ، زکات اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ آپ معاشرتی عدل، خدمتِ خلق، اور دوسروں کی بھلائی میں عملی لگن دکھاتے۔ یہ وہ عملی علم تھا جو دل کو پاکیزہ کرتا، معاشرہ کو منظم کرتا، اور روح کو اللہ کے قرب کے لیے تیار کرتا۔

آپ کی شخصیت میں یہ خوبصورتی تھی کہ علم و عمل ایک دوسرے کے ہم آہنگ تھے۔ آپ کا منبر علم کی دلیل سے روشن اور دل کی محبت سے منور ہوتا۔ آپ کے اقوال میں عقل کی روشنی تھی اور اعمال میں روح کی حرارت۔ شاگردوں اور ماننے والوں کے لیے یہ ایک زندہ درس تھا کہ صرف علم حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ اس پر عمل کرنا، دل کو پاکیزہ رکھنا اور ہر عمل میں اخلاص اور محبت پیدا کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔

حضرت خطیب البراہین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تعلیمات میں علم و عمل کو ایک دوسرے کے مکمل ساتھی کے طور پر پیش کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ دل کے علم کی روشنی بغیر عمل کے اندھیری رہ جاتی ہے، اور عمل کے بغیر علم صرف ایک خالی ڈھانچہ ہے۔ اسی فلسفہ نے آپ کے شاگردوں اور پیروکاروں کو یہ سکھایا کہ ہر علم کو اپنی زندگی میں اُتراؤ، ہر نصیحت کو دل میں اتارو، اور ہر حکمِ شریعت کو عملی شکل دو۔ آپ کی زندگی میں خدمتِ خلق، صبر، عدل، اور اخلاص کے رنگ علم کی کرنوں میں جھلکتے تھے۔ یہ وہ عملی تعلیمات تھیں جو نہ صرف انسان کو اخلاقی و روحانی طور پر مضبوط کرتی ہیں بلکہ معاشرے میں انصاف، محبت اور ہمدردی کے بیج بھی بوتی ہیں۔ آپ کے نزدیک علم و عمل ایک دوسرے کے بغیر انسانی کمال اور اللہ کی قربت حاصل نہیں کر سکتے۔

مولانا محمد عباس ازہری مصباحی چیئرمین الازہر ایجوکیشنل سوسائٹی اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن

حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ اور تصوف

(قاری) خلاق احمد نظامی پرنسپل مدرسہ انوار العلوم گولا بازار گورکھپور موبائل نمبر-9935410277

خطیب البراہین، صوفی باصفا، عالم باعمل، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ الحاج صوفی نظام الدین مصباحی محدث بستوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ایک ایسا روشن ستارہ تھی جس نے علم و معرفت کے افق کو اپنے نور سے منور کیا اور تصوف کے وسیع سمندر میں رہنمائی کا چراغ روشن کیا۔ آپ کی شخصیت عقل و عشق، برہان و عرفان، شریعت و طریقت کے حسین امتزاج کا مظہر تھی۔ آپ کے نزدیک علم صرف کتابوں کا خزانہ نہیں بلکہ دل کی روشنی کا دروازہ ہے، اور تصوف صرف خانقاہی ذکر یا محض روحانی رسومات کا نام نہیں بلکہ دل کی حرارت اور روح کی پاکیزگی کا بلند معیار ہے۔

آپ کی خطابت ایک ایسا جادو تھی جس میں لفظ نہیں بلکہ کیفیت اثر کرتی تھی۔ جب آپ منبر پر تشریف لاتے تو کان تو سنتے ہی تھے، لیکن دل بھی خاموشی کے ساتھ سنتا اور روح اندر سے لرزتی محسوس ہوتی۔ آپ کے منبر سے نکلا ہر لفظ نہ صرف سننے والے کے فہم کو روشن کرتا بلکہ دل کے سنکڑوں گوشوں میں روشنی کی کرن ڈال دیتا، جیسے صحرا کی خشک زمین پر بارش کے موتی۔ آپ کے خطبات میں عقل کی دلیل اور دل کی کشش ایک دوسرے میں رچ بس جاتی تھی، اور سننے والا نہ صرف سمجھتا بلکہ محسوس بھی

حضرت خطیب البراہین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تصوف اور شریعت الگ نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ہم نشین ہیں۔ شریعت جسم کی مانند ہے اور طریقت روح کی مانند۔ جسم کے بغیر روح بے جان ہے، اور روح کے بغیر جسم ایک خالی ڈھانچہ۔ اسی فلسفہ نے آپ کے علم و عمل کو ہم کرتا۔ ہر لفظ آپ کے لبوں سے ایک قطرہ

معرفت بن کر نکلتا اور روح کے کنویں میں سکون کے موتی ڈال دیتا۔

آہنگ رکھا اور تصوف کو زندگی کے ہر رنگ میں نافذ کیا۔ آپ فرماتے تھے کہ تصوف کی بنیاد علم ہے، عمل کی دیوار، اخلاص کی چھت اور محبتِ الٰہی کی روشنی۔ یہ چار ستون انسان کی روح کو اللہ کے قرب کی منزل تک لے جاتے ہیں، جیسے مضبوط ستون ایک محل کی عظمت کو قائم رکھتے ہیں۔

آپ کی زندگی میں خدمتِ خلق عبادت کے برابر تھی۔ آپ نے اپنی مثال سے یہ ثابت کیا کہ سچا صوفی وہ ہے جو نہ صرف اپنے نفس کو پاکیزہ کرے بلکہ معاشرے میں انصاف، محبت اور ہمدردی کے بیج بوئے۔ آپ کے نزدیک غریب کا سہارا بننا، مظلوم کے حق میں آواز بلند کرنا، ظالم کے سامنے حق کہنے کا حوصلہ رکھنا اور اپنی ذات کے بجائے امت کی بھلائی میں جینا، تصوف کا حقیقی رنگ ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو دل کی اندھیروں کو مٹاتی اور انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہے۔

حضرت خطیب البراہین کی شخصیت ایک ایسی کشتی تھی جو علم کے سمندر سے گزرتی اور عرفان کے ساحلوں پر لنگر انداز ہوتی۔ آپ کی باتوں میں نہ صرف دلیل کی طاقت تھی بلکہ دل کو چھو لینے والی محبت بھی۔ آپ کے نزدیک برہان کے بغیر تصوف اندھیرا ہے اور عشق کے بغیر علم بے جان۔ اسی لیے آپ کی تعلیمات نے علم و محبت، عقل و عشق، برہان و عرفان کے امتزاج کو ہمہ گیر کر دیا۔ آپ کی روشنی ایک مشعل تھی جو اندھیروں میں رہنمائی دیتی، اور روحانی و فکری سفر کے لیے راستہ دکھاتی۔

آپ کی زندگی ایک زندہ مثال تھی کہ کس طرح انسان علم کے سمندر میں غوطہ لگا کر دل کی کشادگی اور روح کی پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے ہمیں یہ سکھایا کہ تصوف صرف ذکر و عبادت تک محدود نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں میں موجود محبتِ الٰہی کی آگ کو بیدار کرنا اور ہر عمل میں اخلاص و انسانیت کا عکس پیدا کرنا ہے۔ آپ کے نزدیک سچا صوفی وہ ہے جو علم میں دلیل رکھے، عمل میں ایمان اور دل میں اللہ کی محبت کی حرارت محسوس کرے۔

آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو علم و عمل کا ہم آہنگ ہونا تھا۔ آپ کا علم صرف کتابوں یا درسگاہوں تک محدود نہیں تھا بلکہ زندگی کے ہر گوشے میں عملی مظاہر میں بھی جھلکتا تھا۔ آپ کی باتوں میں دلیل کے موتی، اعمال میں اخلاص کے موتی اور دل میں محبت کے موتی جھلملاتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کے شاگرد اور ماننے والے صرف سننے والے نہیں بلکہ دیکھنے والے، محسوس کرنے والے اور دل سے پیروکار تھے۔

آپ کی تعلیمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ تصوف اور شریعت ایک دوسرے کے بغیر ادھورے ہیں۔ شریعت صرف زبانی احکام یا ظاہری قوانین کا نام نہیں بلکہ انسان کے ہر فعل اور ہر ارادے میں ظاہر ہونا چاہیے۔ طریقت صرف خانقاہ کی چوکھٹ یا مخصوص ذکر کا نام نہیں بلکہ دل کی صفائی، روح کی پاکیزگی اور ہر عمل میں اللہ کی محبت کو جلا دینا ہے۔ اسی لیے حضرت خطیب البراہین نے ہمیشہ شاگردوں کو یہی تعلیم دی کہ علم کی روشنی سے دل کو منور کرو، عمل کی طاقت سے شریعت کی دیوار کھڑی کرو، اخلاص کی چھت سے روح کو محفوظ رکھو اور محبتِ الٰہی کی روشنی سے ہر رشتے اور ہر فعل کو منور کرو۔

آج جب دنیا سطحی رسموں یا خشک فلسفوں میں تصوف کو محدود کرنے لگی ہے، حضرت خطیب البراہین کی روشنی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ علم اور عشق، برہان اور عرفان کا حسین امتزاج ہی انسان کو مکمل اور خدا کے قریب کر سکتا ہے۔ آپ کی تعلیمات ایک ایسی کشتی کی مانند ہیں جو طوفانی سمندروں میں بھی مستحکم رہتی اور انسان کو منزل کی طرف لے جاتی ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ، ہر قدم، اور ہر عمل ہمارے لیے ایک چراغ ہے جو روحانی اور فکری اندھیروں کو مٹاتا اور دل کی زمین میں ایمان اور معرفت کے بیج بوتا ہے۔

حضرت خطیب البراہین کی شخصیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ سچا صوفی وہ ہے جو علم میں دلیل رکھے، عمل میں صداقت اور دل میں اللہ کی محبت کی حرارت محسوس کرے۔ یہی وہ مشعل ہے جو انسان کو نہ صرف اندھیروں سے نکالتی بلکہ روح کو روشنی، دل کو سکون، اور فہم و بصیرت کو وسیع کرتی ہے۔ آپ کی یاد آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہے، اور ہر فکری اور روحانی سفر میں رہنمائی کا چراغ ہے۔

حضور خطیب البراہین علیہ الرحمہ اور تحفظِ عقائد اہل سنت

مرتضی حسین نظامی آتش بستوی
بانی و متہم دار العلوم فیضان مصطفیٰ
گلشن چوک بلجیت نگر نگر نئی دہلی
ومقام وپوسٹ اوجھا گنج بستی

عقیدہ دراصل ایمان کا ستون ہے، روحِ دین ہے، اور وہ بنیاد ہے جس پر شریعت و طریقت دونوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ اگر عقیدہ سلامت رہے تو عبادت میں لذت، عمل میں اخلاص، اور دل میں نور پیدا ہوتا ہے، لیکن اگر عقیدہ میں لغزش آ جائے تو انسان کے تمام اعمال اپنی تاثیر کھو بیٹھتے ہیں۔ اسی لیے اہلِ حق نے ہر دور میں سب سے زیادہ توجہ ایمان اور عقائد کے تحفظ پر دی۔ یہ وہی مقدس فریضہ ہے جسے انبیاو مرسلین علیہم السلام نے اپنی بعثت کا محور بنایا، اور جسے اولیا و علما نے اپنی زندگیاں قربان کر کے محفوظ رکھا۔ انہی برگزیدہ ہستیوں میں ایک روشن نام حضرت علامہ صوفی نظام الدین مصباحی محدث بستوی رحمۃ اللہ علیہ، المعروف بہ ”خطیب البراہین“ کا ہے، جنہوں نے علم و عمل، فکر و عرفان، اور شریعت و طریقت کے حسین امتزاج کے ساتھ عقائدِ اہلِ سنت کی حفاظت و ترویج کا بے مثال کردار ادا کیا۔

حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی ذات علم کی گہرائی، ایمان کی حرارت، اور عشقِ رسول ﷺ کی روشنی کا حسین سنگم تھی۔ آپ نے اپنی علمی و روحانی زندگی کا محور ہمیشہ تحفظِ عقیدہ بنایا۔ آپ کا ایمان تھا کہ عقیدہ وہ چراغ ہے جو دل میں روشن ہو تو انسان کی پوری زندگی نور بن جاتی ہے، اور اگر وہ چراغ بجھ جائے تو عبادت و طاعت سب اندھیروں میں گم ہو جاتی ہیں۔ آپ علمِ عقیدہ کو محض علمی بحث یا مناظرے کا میدان نہیں بلکہ دل کی طہارت اور باطن کی روشنی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ ”عقیدہ وہ ایمان ہے جو صرف زبان سے نہیں بلکہ دل کی گہرائی سے مانا جائے، جس پر شک کا سایہ نہ پڑے، اور جو انسان کی زندگی کا رخ بدل دے۔“

آپ نے عقائد کے تحفظ کا جو اسلوب اپنایا وہ علم و محبت کا حسین امتزاج تھا۔ آپ نے کبھی شدت یا سختی سے نہیں بلکہ علم و دلیل اور شفقت و بصیرت سے دلوں کو قائل کیا۔ جب کبھی کوئی گمراہ فرقے کا شخص یا شبہات میں گرفتار نوجوان آپ کے پاس آتا، تو آپ اسے بحث کے میدان میں نہیں گھسیٹتے بلکہ محبت سے بات کرتے، دلائل سے سمجھاتے، اور اس کے ذہن و قلب کو علم و عرفان کے نور سے روشن کر دیتے۔ یہی وہ اخلاقی توازن اور علمی وقار تھا جس نے آپ کو صرف ایک خطیب نہیں بلکہ خطیب البراہین بنا دیا — یعنی وہ خطیب جس کی باتیں خود دلیل بن جائیں اور جس کے الفاظ سے ایمان تازہ ہو جائے۔ حضرت خطیب البراہین رحمہ اللہ کے دور میں دین و عقیدہ پر کئی فکری طوفان اٹھے۔ کہیں جدیدیت کے نام پر اسلام کی تعبیر بدلنے کی کوشش ہوئی، کہیں

صوفیت کی روح کو مغالطوں میں الجھایا گیا، اور کہیں ایمان و عقیدہ کو محض منطق و فلسفے کی نذر کر دیا گیا۔ لیکن آپ نے ہر فتنے کے سامنے علم و حلم کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اہلِ سنت کا عقیدہ وہی ہے جو قرآن و سنت اور اسلافِ صالحین کے فہم سے ماخوذ ہے، اور جو رسولِ اکرم ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین و اولیائے کاملین کے طریق پر قائم ہے۔ آپ نے منبروں اور درس گاہوں سے وہ صدائے حق بلند کی جس نے سینکڑوں دلوں کو عقیدے کی روشنی سے منور کیا اور ان کے ایمان کو استقامت بخشی۔

آپ کے ہاں علمِ عقیدہ محض نظری بحث نہیں بلکہ عملی شعور تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ ”عقیدہ اگر صرف کتابوں میں بند ہو جائے تو زندہ نہیں رہتا، اس کا حقیقی وجود اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب انسان کا کردار اس کی تصدیق کرے۔“ یہی وجہ تھی کہ آپ کی پوری زندگی ایک زندہ عقیدے کی عملی تفسیر تھی۔ آپ کے قول و فعل، گفتار و کردار، اور علم و اخلاق میں عقیدہ اہلِ سنت کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔ آپ نے نہ صرف عقائد کی تعلیم دی بلکہ ان کو اخلاق و عمل کے سانچے میں ڈھالا، تاکہ ایمان صرف زبان کا اقرار نہ رہے بلکہ دل و کردار کی حقیقت بن جائے۔ آپ کا ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ آپ نے علم و عشق کو کبھی جدا نہ ہونے دیا۔ آپ کے نزدیک جس علم میں عشق نہ ہو وہ خشک ہے، اور جس عشق میں علم نہ ہو وہ بے راہ۔ آپ فرماتے تھے کہ ”اہلِ سنت کا راستہ علم و عشق کا ملاپ ہے، جہاں عقل رہنمائی کرتی ہے اور عشق یقین عطا کرتا ہے۔“ یہی وہ نظری توازن تھا جو آپ کے عقائدی بیانیے کو سختی سے محفوظ اور روحانیت سے معطر رکھتا تھا۔

حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ نے اپنی تقریروں، تحریروں اور تعلیمات کے ذریعے نہ صرف اہلِ سنت کے بنیادی عقائد جیسے توحید، ختمِ نبوت، رسالت، شفاعت، اولیاء کی کرامات اور عشقِ رسول ﷺ کو دلائل کے ساتھ مضبوط کیا بلکہ ان پر پیدا ہونے والے تمام جدید و قدیم اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ آپ کا انداز ہمیشہ تحقیقی بھی ہوتا اور روحانی بھی۔ آپ کا ہر بیان گویا ایک درسِ عقیدہ ہوتا جس میں عقل کی روشنی بھی ہوتی اور دل کی حرارت بھی۔ آپ نے نسلِ نو کو یہ سبق دیا کہ عقیدہ صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں بلکہ یہ زندگی کی بنیاد ہے، جو انسان کو باطنی سکون، فکری وضاحت اور روحانی بلندی عطا کرتی ہے۔

آپ کا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے عقائد کی حفاظت کو خانقاہی ماحول تک محدود نہ رکھا بلکہ اسے عوامی شعور کا حصہ بنایا۔ آپ نے مساجد و مدارس میں، جلسوں و محافل میں، اور ہر پلیٹ فارم پر اہلِ سنت کے عقیدے کی روشنی پھیلائی۔ آپ نے شاگردوں کی ایسی تربیت کی کہ وہ خود اپنے وقت کے عقائدی مجاہد بن گئے۔ آج بھی آپ کے تربیت یافتہ علما اور مریدین علم و عقیدہ کی شمعیں روشن کیے ہوئے ہیں، اور آپ کی فکر کو زمانے میں دوام بخش رہے ہیں۔

حضرت خطیب البراہین علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارکہ اہلِ ایمان کے لیے یہ واضح پیغام رکھتی ہے کہ عقیدہ اسلام کی جان ہے، اور اس کے تحفظ کے لیے علم، عمل، اخلاص، اور محبت کے ہتھیار ضروری ہیں۔ آپ نے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ دل کی طہارت، زبان کی صداقت، اور عقل کی بصیرت کے بغیر عقیدہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ آپ نے علم کے ذریعے عقل کو مطمئن کیا، عشق کے ذریعے دل کو روشن کیا، اور عمل کے ذریعے عقیدہ کو زندگی میں اتارا۔ یہی وہ کامل توازن تھا جس نے آپ کو اپنے عہد کا محافظِ عقیدہ بنا دیا۔

آپ کے بعد بھی آپ کی تعلیمات زندہ ہیں، آپ کا پیغام گونج رہا ہے، اور آپ کی دعائیں اہلِ سنت کے ایمان کو مضبوطی عطا کر رہی ہیں۔ آپ نے جو چراغ جلایا، وہ صرف ایک زمانے کے لیے نہیں بلکہ ہر اس دل کے لیے ہے جو ایمان کی سچائی اور عشقِ رسول ﷺ کی حرارت سے منور ہونا چاہتا ہے۔

(مولانا) مرتضی حسین نظامی آتش بستوی
بانی و متہم دار العلوم فیضان مصطفیٰ گلشن چوک بلجیت نگر نگر نئی دہلی
ومقام وپوسٹ اوجھا گنج بستی

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

بزرگانِ دین کی سوانحِ حیات اہمیت وضرورت

قلمی گلدستہ: ابو خالد قاسمی

عنوان
سوانحِ حیات اور نصائحِ بزرگان کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ ہر قوم اپنی تاریخ، اپنے اکابر، اپنے مفکرین اور اپنے راہنماؤں کے واقعات و اقوال کو محفوظ رکھتی ہے اور انہیں آئندہ نسلوں کے لیے چراغِ راہ سمجھتی ہے۔ یہی دراصل تہذیب وتمدن کے بقا کا ذریعہ ہے۔
اسلام نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا اور اسے دینی رنگ دے کر عبادت کا درجہ عطا کیا۔ بزرگانِ دین کی حیاتِ طیبہ اور ان کے اقوالِ حکیمانہ امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں، جن میں ایمان کی تازگی، عمل کی ترغیب، اور اخلاق کی اصلاح کے لیے بے شمار دروس پوشیدہ ہیں۔

سوانحِ بزرگان کی دینی اساس

اسلام کا امتیاز یہ ہے کہ وہ آسمانی ہدایت پر مبنی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (سورۃ الحجر: 9)
'بے شک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآنِ کریم میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے حالات کو جس طرح تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کے تذکروں میں ایمان کی تقویت اور ہدایت کا سامان ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ۔ (سورۃ ہود: 120) 'اور ہم تمہیں رسولوں کے حالات سناتے ہیں تاکہ تمہارا دل مضبوط ہو جائے۔' یہی سنتِ الٰہیہ بعد کے زمانوں میں بھی باقی رہی۔ اسی لیے قرآن میں حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ و خضرؑ، ذوالقرنین، اصحابِ کہف، حضرت مریمؑ اور حضرت لقمانؑ کے قصے بیان کیے گئے ہیں تاکہ اہلِ ایمان ان سے سبق حاصل کریں۔

رسولِ اکرم ﷺ کی سنت اور علما کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا۔ (سورة الحشر: 7)
جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔
نبی کریم ﷺ کے بعد یہ ذمہ داری علماء اور اولیاء پر عائد ہوئی کہ وہ قرآن و سنت کی حفاظت اور امت کی روحانی تربیت کا فریضہ انجام دیں۔
اسی لیے رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: إن العلماء ورثة الأنبياء، وإن الأنبياء لم يورثوا ديناراً ولا درهماً، إنما ورثوا العلم، فمن أخذه أخذ بحظ وافر. (أبو داود: 3641, واللفظ له، والترمذي: 2682، وابن ماجه: 223)، وأحمد: 21715) یعنی: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء نے دینار و درہم نہیں بلکہ علم وراثت میں چھوڑا، اور جس نے علم حاصل کیا اُس نے عظیم حصہ پایا۔

اکابرِامت کے تذکروں کی اہمیت

قرآن نے نہ صرف انبیاء کے حالات بیان کیے بلکہ اولیاء و صلحاء کے ذکر کو بھی باعثِ خیر و برکت قرار دیا۔ ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (سورة التوبة: 119) 'اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔'
یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ صالحین و صادقین کی صحبت اختیار کرنا شرعاً پسندیدہ اور موجبِ خیر ہے۔ اور اگر براہِ راست ان کی صحبت ممکن نہ ہو تو ان کی سوانح و ملفوظات کا مطالعہ بھی اسی صحبت کی ایک صورت ہے۔
اولیاء و صالحین کے اقوال و سوانح کی روحانی تاثیر حضرت لقمانِ حکیم نے ... الْعُلَمَاءِ وَاسْمَعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ، فَإِنَّ اللهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُورِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ الْمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ. (الترغيب والترهيب للمنذري: ۱۱۲/۱) یعنی: اے میرے بیٹے! علماء کی مجلسوں میں بیٹھا کرو، حکماء کی باتیں غور سے سنا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کی روشنی سے مردہ دلوں کو اسی طرح زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش سے زندہ کرتا ہے۔

مشائخِ امت کے اقوال و تجربات

حضرت مفتی محمد شفیعؒ (سابق مفتیِ پاکستان) نے حکایاتِ اولیاء کی تمہید میں لکھا ہے: تجربہ گواہ ہے کہ بزرگانِ دین کے حالات اور حکایات میں ایک خاص نور اور تاثیر ہوتی ہے، جو سننے والے کے دل پر وہی اثر ڈالتی ہے جو براہِ راست ان کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ (حکایاتِ اولیاء، ص 3)
فارسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

یک زمانہ صحبت بااولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

یعنی: اولیاء کی صحبت کا ایک لمحہ، سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔
اسی حقیقت کو حضرت سفیان ثوریؒ نے یوں بیان فرمایا: ذِكْرُ الصَّالِحِينَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ (احیاء علوم الدین 211/2)
جب نیک لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔
حضرت محمد بن یونسؒ کا قول ہے: ما رأيتُ للقلب أنفعَ من ذكر الصالحين (مختصر صفة الصفوة)
میں نے دل کے لیے نیک لوگوں کے ذکر سے زیادہ نفع بخش چیز نہیں دیکھی۔ اور حضرت بشر حافیؒ کے متعلق روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: حسبك أن أقواماً موتى تحيى القلوبُ بذِكرِهم، وأن أقواماً أحياء تقسو القلوب برؤيتهم. (تاریخ دمشق: ۲۱٤/۱۰, زاد المهاجر [illegible] القسم ۷٤۰)
دیتا ہے، اور کچھ ایسے ہیں کہ ان کو زندہ دیکھ کر بھی دل سخت ہو جاتے ہیں۔
موجودہ دور میں اکابر کی سوانح کی ضرورت اگرچہ ہر دور میں اکابر کے حالات کا مطالعہ مفید رہا ہے، مگر آج کے دور میں اس کی ضرورت کہیں بڑھ گئی ہے۔ آج مغربی تہذیب کا طوفان ہمارے نوجوانوں کو بہالے جا رہا ہے۔ ان کے ذہن، نصاب، میڈیا اور سوشل نیٹ ورکس سب مغربی افکار سے متاثر ہو چکے ہیں۔
ایسے میں اکابرِ امت کی سوانح، نصائح اور ملفوظات ہی وہ سرچشمہ ہیں جو گمراہ ذہنوں کو راہِ مستقیم پر واپس لا سکتے ہیں۔ ان کے اقوال میں وہ ایمان کی تازگی، عمل کی حرارت، یقین کی روشنی اور اخلاق کی خوشبو ہے جو آج کی مادی دنیا میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔
الغرض بزرگانِ دین کے حالات اور ملفوظات محض تاریخی روایات نہیں بلکہ ہدایت کے زندہ سرچشمے ہیں۔
ان کے ذکر سے دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے، نیتیں درست ہوتی ہیں، اور عمل میں اخلاص آتا ہے۔
ان کی حیاتِ مبارکہ امت کے لیے وہی کردار ادا کرتی ہے جو قرآن کی آیات اور سنتِ رسول ﷺ نے کیا——یعنی انسان کو خدا کی پہچان، نفس کی اصلاح، اور دنیا و آخرت کی فلاح کا راستہ دکھانا۔
فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ اهْتَدَوْا، وَاقْفُوا آثَارَ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّهُمْ مَنَابِعُ النُّورِ وَمَصَادِرُ الْيَقِينِ۔
اکابر کی سوانحِ حیات ماضی کی یادگار ہونے کے ساتھ ساتھ حال کی اصلاح اور مستقبل کی تعمیر کا ذریعہ ہیں۔
یہی وہ چراغ ہیں جن کی روشنی سے امتِ مسلمہ کی راہیں روشن ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔
سوانح میں چھپی ہوتی ہے ایک روحِ عمل،
یہ محض قصہ نہیں، اک درسِ جاوداں ہے۔ تاریخ کے دفتر میں وہی زندہ رہتے ہیں، جن کی سوانح میں کردار کی خوشبو ہوتی ہے۔

نونہال قادری نسواں کمیٹی گلرہا کے زیر اہتمام جشن غوث الوری کا انعقاد

بچیوں کو موبائل کے غلط استعمال سے روکیں اور سیرت مصطفی و سیرت غوث الوری پڑھائیں۔
مقتیہ حلیمہ خاتون فاطمی
نونہال قادری نسواں کمیٹی گلرہا کے زیر اہتمام جشن غوث الوری کا انعقاد
مہنداول، سنت کبیر نگر (اخلاق احمد نظامی)
تحصیل مہنداول حلقہ کے مسلم اکثریتی گاؤں موضع گلرہا میں نونہال قادری نسواں کمیٹی کے زیر اہتمام جشن غوث الوری رضی اللہ تعالی عنہ نہایت ہی تزک واحتشام اور عقیدت واحترام کے ساتھ دارالعلوم اہلسنت سبحانیہ غریب نواز گلرہا کے وسیع و عریض صحن میں مکمل پردے کے ماحول میں منعقد ہوا۔ اس روحانی اور ایمانی محفل کی سرپرستی عالمہ فاضلہ کنیز حفصہ رضوی صدر معلمات جامعہ رابعہ بصریہ للبنات تنہواں و صدارت عالمہ فاضلہ ناظرین فاطمہ بصری امجدی گلرہا نے کی جب کہ نظامت کی اہم ذمہ داری عالمہ فاضلہ زینب حسینی بصری نے نبھائی جنہوں نے اپنے شیریں لہجے اور عمدہ انداز سے محفل کو آخر تک جوڑے رکھا۔
یہ پروگرام اپنی نوعیت کا ایک منفرد پروگرام تھا کیونکہ اس کو سجانے سنوارنے اور اس کے انتظامات کو سنبھالنے والی نونہال قادری نسواں کمیٹی کی وہ بچیاں تھیں جن کی عمر صرف دس سے بارہ سال ہے۔ اس کمیٹی میں بشری فاطمہ، صابرین فاطمہ، اقصیٰ نوری، سدرہ خاتون، ثانیہ خاتون، حنیفہ خاتون، عائشہ خاتون، آفرین خاتون، فاطمہ خاتون، رخسار خاتون، ریشمہ خاتون اور صادقہ خاتون شامل ہیں۔
محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت سدرہ خاتون نے تلاوت قرآن اور اقصیٰ نوری نے حمد پاک سے کیا اس کے بعد بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں اور غوث پاک کی شان میں نعت و منقبت و مدحیات رسول عالمہ فاضلہ قاریہ عریبہ کشف امجدی معلمہ جامعہ رابعہ بصریہ للبنات تنہواں، عالمہ فاضلہ زینب حسینی بصری، عالمہ فاضلہ صائبہ قیامی بصری، عالمہ فاضلہ کابشہ نظامی، عمرہ حریم، عالمہ فاضلہ فہمیدہ بصری، نسیمہ خاتون، آفرین فاطمہ، ارم فاطمہ، تسلیمہ فاطمہ، صابرین فاطمہ، بشری فاطمہ اور آفرین خاتون نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ پیش کیں۔ ان کی آواز میں سوز بھی تھا اور عشق رسول بھی جسے سن کر محفل میں موجود ہر خاتون کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ انہوں نے حضور غوث پاک کی شان میں ایسے اشعار پیش کیے کہ دل میں ولایت کی محبت اور تازہ ہوگئی۔
اس کے بعد محفل کی خصوصی مقررہ عالمہ فاضلہ مقتیہ حلیمہ خاتون فاطمی معلمہ جامعتہ الزہراء سسوا بازار نے اپنا پر مغز اور ایمان افروز خطاب میں کہا کہ آج ہم یہاں جس ہستی کا ذکر کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں وہ ہستی حضور سیدنا غوث الاعظم دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی ہستی ہے۔ آپ وہ ہیں جن کا لقب محبوب سبحانی اور غوث الثقلین ہے۔ آپ کی ولادت پانچ سو ستر ہجری میں ایران کے علاقہ جیلان میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام سید ابو صالح موسی جنگی دوست اور والدہ کا نام سیدہ ام الخیر فاطمہ ہے۔ آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب والد کی طرف سے امام حسن اور والدہ کی طرف سے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے ملتا ہے۔ آپ کی ساری زندگی علم دین کی اشاعت اور دین متین کی خدمت میں گزری۔ آپ نے کبھی کسی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ آپ کا فرمان ہے کہ سچ بولو چاہے اس میں تمہاری ہلاکت ہی کیوں نہ ہو۔ آج ہمیں اسی سچائی اور دینداری کی ضرورت ہے۔
معلمہ حلیمہ خاتون فاطمی نے کہا کہ حضور غوث پاک خواتین کے لیے بھی ایک بہترین نمونہ ہیں کیونکہ آپ نے عورتوں کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا ہے۔ آپ کے زمانے میں عورتیں بھی آپ کے درس میں شریک ہوتی تھیں اور پردے کے ساتھ علم دین حاصل کرتی تھیں۔ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ اسلام سے پہلے عورت کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، اس کو وراثت میں کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا، اس کو صرف استعمال کی چیز سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے آکر عورت کو ماں کے روپ میں جنت، بیٹی کے روپ میں رحمت اور بیوی کے روپ میں سکون کا ذریعہ قرار دیا۔ قرآن پاک میں سورہ نساء اور سورہ مریم جیسی سورتیں عورتوں کے نام پر نازل ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے تو وہ جنت میں جائے گا۔
انہوں نے پردے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج ہماری سب سے بڑی کمی یہ ہے کہ ہم نے پردے کو چھوڑ دیا ہے۔ پردہ عورت کی عزت ہے، پردہ عورت کی حفاظت ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادر ڈال لیا کریں۔ یہ پردہ ہمیں بے حیائی سے بچاتا ہے۔ آج جو حالات حاضرہ میں بے راہ روی عام ہو رہی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ بے پردگی ہے۔ جب عورت پردے میں رہے گی تو معاشرہ پاک رہے گا۔ ہمارے لیے حضرت فاطمہ الزہراء اور حضرت رابعہ بصریہ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے کبھی بے پردگی اختیار نہیں کی۔
عالمہ فاضلہ حلیمہ خاتون فاطمی نے کہا کہ عورتوں کی دینی تعلیم کتنی ضروری ہے۔ اگر ایک مرد پڑھتا ہے تو ایک فرد پڑھتا ہے لیکن اگر ایک عورت پڑھتی ہے تو پورا خاندان پڑھتا ہے کیونکہ عورت ہی بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔ ماں کی گود سے ہی بچہ دین سیکھتا ہے۔ اگر ماں دیندار ہوگی تو بچے بھی دیندار ہوں گے۔ اس لیے اپنی بچیوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم ضرور دیں۔ انہیں قرآن پڑھنا سکھائیں، نماز سکھائیں، غوث پاک اور اولیاء کرام کی محبت سکھائیں۔ آج سوشل میڈیا کا دور ہے جہاں غلط نظریات پھیلائے جا رہے ہیں، ایسے میں اپنی بچیوں کو اہلسنت و جماعت کے عقائد پر مضبوط کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی بچیوں کو عالمہ بنائیں، حافظہ بنائیں، مقتیہ بنائیں تاکہ وہ کل کو معاشرے کی اصلاح کر سکیں جیسے آج گلرہا کی ان چھوٹی بچیوں نے یہ پروگرام کرکے ثابت کر دیا۔
معلمہ فاطمی نے حالات حاضرہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم مسلمانوں کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں آپس کے اختلافات کو ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر آنا ہوگا۔ حضور غوث پاک کا پیغام ہی اتحاد و محبت کا پیغام ہے۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول سے جوڑا۔ آج ہمیں بھی اسی پیغام کو عام کرنا ہے۔ اپنی بچیوں کو موبائل کے غلط استعمال سے بچائیں، انہیں سیرت مصطفی اور سیرت غوث الوری پڑھائیں۔ معلمہ حلیمہ خاتون فاطمی کے اس مدلل اور پر اثر خطاب کو سن کر محفل میں موجود تمام خواتین کی آنکھیں نم ہو گئیں اور دلوں میں ایک نیا جذبہ ایمانی پیدا ہوا۔ بہت سی خواتین نے اسی وقت یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنی بچیوں کو دینی تعلیم ضرور دلائیں گی اور پردے کا اہتمام کریں گی۔ عالمہ شاہینہ بصری نے بھی خطاب کیا پروگرام میں موضع گلرہا اور اطراف کے مواضعات سے کثیر تعداد میں خواتین اسلام نے شرکت کی۔ پورا صحن خواتین سے بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف نور ہی نور کا سماں تھا۔
پروگرام کے اختتام پر صلاۃ و سلام پڑھا گیا جس میں ہر خاتون نے کھڑے ہو کر انتہائی عقیدت کے ساتھ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ سلام پیش کیا جس کی سعادت عریبہ کشف امجدی نے حاصل کی۔ اس کے بعد عالمہ فاضلہ شاہینہ بصری کی رقت آمیز دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔
دعا کے بعد لنگر غوثیہ کا وسیع انتظام کیا گیا تھا جو تمام حاضرین میں تقسیم کیا گیا۔
آخر میں اس پروگرام کی روح رواں بشری فاطمہ، صابرین فاطمہ اور اقصی نوری نے تمام مہمان عالمات اور تمام شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ان شاء اللہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ پرجوش اور شاندار انداز میں جشن غوث الوری منایا جائے گا۔

رب تعالٰی کی عطا صوفی نظام الدین ہیں
مدح خوان مصطفی صوفی نظام الدین ہیں

اہل دل کا راستہ صوفی نظام الدین ہیں
علم حکمت کا سما صوفی نظام الدین ہیں

رحمتوں کا ہے سماں ان کے کرم کے سائے میں
نیر چرخ صفا صوفی نظام الدین ہیں

وقف کردی زندگی اپنی شریعت کے لیے
سوچیے پھر کیا سے کیا صوفی نظام الدین ہیں

حافظ ملت کے مظہر مصطفی حیدر کی شان
مفتی اعظم کی دعا صوفی نظام الدین ہیں

اک بلالی ہی نہیں کہتا ہے یہ سارا جہاں
مشعلِ راہ ہدی صوفی نظام الدین ہیں

بلال احمد بلالی نظامی علیمی مہراجگنجوی

نبی کے عشق میں سرشار ہیں صوفی نظام الدیں
یقینا صاحبِ کردار ہیں صوفی نظام الدیں

کہ ان کی پارسائی دیکھ کر کہتی ہے یہ دنیا
غلامِ احمدِ مختار ہیں صوفی نظام الدیں

خطابت جن کی قلب وروح کو سرشار کرتی ہے
خطیبوں کے لئے معیار ہیں صوفی نظام الدیں

جنہیں احمد رضا خاں قادری کہتی ہے یہ دنیا
انہیں کی فکر کے معیار ہیں صوفی نظام الدیں

مریدوں کو رہِ حق سے کوئی بہکائے گا کیسے
کہ راہِ حق کے پہریدار ہیں صوفی نظام الدیں

فدااے جیش ہو کیوں کر نہ ان کی شان پر دنیا
فدائے سیدِ ابرار ہیں صوفی نظام الدیں

محمد جیش خان نوری امجدی مہراجگنج یوپی

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91

عورت بحیثیتِ ماں

از قلم: مفتیہ سائرہ بنت الحاج جان محمد، جنکپور نیپال

اسلام نے عورت کو مختلف حیثیتوں سے عزت عطا فرمائی ہے، لیکن ماں کی حیثیت ایک ایسی عظیم نعمت ہے جس کا مقام بہت بلند ہے۔ ماں صرف بچے کو جنم دینے والی نہیں بلکہ اس کی پہلی معلمہ، تربیت کرنے والی، محبت کرنے والی اور اس کے کردار کی تعمیر کرنے والی ہوتی ہے۔ بچے کی ابتدائی زندگی پر سب سے گہرا اثر عموماً ماں کی تربیت اور گھر کے ماحول کا ہوتا ہے۔

ماں کا مقام

اسلام نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ اِحۡسٰنًا

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی۔

(سورۃ العنکبوت: 8)

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اُمُّکَ، ثُمَّ اُمُّکَ، ثُمَّ اُمُّکَ، ثُمَّ اَبُوکَ

ترجمہ: تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس حدیث سے ماں کی عظمت اور اس کی خدمت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

ماں کی قربانیاں

ماں حمل کے دوران تکلیف برداشت کرتی ہے، بچے کو لنل دیتی ہے، پھر اس کی پرورش اور نگہداشت میں اپنی راحت قربان کرتی ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ کُرۡہًا وَّوَضَعَتۡہُ کُرۡہًا

ترجمہ: اس کی ماں نے اسے تکلیف کے ساتھ حمل میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اسے جنا۔

(سورۃ الاحقاف: 15)

بچے کی بیماری میں ماں پریشان ہوتی ہے، اس کے رونے پر راتوں کو جاگتی ہے اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھتی ہے۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمت ہے۔

ماں بچے کی پہلی درسگاہ ہے

بچہ سب سے پہلے اپنی ماں سے سیکھتا ہے۔ اس کے الفاظ، عادات، اخلاق اور رویے بچے کے ذہن پر اثر ڈالتے ہیں۔ اسی لیے ماں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کے سامنے نماز کی پابندی کرے، قرآن پڑھے، سچ بولے، دوسروں کا احترام کرے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرے۔

بچے کو صرف نصیحت کرنے کے بجائے اپنے عمل سے تعلیم دینا زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

بچوں کی دینی تربیت

ماں کی ایک اہم ذمہ داری اولاد کی دینی تربیت بھی ہے۔ اسے چاہیے کہ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، رسول اللہ ﷺ کی محبت، نماز، قرآن، حیا، سچائی اور اسلامی آداب سکھائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

(سورۃ التحریم: 6)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اپنے گھر والوں کی دینی اصلاح اور تربیت کی فکر کرنی چاہیے۔

بیٹیوں کی تربیت

ماں کو چاہیے کہ اپنی بیٹیوں کو حیا، پردہ، پاکیزگی، ادب اور دینی علم کی اہمیت سمجھائے۔ انہیں یہ بتائے کہ مسلمان عورت کی اصل عزت اس کے ایمان، کردار اور حیا میں ہے۔

اسی طرح بیٹوں کی تربیت میں بھی ماں کا اہم کردار ہے۔ اسے اپنے بیٹے کو عورتوں کا احترام، والدین کی خدمت، سچائی اور اچھے اخلاق سکھانے چاہئیں۔

ماں کی محبت اور شفقت

بچے کو محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماں کو چاہیے کہ بچوں کی غلطی پر ہر وقت سختی کرنے کے بجائے حکمت اور محبت کے ساتھ ان کی اصلاح کرے۔ نبی کریم ﷺ بچوں سے محبت اور شفقت فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ لَا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ

ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

بچے کو محبت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماں کو چاہیے کہ بچوں کی غلطی پر ہر وقت سختی کرنے کے بجائے حکمت اور محبت کے ساتھ ان کی اصلاح کرے۔ نبی کریم ﷺ بچوں سے محبت اور شفقت فرماتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنۡ لَا یَرۡحَمۡ لَا یُرۡحَمۡ ترجمہ: جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) اس لیے تربیت میں محبت، شفقت اور مناسب نظم وضبط کا توازن ضروری ہے۔

ماں خود بھی علم حاصل کرے

اگر ماں دین کا ضروری علم جانتی ہو تو وہ اپنی اولاد کی بہتر تربیت کر سکتی ہے۔ اسے چاہیے کہ عقائد، نماز، طہارت، حلال و حرام اور روزمرہ کے ضروری مسائل سیکھے اور بچوں کو بھی ان کی عمر کے مطابق تعلیم دے۔

ماں کا کردار گھر کی بنیاد ہے

گھر میں ماں کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر ماں گھر میں نماز، قرآن، ذکر، ادب، محبت اور سچائی کا ماحول قائم کرے تو بچے بھی ان چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

ماں کو چاہیے کہ بچوں کے سامنے شوہر، رشتہ داروں یا دوسرے لوگوں کی برائی نہ کرے، کیونکہ بچے بڑوں کے الفاظ اور رویوں سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔

آج کے دور میں ماں کی ذمہ داری

آج کے دور میں بچوں کے ہاتھ میں موبائل اور انٹرنیٹ بھی ہے۔ اس لیے ماں کو صرف یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ بچہ کتاب پڑھ رہا ہے یا نہیں، بلکہ اس بات کی بھی نگرانی ضروری ہے کہ وہ موبائل پر کیا دیکھ رہا ہے، کن لوگوں سے رابطہ رکھتا ہے اور اپنا وقت کس طرح استعمال کرتا ہے۔

ماں کو چاہیے کہ بچوں کے ساتھ اعتماد، محبت اور حکمت کے ساتھ بات کرے اور انہیں اچھے اور برے مواد میں فرق سمجھائے۔

ماں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ اور اس کی باتیں بچے کے لیے ابتدائی سبق ہوتی ہیں۔ ایک نیک اور باعمل ماں اپنی اولاد کو صرف دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے لیے بھی تیار کرتی ہے۔

اس لیے ہر ماں کو چاہیے کہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح کی بھی فکر کرے۔ وہ بچوں کو محبت دے، ان کی بات سنے، ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے، انہیں نماز اور قرآن سے جوڑے اور اپنے عمل سے دین کی تعلیم دے۔

اللہ تعالیٰ ہماری تمام ماؤں کو صحت، عافیت اور نیکی عطا فرمائے، ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے، اور انہیں ایسی صالح اولاد عطا فرمائے جو ان کے لیے دنیا میں خوشی اور آخرت میں صدقۂ جاریہ بنے۔

اُجّین کی شاہی مسجد: تین فٹ کا فاصلہ عدالتی فیصلے کے بعد سڑک پر اترا غصہ

ڈاکٹر اسد اللہ خان

اُجّین مہاکال کی نگری ہے۔ اسی نگری کے پرانے حصے میں، گوپال مندر روڈ پر چھتری چوک کے پاس، ایک مسجد ہے جسے لوگ شاہی مسجد کہتے ہیں۔ اٹھائیس ستمبر کی صبح اسی مسجد کے سامنے آنسو گیس کے گولے چلے اور پتھر برسے۔ ملک نے ایک بار پھر وہ منظر دیکھا جس میں ترقی، عقیدہ اور قانون تینوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

پنجاب کی جامعات کے بعد یہ اس ہفتے کا دوسرا واقعہ ہے جو ہمیں ایک ہی سوال کی طرف لوٹاتا ہے: جب بھروسا کمزور ہو جائے تو سچ بھی شک کے ترازو میں تولا جاتا ہے۔

دو ہزار اٹھائیس میں اُجّین میں سنہستھ کمبھ ہونا ہے، جو بارہ برس میں ایک بار آتا ہے اور جس میں زائرین کا بہت بڑا ہجوم متوقع ہے۔ اسی تیاری کے سلسلے میں کنٹال چوراہے سے گوپال مندر تک سڑک کو پندرہ میٹر چوڑا کیا جا رہا ہے۔ یہ کام اُجّین ماسٹر پلان دو ہزار پینتیس کا حصہ ہے، اور اس کی زد میں آنے والی تقریباً دو سو چوہتر عمارتوں کو نوٹس دیے جا چکے ہیں۔ شاہی مسجد کا ایک حصہ بھی اس مجوزہ سڑک کے راستے میں آتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن نے چودہ، پچیس اور ستائیس اگست کو نوٹس دیے اور یکم ستمبر کو حتمی حکم جاری کیا۔ مسجد وقف جائیداد کے طور پر درج ہے۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق سڑک کی طرف والے حصے میں نماز کا ہال، ایک مینار اور ایک درگاہ واقع ہے۔ مسجد کی جانب سے عدالت میں کہا گیا کہ اس کارروائی سے نماز کے ہال کا کچھ حصہ اور ایک سو بیس فٹ اونچا مینار متاثر ہوگا، اور یہ کہ سڑک قریب کی خالی زمین یا باغ کی طرف سے بھی چوڑی کی جا سکتی ہے۔ مسجد کی عمر پر بھی اختلاف ہے۔ امام اور برادری کے نمائندے اسے تیرہ سو نوے عیسوی کی تعمیر بتاتے ہیں، جبکہ بعض رپورٹیں اسے تقریباً ایک صدی پرانا کہتی ہیں۔ نو ستمبر کو مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے اس کارروائی کو چیلنج کرنے والی دونوں درخواستیں خارج کر دیں۔ عدالت کے مطابق کارپوریشن نے ضابطے کی کارروائی پوری کی، اعتراض کا موقع دیا، اور سڑک کی توسیع وسیع تر عوامی مفاد میں ہے۔ عدالت نے مسجد کی طرف سے پیش کی گئی متبادل تجاویز کو حالات کے لحاظ سے ناقابلِ عمل قرار دیا۔ کارپوریشن نے معاوضے کے طور پر اضافی تعمیری رقبے کی پیش کش بھی کی تھی۔

اس فیصلے کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جو امتیازی سلوک کے الزام سے متعلق ہے۔ عدالت نے ریکارڈ پر لیا کہ اسی سڑک پر دس مندروں اور ایک مسجد کے حصے پہلے ہی ہٹائے جا چکے ہیں، اور شہر میں تقریباً اسّی مذہبی مقامات کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے۔ اس بنیاد پر عدالت نے یہ دلیل رد کر دی کہ صرف اس مسجد کو نشانہ بنایا گیا۔ مسجد کی جانب سے اس کے بعد ہائی کورٹ کی بڑی بینچ سے بھی رجوع کیا گیا ہے۔

اتوار کی رات مسجد کے باہر بلڈوزر کھڑے ہوئے تو ہجوم بڑھنے لگا۔ پیر کی صبح جب کارپوریشن نے کام شروع کیا تو پولیس پر پتھراؤ ہوا، جواب میں آنسو گیس اور لاٹھی چارج ہوا، اور ایک خاتون تھانہ انچارج زخمی ہو گئیں۔ پولیس نے دس افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے، جن میں سے پانچ سوشل میڈیا انفلوئنسر ہیں جن پر حالات بھڑکانے کا الزام ہے۔ یعنی یہاں بھی، پنجاب کی طرح، موبائل فون کی اسکرین نے سڑک کا درجۂ حرارت طے کیا۔

اس سارے ہنگامے میں ایک ستم ظریفی چھپی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق رات بھر کی بات چیت کے بعد انتظامیہ اور مسجد والوں میں ایک مفاہمت ہو چکی تھی، اور پیر کو متاثرہ حصہ مسجد برادری کے لوگ خود ہٹا رہے تھے۔ شہر قاضی خلیق الرحمٰن کے مطابق تازہ مفاہمت کے تحت تقریباً تین فٹ کا حصہ ہٹایا جا رہا ہے جو نماز کے مرکزی ہال کو متاثر نہیں کرتا۔ قاضی صاحب نے لوگوں سے تناؤ پیدا نہ کرنے کی اپیل بھی کی۔ ضلع کلکٹر روشن کمار اور ایس پی پردیپ شرما نے بھی برادری اور کمیٹی کے تعاون کا ذکر کیا۔ یعنی جس وقت ذمہ دار قیادت بات چیت سے راستہ نکال چکی تھی، ٹھیک اسی وقت سڑک پر پتھر چل رہے تھے۔

یہ کہہ دینا آسان ہے کہ عدالت فیصلہ دے چکی، بات ختم۔ مگر ایک لکھنے والے کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اتنے لوگ سڑک پر کیوں آئے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ مذہبی مقام ہونے کے باوجود مسجد کے ساتھ دوسری عمارتوں سے الگ سلوک کیا جا رہا ہے۔ بعض اشاعتوں نے قریب کے ایک مندر کے بچ جانے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ دوسری طرف عدالت کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ اسی سڑک پر دس مندروں کے حصے بھی ہٹائے گئے ہیں۔ اسی طرح کچھ حلقے اس احتجاج کو عدالتی فیصلے کے خلاف سڑک کی طاقت آزمانے کی کوشش کہہ رہے ہیں۔ یہ دونوں بیانیے ایک دوسرے سے بات نہیں کرتے، بس ایک دوسرے پر چیختے ہیں۔

عدالت کا ریکارڈ ایک بات کہتا ہے، مگر تاثر ریکارڈ نہیں پڑھتا۔ پچھلے برسوں میں ملک کے مختلف حصوں میں مسجدوں، مزاروں اور وقف جائیدادوں سے جڑے تنازعات نے ایک بڑی آبادی کے دل میں یہ اندیشہ بٹھا دیا ہے کہ قانون کی زبان ایک ہو سکتی ہے مگر اس کا لہجہ سب کے لیے ایک نہیں ہوتا۔ یہ اندیشہ درست ہو یا مبالغہ، ایک حقیقت ضرور ہے، اور جو حکومت اسے نظرانداز کرتی ہے وہ ہر بلڈوزر کے ساتھ ایک نیا اندیشہ بھی بھیج دیتی ہے۔

ہماری اپنی تاریخ میں اس کا بہتر راستہ موجود ہے۔ دو ہزار انیس کے کمبھ سے پہلے الٰہ آباد میں سڑکوں کی توسیع کے لیے مسلمانوں نے دو مسجدوں کے حصے کسی احتجاج کے بغیر خود ہٹا دیے تھے۔ ان میں سے ایک مسجد انیس سو بارہ کی تعمیر تھی، اور اس کا حصہ رمضان کے مہینے میں ہٹایا گیا۔ مسجد کے متولی نے کہا تھا کہ یہ فیصلہ برادری کی رضامندی سے اور زائرین کی سہولت کے لیے کیا گیا۔ اس وقت سارے ملک نے اسے گنگا جمنی تہذیب کی مثال کہا تھا۔ اُجّین میں بھی قیادت نے یہی راستہ اختیار کیا، مگر کچھ جذباتی ہاتھوں نے اس کا اثر مٹی میں ملا دیا۔

اپنی برادری سے میری گزارش سیدھی ہے۔ پتھر سے کسی مسجد کی حفاظت نہیں ہوتی۔ مسجد کی عزت اس کے نمازیوں کے کردار سے ہوتی ہے، اور جب ہم عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا چکے ہوں تو باقی لڑائی بھی عدالت اور قانون کے دائرے میں ہی لڑنی چاہیے۔ جو لوگ سوشل میڈیا پر بیٹھ کر نوجوانوں کو اکساتے ہیں، وہ خود کبھی آنسو گیس کے سامنے نہیں ہوتے۔ نقصان ہمیشہ اسی نوجوان کا ہوتا ہے جس کا نام ایف آئی آر میں لکھا جاتا ہے۔

انتظامیہ کی ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑی ہے۔ انصاف صرف ہونا نہیں چاہیے، ہوتا ہوا دکھائی بھی دینا چاہیے۔ اگر اس سڑک پر ہر مذہب کی عمارتوں کے حصے ہٹائے گئے ہیں تو اس کی مکمل فہرست عوام کے سامنے رکھی جائے، تاکہ افواہ کو پنپنے کی جگہ نہ ملے۔ بات چیت بلڈوزر پہنچنے سے پہلے ہو، بعد میں نہیں۔ اور حالات بھڑکانے والوں کے خلاف کارروائی ہر طرف یکساں ہو، چاہے وہ کسی بھی برادری سے ہوں۔

خبروں میں تنازع دس فٹ کے حصے پر بتایا گیا تھا، اور شہر قاضی کے مطابق آخری مفاہمت تقریباً تین فٹ پر ہوئی۔ یہ تین فٹ بتاتے ہیں کہ بات چیت سے کتنا کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اصل فاصلہ مگر وہ ہے جو ایک شہری اور اس کی حکومت کے درمیان بھروسے کا ہے۔ یہ فاصلہ نہ پتھر سے کم ہوتا ہے نہ لاٹھی سے۔ اسے صرف انصاف کم کر سکتا ہے، اور وہ انصاف جو سب کو ایک جیسا دکھائی دے۔

مثالی معاشرہ کے ذریں اصول

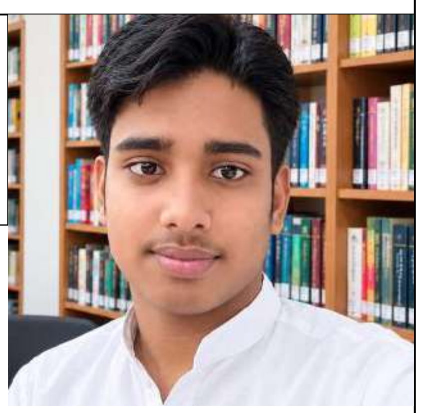

انسان کی کامیابی کا دارومدار ایک صالح اور پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل میں ہے اور معاشرہ مثالی اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں رہنے والے ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ نہ کریں اور سماج کی بنیادی اسلامی اصول پر نہ رکھی گئی ہو

محترم قارئین!

ایک مثالی معاشرہ کی تشکیل کے لیے بہت سارے اصولوں کی ضرورت ہے تاہم میں ان میں چند کا تذکرہ آپ کے سامنے کرنے کی جسارت کر رہا ہوں

(١) سماج کو تعلیم سے اراستہ وہ پیراستہ کرنا

یہ معلوم حقیقت ہے کہ جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تو بہت سی برائیاں پھیلی ہوئی تھی جاہلی سماج میں کسی کے گھر میں جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسے زندہ درگور کر دی جاتی تھی اس جیسے دیگر برائیوں کو مٹانے کے لیے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے (اقرا باسم ربک الذي خلق خلق الانسان من علق اقرا ربک الاکرم الذي علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم) سورہ علق) تعلیم کی وجہ سے سماج کے اندر ترقی ہوگی لوگوں میں بیداری ائے گی نتیجتا سماج سے برائی خود بخود ختم ہو جائے گی اور ہر میدان میں کامیابی حاصل ہوگی کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے

*تعلیم سے اتی ہے اقوام بیداری
ہے علم کے پنجہ میں شمشیر جہاں داری۔*

٢ *: امر بالمعروف و النھی عن المنکر کی بجاآوری

ایک مثالی سماج کے تشکیل کے لیے دوسری ضروری ہے بات یہ ہے کہ امر بالمعروف والنھی عن المنکر کے فریضہ انجام دیا جائے تاکہ لوگ اس آیت کے مصداق ہو جائیں (ولتکن منکم اۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون) سورہ آل عمران آیت نمبر 104)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کے طرف دعوت دیں اور برائی سے روکے وہی لوگ کامیاب ہیں. بلغوا عني ولو آیۃ. صحیح البخاري (٣٤٦١) کے تحت ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیں اور ان کو برائی سے روکیں یاد رکھیے کہ اگر ہم اس میں سستی اور کاہن سے کام لیں گے تو روز قیامت کا مسعول ہوں گے جیساکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کُلُّکُمۡ رَاعٍ وَکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ، وَالۡاَمِیۡرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَہۡلِ بَیۡتِہٖ، وَالۡمَرۡاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیۡتِ زَوۡجِہَا وَوَلَدِہٖ، فَکُلُّکُمۡ رَاعٍ وَکُلُّکُمۡ مَسۡئُوۡلٌ عَنۡ رَعِیَّتِہٖ.

، صحیح البخاري (٥٢٠٠)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مَنۡ دَلَّ عَلٰی خَیۡرٍ، فَلَہٗ مِثۡلُ اَجۡرِ فَاعِلِہٖ

، صحیح الجامع (٦٢٣٩)

فرما کر اس جانب اشارہ کیا ہے کہ اگر ہماری رہنمائی کرنے سے کسی کی اصلاح ہو جاتی ہے تو ہمیں بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا عمل کرنے والے شخص کو

٣: *سماج کے اندر پانی والی برائیوں پر قدغن لگانا*

سماج میں پائے جانے والی برائیاں جیسے سود خوری غیبت زینہ ڈاکہ زنی اور بے حیائی وغیرہ پر رخ لگانا بھی ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم برائیوں پر قدغن نہیں لگائیں گے تو سماج کے اندر افراتفری کا ماحول جنم لے لے گا یہی وجہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے تمام افراد کو یہ حکم دیا کہ وہ حت المقدور لوگوں کو برائی سے روکیں ارشاد نبوی ہے (مَن رائی منکم منکرًا فلیغیّرہُ بیدہِ فإن لم یستطعُ فبلسانہِ فإن لم یستطعُ فبقلبہِ) صحیح مسلم اگر کوئی شخص کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھیں تو اسے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کریں اگر ہاتھ اٹھانے پر قادر نہ ہو تو اپنی زبان سے روکے اگر زبان کھولنے پر قادر نہ ہو تو دل سے برا جانے دل میں برا جاننا ایمان کا سب سے کم تر حصہ ہے لیکن اج حالت بدل چکی ہے انکھوں کے سامنے برائی ہوتی ہے ظلم و ستم ہوتی ہے لیکن کوئی روکنے والا نہیں کہا گیا یہ انسانیت؟ کہاں گئی مروت؟ یقینا ہماری انسانیت دم توڑ رہی ہے جب کسی سماج کی یہ کیفیت ہو جائے تو تب ہی اس کی مقدر ہو جاتی ہے

٤: *سماج کے لوگوں کا ایک دوسرے کے خیر خواہ بننا*

سوال میں ایک دوسرے کا خیر خواہ بننا ہی ضروری ہے کیونکہ حدیث میں ہے المسلم اخو المسلم ایک مومن دوسرے مومن کے لیے بھائی کے مانند ہوتا ہے خیر خواہی میں ہر چیز شامل ہے مثلا یہ ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنا ان کو برائی سے بچانا نیک کام کی طرف ترغیب دینا اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچانا اور ہاں زبان کی حفاظت کرنا بھی خیر خواہی میں شامل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا مسلمان سب سے افضل ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا (من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ) جاری۔۔۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
HYPERLINK "mailto:weeklynepalurdutimes@gmail.com" weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91